ریاض الانوار

(۱) قصہ تعاقب امامیہ ۱۹

(۲) شمس الضحیٰ

(۳) قصہ امامیہ ۱۰۶

(۴) ادب اخلاقی ۱۰۷

(۵) قصہ اخافیہ ۱۰۷

(۶) فتاوی ۱۸۵

(۷) زینت الدلائل

(۸) تحفہ بدر سے جیش مع القشریہ

(۹) قطعہ ۵۳۶

[۱۰]

دل خلاشی ابرحق

... فرحت آوان

ریاض الانوار

بمقام لکھنؤ

از تالیف زبدة الفضلا عمدة الکملا عالیجناب
جناب مولوی محمد حسین خانصاحب ام لطفہ

در مطبع اثنا عشری باہتمام سید علی عابد طبع شد

یا مظہر العجائب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل معرفتہ اصول الدین واجبا علی کافتہ
المسلمین و اداء الصلوٰۃ معراجا للمومنین والصلوٰۃ والسلام علی
سید الانبیاء والمرسلین محمد و عترتہ الطیبین الطاہرین
لیکن بعد حمد معبود واجب الوجود والسجود اور نعت احمد و محمود وسیلہ
نجات یوم معہود صلوات اللہ علیہ و عترتہ الی الیوم الموعود کی کہتا ہی
بندہ گنہگار خطاکار امیدوار رحمت پروردگار خاکپاے مومنین
بالثقلین محمد حسین خان اوصلہ اللہ متمناہ بمحمد و حسین کہ یہ ایک
ہی کتب علماء ثقات رضوان اللہ علیہم کا جسکا نام تاریخی
اور لقب خلاصۃ المقاصد ہی بیان نین اصول دین اور فروع
واسطی فائدہ نادان مبتدیونکے خصوصاً واسطی طلباء مد

نوکر بیز خامہ ناکارہ ہوتا فائدہ اوسکا عام اور باعث بقاء نام د حضرت
اس ناکام کا ہو اور مدد کرنا خدا ہی کا کام ہی اور اوسی کیطرف سبکا انجام ہی
اور یہہ رسالہ شامل ہی ایک مقدمہ اور دو فصل اور پانچ جز اور چھٹہ
ڈالیان اور کئی پہلو نیز **مقدمہ** ہر انسان پر تحصیل ایمان اور اصول دین
کی پہچان واجب و لازم ہی **ایمان** اسکی لغوی معنی تصدیق کی ہین اور
شرعی معنی تصدیق قلبی اور اقرار زبانی مکلف کا ہی جمیع ضروریات
دین و اسلام اور جمیع احکام شریعت خیر الانام سی اور اعتقاد کرنا امامت
ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کا اور اوسکی تین درجی ہین ایک اعلی دوسرا
ادنی تیسری اوسط درجہ اعلی یہہ ہی کہ مکلف اعتقاد عقاید حقہ کا
اور اسکا یقین کامل کری اور جملہ واجبات اور مستحبات کو بجا لاوی
اور جمیع مکروہات و محرمات کو ترک کری اور جملہ اخلاق کریمہ اور ملکات
فاضلہ سی آراستہ اور نقائص و ذمایم سی خالی ہو اور یہہ خاص درجہ
معصومین علیہم السلام کا ہی اور درجہ ادنی یہہ ہی کہ شہادتین یعنی شہادت
توحید اور شہادت نبوت کا زبان سی اظہار کری اگرچہ دل سی اقرار نکری
اور ثمرہ اسکا حلیت نکاح اور جواز میراث اور جریان احکام اسلام
کا سبب ظاہری ہی اور آخرت مین اوسکے واسطی کوئی بہرہ نہین اور درجہ
اوسط مین تین فرقہ ہین ایک وہ لوگ جو ملحق ہون مقربین سی اور
محشور ہون ساتھہ صدیقین کے اور اجر و ثواب اونکا دونا ہو یعنی
جو اعتقاد عقاید حقہ کا رکھتی ہین اور جملہ واجبات کو بجا لاتی ہین اور

درجہ اعلی

درجہ ادنی

درجہ اوسط

جملہ محرمات کو ترک کرتے ہین دوسرے وہ لوگ جنکی صغیرہ گناہ ہین گناہان
کبیرہ کے ترک و اجتناب سی محو ہوجاتی ہین یعنی جو اعتقاد عقایدہ حقہ کا رکہتی
ہین اور گناہان کبیرہ نہین کرتے اور بجالاتی ہین اون فرایض کو جسکا چھوڑ دینا
گناہ کبیرہ ہی تیسرے وہ لوگ ہین جو معذب ہونگی بسبب برزخ مین
اور قیامت کبرے مین آتش دوزخ سی نکالی جائین گی اور بعض
متکلمین نے کہاہی کہ معذب ہونگی برزخ مین فقط اور نہ داخل ہونگے
نار جہنم مین اور یہ نتیجہ اوسکا ہی کہ اعتقاد عقاید حقہ کا رکہتی ہین اور
اوسپر عمل نہین کرتی پس مومن وہ ہی جو دلسی اعتقاد معارف خمسہ
و جملہ عقاید حقہ کا کری اور دلا و اہلبیت طہار کا دم بہری اور امامت
ائمہ اثنا عشر کا اقرار کری اور جملہ واجبات کو بجالائے اور محرمات
اور گناہو نسی پرہیز کری اور کسی ضروریات دین و مذہب کا مثل جواز
متعہ و وجوب مسح رجلین کی منکر نہو مسلم وہ ہی کہ جو کلمہ اشهد ان لا اله
الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله
کا سچی دلسی اقرار او راعتقاد کری اور معنی مین اسلام کے اختلاف ہی بعضون
نے کہاہی کہ اسلام اقرار او راعتقاد کرنا ہی شہادتین کا باوجود عدم انکار
کے ضروریات دین سی اور بعضون نی کہاہی کہ محض اقرار کلمہ توحید اور
رسالت کا نام اسلام ہی اگرچہ ان دونون کا اعتقاد نرکہتا ہو اور حق یہ ہی
کہ اسلام کا اطلاق ایمان کی سبب معنون پر ہوتا ہی لیکن جبکہ اسلام ایمان
کے مقابلہ مین لیا جائیگا تو اسوقت البتہ انہین دونو معنون مین سے

ایک مراد لیا جائیگا اور محصل معنی اسلام کے کئے ہیں ایک اقرار کرنا زبان سے
عام اس سے کہ اعتقاد ہو یا نہو اسمین منافقین بھی شامل ہیں دوسرے
اقرار کرنا ضروریات مذہب کا اس صورت مین اسلام مین اور ایمان مین اصطلاح
امامیہ کی کچھہ فرق نہوگا تیسرے اقرار ضروریات دین کا اور ضروریات دین وہ
ہیں جنکا علم محتاج استدلال کا نہو اور اوسکی دو قسم ہیں ایک ضروریات مذہب
یعنی جملہ اسلام اوسپر متفق نہون بلکہ اعتقاد اوسکا بعض فرقہ اسلامیہ سے مخصوص
ہو مثل اعتقاد امامت ائمہ اثنا عشر کی ضروریات مذہب امامیہ سے ہی اور اتفاق
جمیع اہل اسلام کا اوسپر نہیں ہے دوسرے ضروری دین یعنی جو ضروری سب کے
ہو دین کی راہ سے مثل اقرار نبوت خاتم المرسلین کے پس منکر ضروریات دین کا
اسلام و مسلمین سے خارج ہے اور منکر ضروریات مذہب کا خارج ہے مذہب سے
مکلف ہر انسان زندہ بالغ عاقل کو کہتے ہین پس حیوان اور میت اور
طفل اور مجنون مکلف نہیں ہین بلوغ مرد کا نکلنی منی یا نکلنی موئے زہار
یا پوری ہونے پندرہ برس گذرنی سے ہوتا ہے اور عورت کا بلوغ آنے سے
خون حیض یا کامل نو برس گذرنی سے ہوتا ہے **واجب** وہ چیز ہے
کہ جسکے کرنی پر ثواب اور نکرنی پر عذاب ہو اوسکی کئی قسم ہیں ایک
واجب عینی جو ہر شخص پر واجب ہو اور تارک اوسکا ملزم ہو
مثل نماز و روزہ وغیرہ کی اسکو فرض اور لازم اور محتوم بھی کہتے ہین ۞
دوسرے واجب کفائی جو سب پر واجب ہو لیکن ایک
کے ادا سے وجوب اوسکا دوسرے سے ساقط ہو جاوے مثل نماز

میت کی اور واجب مخیر اور موسع بھی اسمین داخل ہی حرام وہ ہی کہ جسکا
کرنیوالا عذاب و مذمت کیا جای اور نکرنی والا اوسکا ثواب دیا جای
اور اسیکو محظور اور مزجور عنہ اور معصیۃ اور ذنب اور قبیح بھی کہتی ہین مستحب
وہ ہی جسکی کرنی پر ثواب ہو اور نکرنی پر عذاب نہو مندوب وہ ہی
جسکا کرنا نکرنا دونو برابر ہو لیکن کرنیکو ترجیح ہو اسیکو مرغب فیہ اور نافلہ اور مستحب
تطوع اور سنت اور احسان بھی کہتی ہین مباح وہ ہی جسکا کرنا نکرنا دونو
برابر ہو اور کسی جانب کو ترجیح نہو اسیکو جائز اور حلال اور طلق بھی کہتی ہین
مکروہ وہ ہی جسکی نہ کرنیکو ترجیح ہو اور کرنی پر عذاب نہو ثواب
نفع دایم علی سبیل التعظیم کو کہتی ہین یعنی ہمیشہ کا وہ نفع جو تعظیم کے ساتھہ ہو
عذاب ضرر دایم علی السبیل التحقیر کو کہتی ہین یعنی ہمیشہ کا وہ ضرر جو تحقیر
اور ذلت کی ساتھہ ہو فصل پہلی اصول دین اوسمین پانچ جزین ہین
جز پہلی توحید یعنی اعتقاد کرنا دلسی اور اقرار کرنا زبانسی کہ پیدا کرنیوالا ساری
جہان کا ایک ہی اور موجود ہی اور وجود اوسکا واجب ہی وہ یکتا اور
واحد ہی فرد و صمد ہی اوسکا کوئی نہ شریک ہی نہ ضد ہی نہ کوئی اوسکا
مثل ہی اور نہ ند ہی اسلئی کہ بڑی بڑی مضبوط اور مستحکم دلیلونسی ثابت
ہو چکا ہی کہ عالم حادث ہی پس ضرور ہی ایک محدث کا ہونا لطیفہ
ایک اعرابی سی کسینی پوچھا کہ صانع عالم کے وجود کی کیا دلیل ہی اوسنی
جواب دیا کہ اونٹ کی مینگنی بتلای دیتی ہی اونٹ کی وجود کو تو وجود
انسان اور زمین و آسمان کا کیونکر خدا کی وجود پر نہ دلالت کری گا کہ وہ

واجب الوجود ہی اور عدم اوسپر ممتنع ہی اگر ممکن ہو تو حادث ہو جاوی گا
اور محتاج ہوگا ایک دوسری مختار اور واقف کار تاثیر کرنیوالی کا یہانتک
کہ دور اور تسلسل لازم آئیگا اور اپنی جگہہ پر ثابت ہوا ہی کہ یہ دونو باطل ہین
پس ہی واجب الوجود ہی واحد و احد ہی اوسکا کوئی شریک ہی نہ ضد ہی نہ مثل
ہی نہ ند ہی اسلیئی کہ اوسپر دلیلین نقلی اور عقلی دونو موجود ہین دلیلین
نقلی سی تمام قرآن بہرا ہی مثل انما اللہ الہ واحد کی یعنی نہین ہی
کوئی خدا ساری خدائی مین بجز ایک خدا کی اور اگر کئی ہوتی تو انتظام
عالم ضرور بگڑ جاتا اور خراب ہو جاتا اور جیسا کہ خود خدا اپنی یکتائی اور وحدانیت
کی گواہی مین قرآن مجید مین فرماتا ہی انی انا اللہ یعنی مین ہی تو ایک خدا
ہون میرا کوئی ساجہی نہین اور دلیل عقلی بہت ہین اجمالی طور سی بیان
ہوگا مختصر یہ ہی کہ اگر خدا واحد و یکتا کی سوا کوئی اور خدا خدائی مین ہوتا تو
ضرور تہا کہ وہ بہی اپنی نبیون اور خاص پیکون اور پیغمبرونکو اور حکمون اور
کتابون کو بہیجتا کیونکہ نتیجہ اوسکا راہ نیک بتلانا ہی اور یہہ ایک لطف
ہی اور لطف خدا پر واجب ہی حال آنکہ سب احکام اور نبی و پیغمبر آئی
ایک ہی خدا کی طرف سی پس معلوم ہوا کہ خدا وحدہ لا شریک تنہا
اور اکیلا ہی کوئی اوسکا ساجہی نہین دوسرے یہہ کہ بفرض محال اگر خدا
ایک نہین ہی تو کم سی کم دو ہونگا اس صورت مین دیکہین گے کہ اونمین
کسی جہت سی فرق اور امتیاز ہی یا نہین دوسری صورت مین ایک
ہی ہے دو نہونگی اور پہلی صورت مین مرکب ہو جائیگا تا بالامتیاز

سی دوکی حاصل کرنہین اور مابہ الاشتراک سی واجب ہوئی اون دونونکی
واجب الوجود ہونیکی سبب ہی اور مرکب محتاج ہوتا ہی اپنی ٹکڑون کیطرف
اور وہ منافی ہی وجوب ذاتی کی کیونکہ وہ واجب الوجود ہی تیسرے یہہ کہ
ایک دوسری کو منع کرسکتا ہی یا نہین جو غالب ہوگا وہی تو خدا ہوگا
اور واجب ہی اعتقاد کرنا صفات ثبوتیہ کا جو اوسکی ذات کی لایق ہین وہ
اٹھہ ہین قادر و مختار ہی جس کام کو جب چاہی کرے جب چاہی
چھوڑدی یعنی کرنا اور نکرنا کام اوسکے اختیار مین ہی کیونکہ عالم حادث ہے
بعلت نہ خالی رہنی اوسکے کی حرکت و سکون سی کہ یہہ دونو خود ہی حادث
ہین پس تاثیر کرنیوالا اوسکا جو قدیم ازلی باقی سرمدی ہی اگر علت واجب
نہو بلکہ موجب ہو کہ اثر اوسکا نہ چھٹ سکی تو عالم یا قدیم ہوجائیگا یا موثر حادث
ہوگا اور یہہ دونو امر باطل ہین پس معلوم ہوا کہ خدا قادر و مختار ہی عالم
ہی یعنی واقف کار اور جاننی والا ہی ہر چیز کا جیسی ہی کیونکہ بڑی بڑی افعال
محکمہ اور صنایع کاملہ مثل عجائب خلقت زمین و آسمان و غرائب تراکیب
ارواح و اجسام نوع انسان و جملہ حیوان کی کیسی کیسی استحکام و مضبوطی و تناسب
اجزا سی اوسی جہد اور ظہور مین آئی اور عقل سلیم شاہد عادل ہی کہ ایسا کام بڑی
حکیم اور عالم کا ہی تو وہ عالم ضروری ہی حی ہی یعنی زندہ اور فرحیات ہی اوسکو
فنا نہین ہی ہمیشہ سی ہمیشہ تک اوسکو ثبات ہی اسلئی کہ وہ قادر اور عالم
ہی اور یہہ دونو مستلزم ہین زندگی کو پس وہ حی ہی مرید و کارہ ہی
یعنی صاحب ارادہ و اختیار ہی کسیطرح مجبور نہین اور افعال اوسکی

موافق مصلحت اور حکمت کے ہوتی ہین جیسے کسیکو ایک وقت مین حیات
دی یا حکم لگائی اقیموا الصلوٰة کا یعنے خدا بندون سے نیک کام چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے
اوسکے کرنیکا اور یہی مراد ہے مرید سے اور دوسرے وقت مین کمن کرے مثل
اسکے کہ موت دے یا ترک کام کا حکم دے مانند لا تقربوا الصلوٰة وانتم سکارٰی کے
یعنے خدا بد کامونکو نہین چاہتا بلکہ اوس سے کراہت رکھتا ہے اور منع کرتا ہی
اور یہی معنے ہین کارہ کے مدرک ہے یعنے دریافت کرنیوالا ہے دیکھنے اور
سننے والے چیزونکو بغیر آنکھ اور کان اور ناک اور زبان وغیرہ کے کیونکہ وہ
زندہ ہے تو مدرک بھی ضرور ہوگا اور خود ہی فرماتا ہے لا تدرکہ الابصار و
ہو یدرک الابصار قدیم ہے یعنے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا کیونکہ اگلا
اور پچھلا دونوں حد کا عدم سبب اوسکے وجود کے واجب اور لازم ہونے کی
اوسپر دلیل ہے اور ظاہر ہے کہ یہ صفت قدیم ازلی ابدی اسکے بدیہی کی ہے
متکلم ہے یعنے پیدا کرنیوالا کلام کا ہے جس چیز مین چاہتا ہے جیسے بات کو
پیڑ مین پیدا کیا کہ حضرت موسی سے ہم کلام ہوا بے منہ اور زبان کا چیز مین
آواز پیدا کردینا دلالت کرتا ہے کہ وہ ایجاد حروف اور اصوات معانی ہوا پر
قادر ہے اور یہی معنے ہین عموم قدرت اور اوسکی متکلم ہونیکی صادق یعنے
سچا ہی اسلیئے کہ وہ حکیم و عالم ہے اور عقل کی راہ سے جھوٹھ برا اور بد ہے لیس ضرور
کہ وہ برائی جھوٹ سے پاک و منزہ اور بری ہوا اور یہی دلیل ہے اوسکی
سچے ہونیکی اور واجب ہے اعتقاد کرنا اوسکی سلبی صفات کا ہے کہ جو لائق

اور شایان شان جناب اقدس الٰہی کی نہین ہین اور وہ بھی آٹھہ ہین
مرکب نہین ہے یعنے اجزا سے ملا ہوا نہین ہے کیونکہ مرکب کا اپنے ٹکڑون کی
طرف محتاج ہونا بدیہی ہے اور ہر محتاج ممکن اور حادث ہے اور باریتعالے
واجب الوجود ہے تو مرکب نہوگا جسم ہے اور مکان اور جہت نہین رکھتا کیونکہ
ہر جسم محتاج ہوتا ہے مکان کا اور اگر مکان وجہت رکھتا ہو تو اوسکا بھی
محتاج ہوگا اور جوہر و عرض بھی نہین ہے اور نہین تو محتاج محل اور
مکان اور جہت کا ہوگا اور احتیاج منافی ہے وجوب ذاتیکی لاشریک ہے
ذات وصفات مین اوسی دلیل سے جو ثبوت وحدانیت اور اوسکی
کوئی ساجھی نہونے مین گذرے محل حوادث ہے نہین مثل بیماری اور موت
جوانی اور ضعف اور سونگھنی اور اونگھنی کے اوسپر نہین آتی اسلیئے کہ صفت
حدوث اگر خدا کا وصف کمال ہے تو اوسکا اوس سے خالی ہونا محال ہوگا
اور اگر ناقص ہے تو انتفاء صفت کمال لازم آئیگا اور یہ دونو محال ہے
پس باریتعالی محل حوادث نہین ہے کسی شی مین حلول نہین کرتا
کیونکہ حلول کیواسطے مکان مین ہونا ضروری یعنے جسمین حلول کریگا وہ
مکان ہوگا پھر اوسکا محتاج ہوگا اور احوال مختلفہ بھی نہین رکھتا مثل
لذت اور الم اور سہو ونسیان وغیرہ کے کہ یہ سب تابع مزاج کے اور ہر
مزاج عرض ہے اور واجب الوجود محل اعراض نہین ہے غیر مرئی ہے یعنے
قابل دیکھنے کے نہین ہے نہ دنیا مین نہ آخرت مین بلا کیفیہ ہے کیونکہ اگر دکھائی دے

ضرور ہے کہ مقابل مین ہو یعنے آمنے سامنے یا جانب اوسکی اور یہ امر باعث
احتیاج مین اور یہ محال ہے تو وہ مرئی نہوگا غیر محتاج ہے ذات و
صفات مین کیونکہ احتیاج صفت ہے امکانی اور وہ قدیم ہے پس ضرور
ہے کہ غنی بھی ہو اسلیے کہ وجوب اصلی منافی ہے حاجت کے صفات اوسکی
ذات پر بلکہ عین ذات ہے اسلیے کہ صفات باری تعالی کے صفات کمالیہ ہین
پس اگر زاید ہو ذات پر تو اپنی کمال مین محتاج ہوگا غیر کا پس ممکن ہو جائیگا
اور احتیاج و امکان منافی ہین اوسکی قدیم اور واجب الوجود ہونے کی تو ضرور ہے
کہ صفات اوسکی زاید نہون ذات پر جزو دوسری عدل ہے یعنے خدا عادل
ہے کوئی کام بد اور بیفائدہ نہین کرتا اور ظلم کی برائی سے کہ جو عقل کی راہ سے
ہے پاک اور بری ہے اور جو چیز اوسپر عقل واجب ہے مثل بھیجنے نبیون
اور کتابون کے اوسمین خلل نہین کرتا اور نہ اوسکو ترک کرتا جزو تیسری نبوت ہے
جسکے لغوی معنے خبر دینے کی ہین اور نبی اوسی سے نکالا گیا اور صیغہ ہے اسم
فاعل کا جسکے اصطلاحی معنے وہ انسان ہے جو خدا کے جانب سے بلا واسطہ
کسی انسان کی خبر دی یعنے اعتقاد کرنا واجب ہے کہ انبیا حضرت آدم سے
لیکر تا جناب رسالت مآب کہ بقول مشہور ایک لاکھ چوبیس ہزار ہین سب کے سب
برحق اور بیشک ہین خدا کے بھیجے ہوے اور معصوم ہین یعنے پاک ہین
گناہ صغیرہ اور کبیرہ سے اور باپ دادہ اور ماؤن کے کینہ اور بدکار
ہونے اور سب عیبون سے اور او نمین سے پانچ پیغمبر اولوالعزم اور بڑے

اور اپنے دشمنونکو قتل کرینگے جز پانچوین معاد ہے جسکے لغوی معنے زمانہ
یا جگہہ پلٹنی کے اور مراد اوس سے اصطلاح کلامیہ مین بدنونکا دوبارہ پایا
جانا ہے بعد مرجانے اور ریزہ ریزہ ہوجانیکے اور پہرانا روحونکا ہے اپنی اصلی
بدنونمین جو دنیا مین تہا اور اسکا بہی اعتقاد کرنا واجب ہے کہ قیامت برحق ہے
اور اوسکا ایک دن ستر ہزار برس کا ہوگا اور آفتاب جہنم سے نکلیگا
اور سوا نیزہ پر آئیگا زمین مثل تانبے کی جلی گی اوسوقت حکم خدا ہوگا صور پہونکنیکا
جسکی درازی ساٹھ ہزار برس کی راہ کی ہوگی اسرافیل زیر عرش کہڑے
ہونگے اور تین مرتبہ صور پہونکین گے پہلے مرتبہ کو نفخۃ القزع کہتے ہین اوسکے
آواز سے بڑے بڑے پہاڑ اور سارے زمین اور آسمان حرکت مین آوینگے
اور پہٹ جائینگے لڑکے بوڈہے ہوجائینگے آسمان پارہ پارہ ہوگا سب ستارے
گر پڑینگے اور آفتاب اور ماہتاب سیاہ ہونگے اور ایک دہوان اوٹہیگا
کافرونکے دماغ اوس سے بہن جائینگے مومنونکو کیفیت زکام کی معلوم ہوگی
دوسرے مرتبہ کو نفخۃ الصعق کہتے ہین اوس سے عرش سے ہفتم زمین تک کے
سب جاندار مرجائینگے تا اینکہ اسرافیل اور میکائیل اور جبرئیل اور ملک الموت
بہی مرجائینگے اور شربت کل نفس ذائقۃ الموت کا مزا چکہین گے سواے
خدا کے کوئی زندہ نرہیگا چالیس برس تک زمانہ اسے طرح پر رہے گا تیسرے
آواز کو نفخۃ البعث کہتے ہین اوس سے بقدرت کاملہ صاحب کن فیکون
زیر عرش ایک دریا بحر الحیوان پیدا ہوگا اوس سے چالیس شبانہ روز

پانی برسے گا کہ تمام روے زمین سراسر پانی ہو جائیگا ہر ذی حیات جو ہلاک ہو گئے ہین اونمین جان تازہ آئی گی اسطرح پر کہ پہلے ملائیک زندہ ہونگے اور صور کے سات شاخ ہی درازی ہر شاخ کے ہزار سالہ راہ کے ہو گی روز کل مخلوقات کے شاخو نپر ہونگے کسی پر انبیا کے کسی پہ ملائک کی کسی پر مومنین کی کسی پر کافرونکے کسی پہ جنون کی کسی پر جانورونکی پھر اسرافیل بحکم رب جلیل صور پھونکین گے کہ چشم زدن مین سب زندہ ہونگے اور پھر آسمان اور زمین صورت اصلی پر آجائیگا اور بقدرت خدا سب روحین اپنے ہی اپنی بدنو نمین جائینگے ایک کے دوسرے مین نہ جائیگی اور مرنی اور دفن کے بعد سے قیامت تک کی زمانہ کو برزخ کہتے ہین قبر کا فشار اور منکر نکیر کا سوال برحق ہے اور صراط برحق ہے اور وہ ایک پل ہے تلوار سے تیز تر اور بال سے باریک تر اور میزان اعمال برحق ہے چنانچہ سورہ اعراف مین تفسیر آیہ والوزن یومیذن الحق فمن ثقلت موازینہ مین بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ میزان ایک ترازو ہے مثل ترازوے دنیا کی اوسکے دو پلے ہین ایک مین نیکیان دوسرے مین بدیان تولی جائینگی اگر نیکی کا پلہ بھاری ہوگا تو جہنم سے رستگاری ہوگی اگر بدی کا پلہ بھاری ہوگا تو جہنم مین کندہ نبکر جلیگا اور بعض احادیث سے اعمال کا مجسم ہو کر تولا جانا اور بعض سے اعمال کا ایک علامت ہو کر تولا جانا اور بعض سے خود ہی مومن اور کافر کا تولا جانا اور بعض سے صحیفۂ اعمال کا تولا جانا ثابت ہوتا ہے اور واضح ہو کہ

ایک ایک شخص کے اعمال کے تولنے کے واسطے کوئی ترازو کا ہونا بھی ثابت ہوتا ہے اور بہشت اور دوزخ برحق ہے کفار مشرکین اور دشمنان اہلبیت طاہرین سب ہمیشہ جہنم میں رہیں گے جیسے نشتر ہزار فرشتوں نے نشتر ہزار سال سے پیشتر اوسے روشن کیا ہوگا اور شیعہ کہ جو مومنین کاملین اور دوستداران امیر المومنین محبان آل طہ و یسین ہیں ہمیشہ بہشت برین میں رہیں گے اور جو مومن گنہ گار ہے تو یہ مرتے میں حضرات معصومین علیہم السلام اونکی مغفرت اور بخشش کی شفاعت اور سعی سفارش فرمائیں گے اور بڑے بڑی کوششوں سے بخشائینگے اور جہنم کے دہکتے اور لپکتے ہوئے آگ سے بچائینگے اور نجات دلوائینگے لیکن بعد سزا عمل بد کے نجات پائیں گے اور بخشی جائینگے اور یہی قیامت کبریٰ ہے اور چونکہ عقائد حقہ اور معارف خمسہ کا جاننا اور اونکا اعتقاد کرنا عقلی دلیلوں سے واجب ہے کہ اسمیں تقلید یعنے مان لینا دوسرے قول اور بات کو بلا دلیل کے جائز نہیں اسواسطے ہم پھر سے تفصیلاً دلائل عقلی لکھتے ہیں کہ مبتدیوں کے ذہن میں یہ بات راسخ ہو جائے یعنے ذہن نشین ہو جائے اور جم جائے کہ اُنکا اقرار اور اعتقاد اور ثبوت عقلی طور پر ہے اور اسکے دیکھنے اور یاد کرنے سے دلائل عقلی کتب مطولات کے بھی انشاء اللہ تعالیٰ فی الجملہ سہل و آسان ہو جائینگے پس واضح ہو کہ خاصّی واجب کے پانچ ہیں پہلی یہ کہ ساتھ ہی واجب بالذات اور واجب بالغیر نہیں ہو سکتا اسواسطے کہ وجود واجب بالغیر کا مٹ جاتا ہے

مٹ جانے سے اس غیر کے اور یہ منافی ہے وجوب ذاتی کے اور یہ خلاف ہے
دوسرے یہ کہ وجود اور وجوب واجب الذاتہ کا زاید اوسکی ذات پر نہین
ہوتا بلکہ عین ذات ہے اگر زاید ہوت تو واجب لذاتہ ان دونوں کا محتاج ہوگا
پس اور احتیاج صفت ہے امکان کے اور ممکن واجب لذاتہ نہین ہوتا
تیسرے یہ کہ مرکب نہین ہے واسطے اسکے کہ محتاج ہوتا ہے مرکب کے اپنے
اجزا کے طرف جو اوسکا غیر ہے اور احتیاج صفت ہے امکان کی اور ممکن واجب
نہین ہوتا چوتھے یہ کہ واجب لذاتہ جز اپنے غیر کا نہین ہوتا اگر جز اپنے غیر
کا ہو تو ضرور اوسکا اثر ہی قبول کریگا پس ممکن ہوجاے گا اور ممکن واجب الذات
نہین ہوتا پانچوین یہ کہ واجب لذاتہ پر دو ہونا صادق نہین آتا چنانچہ
بیان اسکا آیندہ مذکور ہوگا خاصی ممکن کے تین ہین پہلی یہ کہ عدم و
وجود ممکن کا برابر ہے ترجیح ایک جانب کے سبب فاعل خارجی کے ہوتی ہے
دوسرے یہ کہ ممکن محتاج ہوتا ہے ایک تاثیر کرنیوالے کی طرف کیونکہ عدم
اور وجود اوسکے بہ نسبت اوسکے ذات کے برابر ہے اور ترجیح ایک کے دوسرے
پر بلا مرجح کے محال ہے تو وہی مرجح موثر ہوگا تیسرے یہ کہ ممکن موجود
محتاج ہے موثر کا اپنے بقا اور وجود مین کیونکہ احتیاج لازم ہے امکان
کو اور امکان لازم ہے ماہیتہ ممکن کو تو ضروری احتیاج لازم ہوگی
ممکن کو اور یہی ثابت کرنا تھا جب خاصی واجب لذاتہ اور ممکن کے معلوم
ہوے پس جاننا چاہیئے کہ صانع عالم موجود ہے کیونکہ ہم ظاہر مین دیکھتے ہین

کہ مصنوعات عالم موجود ہین اور متغیر ہین اگر متغیر نہوتا تو تبدیل فصول اور پے درپے آنا دن اور رات کا نہوتا اور کل متغیر حادث ہے پس ضرور ہے وجود ایک صانع موثر سے کہ وہ واجب الوجود بھی ہو اگر واجب الوجود نہوگا تو یا ممتنع الوجود بالذات ہوگا یا ممکن الوجود ہوگا پہلا تو ہو نہین سکتا کیونکہ جو خود ممتنع الوجود ہوگا وہ دوسرے کا موجد اور صانع کب ہوگا حالانکہ وہ صانع ہے اور ممکن الوجود بھی نہین ہو سکتا اوسکی خود محتاج ہونے کی وجہ سے دوسرے موجد اور موثر کیطرف پس اگر وہ دوسرا واجب الوجود ہے تو ہمارا یہی مطلب ہے نہین تو یہ دوسرا بھی محتاج تیسرے کا ہوگا اور اسیطرح جہانتک چلاجائے یہانتک کہ پھر پلٹے اول کی طرف پس انجام مین یا دور لازم آئیگا یا تسلسل اور یہ دونو باطل ہین اسلیئے کہ دور موجب ہے اسے کہ ایک چیز اپنے آپ ہی پر مقدم ہو جائے اور یہ محال ہے اور تسلسل کا سارا سلسلہ اگرچہ تفصیلی علم مین ہماری بوجہ نامتناہی ہونیکی نہ آئے لیکن مجمل طور سے ہم یہ تو ضرور جانتے ہین کہ سب فردین اوسکی موثر کے محتاج مین تو ضرور ایک ایسی موثر کے حاجت پڑے گی کہ جو اوس ساری سلسلہ کے خارج ہو پھر اگر وہ ممتنع ہوگا تو تاثیر وجود مین کیونکر کریگا اور اگر واجب ہوگا تو یہی مطلب ہے اور اور بہی دلیلین تسلسل کے بطلانکی مثل تطبیق و تضایف کے علم کلام کے بڑے بڑے کتابون مین مذکور ہین بوجہ اختصار کے یہان فرو گذاشت ہوئین پس ثابت ہوا کہ صانع عالم واجب الوجود ہے اور

قادر ومختار ہے کیونکہ اگر موجب ہوگا تو اثر اوسکا اوس سے جدا نہو سکیگا
تو اس صورت مین یا عالم قدیم ہوگا یا موثر حادث ہوگا اور یہ دو محال ہے
پس ثابت ہوا کہ صانع عالم قادر ومختار ہے کرنا نکرنا دونوا وسکے قدرت و
اختیار مین ہے جسوقت چاہے کرے جس وقت چاہے ترک کرے اور جبکہ
نسبت جمیع مصنوعات کے طرف صانع کی ترجیح بلا مرجح کے محال ہونے کی
سبب سے برابر ہے تو قدرت اوسکی عام ہوگی کل مقدور پر اور بنانا زمین
وآسمان کا بے اڑانین اور کھمبہ نکے جسمین ہزار ہا ہزار عجائب وغرائب
ظاہر بظاہر موجود ہین اور سوائے کل مخلوقات کا پیدا کرنا بانواع مختلف خصوصا
پیدا کرنا انسانکا کہ جس سے ہزار ہا افعال عجیبہ اور صنائع غریبہ صادر ہوتی ہین
شاہد عادل ہین کہ بنانے والا انکا بڑا عالم ودانا اور حکیم کامل ہے اور مراد
عالم ہونے سے یہ ہے کہ ہر چیز اوسپر ظاہر ہین اور حکیم وہ ہے جو ہر چیز کو
جیسے ہے ویسے ہی جانے اور کام اوسکے بڑے مضبوطی سے صادر ہوتے ہیز
اور خالی مصلحت سے نہین ہوتے اور یہی دلیل ہے اوسکے عموم علم کا اور
جب خدا کا عالم وقادر ہونا ثابت ہوا تو زندہ بہی ضرور ہوگا اسلئے کہ مردہ نیز
علم وقادت کہان اور ایجاد کرنا ایک چیز کا ایک زمانہ مین اور دوسرے
چیز کا دوسرے زمانہ مین یا اوسکو ترک کرنا اور اوس سے کہین کہانا یا جو
برابر ہونے نسبت خدا کے ہر زمانہ وہر شے کے طرف دلالت کرتا ہے کہ
صانع عالم مریدوکارہ ہے اور جب ثابت ہوا کہ خدا زندہ ہے تو صحیح ہے کہ

مدرک بھی ہونیشے دریافت کرنیوالا حیا بچہ خود ہے قرآن مجید مین فرماتا ہی
لاتدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار اور جب واجب الوجود ہونا ثابت ہو سبب
محال ہونے اور ممکن نہونے کسی طرح کے اگلی یا پچھلی عدم یعنے نہونگی
تو ضرور ہے کہ وہ قدیم ازلی و باقی سرمدے ہو کیونکہ قدیم ازلی وہ ہے
جو سب واقعی اور فرضی اگلی زمانو نمین موجود ہوا ور سرمدے وہ ہے جو
اگلی پچھلی سب زمانو نکو شامل ہو اور یہ سب واجب الوجود کو لازم ہین تو
وہ قدیم بالذات ضرور ٹھرا اور جب اوسکا ثابت ہو چکا کہ وہ قادر ہے اور
قدرت اوسکی عام ہے تو صحیح ہے کہ متکلم بھی ہوا ور مراد متکلم سے یہ ہے
کہ پیدا کردیتا ہے بات کو جسمین چاہتا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
کے پیڑ مین بات پیدا کردیا کہ اونحضرت سے کلام کیا اور جھوٹھہ بولنا بُرا ہی
جیسا کہ اوربیان ہوا تو خدا اس سے بری اور پاک ہو گا اور اوسنی خود بھی
فرمایا ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین پس نتیجہ اسکا یہہ ہے کہ بالضرور خدا
سچا ہے اور جبکہ خدا کا ہونا ضرور ٹھرا اور اسیطرح سے اوسکے یکتائی
بھی تو معلوم ہوا کہ اوسکے کوئی ساجھی بھی نہو گا نہین تو اوسی کے
طرح خدائی مین اوس کی ضرور شریک ہو گا نہین تو خدا کیونکر
ہو گا پھر دوئی کی لیئے کچھ فرق بھی ضرور پڑے گا نہین تو دو کیونکر
ٹھرینگے اور جب ایسا ہو گا تو پھر خدا مین دو ٹکرے پیدا ہو جائینگے
ایک ٹکڑا عام اور دوسرا خاص اور ہر چیز اپنے ٹکڑے کے محتاج ہے

اور محتاج واجب الوجود نہین تو جسے خدا فرض کیا تہا وہی ممکن ہوا جاتا ہی
او واجب الوجود نہین رہتا اور رہین سے نفی ترکیب ہے ظاہر و روشن آیسے
اور خدا کا مرکب نہونا دلالت کرتا ہے اوسکے جسم نہونے پر یعنے نفی ترکیب سے
نفی جسمیت بہی پایہ ثبوت کو پہونچے کیونکہ کوئی جسم خالی ترکیب اخلاط و
عناصر سے نہین اور نفی لوازم جسم کو مستلزم ہوے جیسے کسی جہت یا مکان
وغیرہ مین ہونا اور مقتضی واجب الوجود ہونیکا یہ ہے کہ محل حوادث نہوا
اس واسطے کہ جب محل حوادث ہوگا تو اوسکا اثر بہی قبول کریگا
اور یہ لوازمات امکان سے ہے پس اگر محل حوادث ہو تو خود بہی حادث
ہوجائیگا حال آنکہ وہ واجب الوجود ہے اور وجوب وجود منافی ہے حاجت
کے اس واسطے کہ ہر چیز بسبب امکان اور حوادث کے جو احتیاج کا
باعث ہین محتاج ہی غیر کے پس اگر یہ محتاج ہو غیر کا تو دور لازم
آتا ہے اور واجب الوجود ممکن ہوا جاتا ہے اور یہ محال ہے تو ضرور ہے
کہ واجب الوجود محتاج نہو بلکہ غنی اور لا پروا ہو اور جب غنی ہوا تو
کسی چیز مین حلول بہی نکریگا اور اوس سے متحد نہوگا اور اوسمین
نہ سمائیگا اس طرح پر کہ دو چیز ایک ہوجائین بلا کمی و نقصان کے
حال محتاج محل کا ہوتا ہے اور احتیاج صفت ہے ممکن کے پس اگر
کسی چیز مین حلول کرے تو واجب سے ممکن ہوجائے اور یہ محال ہی
اور وجوب وجود مقتضی ہے اوسکے مجرد کا اور جہت و مکان کے نفی کا

پس روایت بہی اوسکی نہو سکی گی کیونکہ جو چیز مرئی ہوتی ہی یعنے دیکہنے میں آتی ہے اوس کی طرف اشارہ بہی ہوتا ہے مثلاً یہان ہے یا وہان ہے یا دہ ہے اور وہ چیز مقابل یا حکم مقابل مین ہوتے ہے اور یہ سب جسم کے لوازمات اور ممکنات سے ہین اور واجب الوجود جسم و لوازم جسم سے پاک ہے تو روایت بہی اوس کی نہوگی اور صفات اوسکی زاید ذات پر نہین بلکہ ذات ہے اگر زاید ہون تو چونکہ صفات اوسکی صفات کمالیہ ہین اسوجہہ سے محتاج غیر کا ہوگا اور احتیاج صفت ہے ممکن کے اور باری تعالی واجب الوجود اور غنی ہے تو صفات اوس کی زاید ذات نہونگی اوس کی ذات پر اور واجب الوجود کی بہت صفتین ہین مثل اسکے کہ حق ہے خبر ہی جبار ہے قہار ہے تفصیل وار بڑی بڑی کتابو نمین علم کلام کے مذکور ہین بحث عدل یعنے خدا عادل ہے ظلم نہین کرتا صانع عالم کے ذاتی لاپروائی ہر چیز سے دلالت کرتی ہے کہ باوجود اپنی قدرت کے عام ہونیکی بد کام اور اخلال بالواجب نہین کرتا کیونکہ وہ حکیم ہے ہے اوسکا کوئی کام خالی مصلحت و حکمت سے نہین ہوتا اور کاموں کی بہلائی اور برائی کو جانتا ہے تو یہی باعث ہی اوسکے چہوڑ دینے کا بد کام کو اور کرنیکا نیک کام کو اور مراد فعل قبیح یعنے بد کام سے یہ ہے کہ اوسکا کرنیوالا مستحق ہو مذمت کا دنیا مین اور عذاب کا آخرت مین اور مراد فعل حسن یعنے نیک کام سے یہ ہے کہ اوسکا کرنیوالا

بحث عدل

مستحق ہو مدح یعنے بہلائی کا دنیا مین اور ثواب کا عقبی مین اور یہ دو نو حسن و قبح یعنے بہلائی اور برائی عقلی ہین نہ شرعی کیونکہ جو قابل شرع نہین ہین وہ بہی قابل ہین کہ امانت کا پہیر دینا یا کسی کے ساتہہ احسان کرنا اور سچ بولنا اچہا ہے اور خیانت کرنا یا ظلم کرنا کسی پر یا جہوٹہہ بولنا برا ہے اور مراد عقلی ہونے سے یہ ہے کہ کام کے بہلائی اور برائی کو اپنے ذات سے دریافت کر سکین اوسمین شرع کو دخل نہو جیساکہ مثال مذکور مین گذرا یا شرع کے مدد سے جانچ لین جیساکہ روزہ کی بہلائی روز عید کے پہلی اور روزہ کی برائی عید کے روز کہ یہ دونو بہلائی اور برائی شرع کی اعانت سے معلوم ہوتی ہے پس عادل ہونا باری تعالی کا اوسکا بری ہونا ہے فعل بد اور اخلال بالواجب سے پس ثابت ہوا کہ خدا عادل ہے کوئی فعل عبث اور بیفائدہ نہین کرتا اوسکے سب کام اچہے اور مین مصلحت ہوتے ہین اور فعل ہمارا ہمارے اختیار سے صادر ہوتا ہے نہ دوسرے کی اختیار سے اور اوسکی کئی وجہہ ہے ایک یہ ہے کہ کوٹہی سے زینہ یا سیڑہی کے ذریعہ سے اوترنے مین اور اوسپر سے گر پڑنے مین اپنے غفلت سے ہو یا کسی کے ڈہکیل دینے سے ہو بڑا فرق ہے اور یہہ امر بدیہی ہے کہ اوترنے مین ہمکو اختیار ہے اور گر پڑنے مین ہم مجبور ہین دوسرے یہ کہ اگر بندہ اپنے کاموں کا مختار اور موجد نہونا تو تکلیف دینا خدا کا بندونکو عبادت وغیرہ ممنوع ہو جاتا حالانکہ

اوسنے تکلیف دیا ہے جیسا کہ خود فرماتا ہے مثلاً اقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ
کیونکہ تکلیف مالا یطاق یعنے شکست اور بوتی سے زیادہ بوجہہ ڈالنا ظلم ہے
اور جبکہ طاقت سے بڑہ کر اوسنے کسیکو تکلیف نہین دی بلکہ رحمت سے
بجا بجا کے تخفیف ہے کی فکر کے تو وہ ظالم نہوگا تو نبدون کا کام نبدہ کے
اختیار سے ہوگا نہ دوسرے کے اختیار سے تیسرے یہ کہ اگر نبدہ اپنے کام کا
مختار اور موجد نہوتا بلکہ خدا موجد ہوتا تو وہ ظالم ہوجاتا کیونکہ وہ حکم دے
مثلاً زنا کا یا کام زنا کا زانیمین پیدا کردے بعد اوسکے حکم کرے کہ زانی کو
مارو سو کوڑا تو اس سے زیادہ کونسا ظلم ہوگا پس ثابت ہوا کہ فعل ہمارا
ہمارے اختیار سے صادر ہوتا ہے اگر برا ہے تو اوسپر لوگ برا کہین اور
نام رکہین اور گنہگاری کا باعث ہوا اور اگر بہلا ہے تو اوسکے لوگ تعریف
کرین اور موجب ثواب کا ہوا اور سب کام خدا کے اچہی ہوتے ہین کوئی
فضول اور برا نہین کرتا جیسا کہ خود فرماتا ہے افحسبتم انما خلقناکم عبثا یعنے
کیا پہر تم گمان کرتے ہو کہ ہمنے تمکو بنایا فضول اور پہر فرماتا ہے کہ وما
خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنے نہین پیدا کیا مینے جن وانس کو
مگر اسلیئے کہ میری عبادت کرین اور اوسکی جزا پاوین اور غرض نہو تو عبث
ہوگا ان دونو نین کوئی واسطہ نہونی کی وجہ سے حال آنکہ وہ عیب عبث سے
پاک اور بری ہے اور غرض اور فائدہ اوسکا اوسکی طرف نہین پلٹتا کہ وہ مستکمل بغیر
ہو بلکہ نفع اور فائدہ اوسکا پہرتا ہے نبدونکے طرف اور جب ثابت ہوا

تکلیف مالا یطاق

کہ کام خدا کا خالی غرض سی نہین ہوتا اور فائدہ پلٹتا ہی غیر کی طرف تو ضرور ہی کہ وہ غرض نفع ہو نہ ضرر کیونکہ ضرر کا پہونچانا برا ہی اور خدا تعالے برے کامونسے پاک اور بری ہی اور نفع حقیقی بندونکی واسطے ثواب ہے کیونکہ سوای ثواب کی کوئی اور نفع دائمی نہین ہی اور معنی ثواب کے اصطلاح مین یہہ ہین کہ نفع دایم باستحقاق کہ جو تعظیم و اجلال کی ساتھہ ہو پس نفع پہونچانا پہلی پہل خدا کی طرف سی جائز نہین ہی اسواسطےکہ تعظیم غیر مستحق تعظیم کی بد ہی اور امر بد سی خدا بری ہی پس بمقتضاء حکمت و مصلحت خدا پر تکلیف دینا بندونکو عبادت کی واجب ہی اگر ایسا نہو تو لازم آئیگا کہ خدا کا کام بندون کی نفع کی واسطے نہو کیونکہ بندونمین خدا نی خواہش نفسانی امور بد کی پیدا کیا ہی اگر اوسکا کوئی روکنے والا نہو تو اوسکی کام سی صدور امور قبیحہ بندونسی ہوگا اور یہہ امر بد ہے اور خدا بد کامونسی پاک ہی پس یہی تکلیفات شرعیہ عبادت ہیہے اوسکی روکنی والی ہوئی اور خدا دانا ہی اس امر سی کہ ادای تکلیف نہین ہو سکتی جبتک اوسکی ساتھہ لطف نہ کیا جائی پس لطف بہی خدا پر واجب ہوا اور مراد لطف سی وہ چیز ہی کہ بندونکو طاعت کی نزدیک کر دینی اور دور کر دے گناہ سی اور اوسکو قادر کر دینی اور مضطر کر دینی مین دخل نہو اور یہہ لطف کبہی خدا کی کام سی ہوتا ہی مثل بہیجنی انبیا علیہم السلام کی پس یہہ لطف خدا پہ واجب ہی اور کبہی بندونکی کام سی ہوتا ہی مثل روزہ اور نمازکے پس واجب ہے خدا پر

نفع ثواب

لطف

خدا پر آگاہ اور خبردار کر دینا بندونکو اوس کام سی اور واجب ہے
خدا پر عوض رنج و مصیبت کا جو اوسکی جانب سی بندونکو پہونچتا ہے
مثل مرض وغیرہ کی کیونکہ عوض نہ دینا ظلم ہی اور خدا ظلم سی پاک ہی اور عوض
کو رنج سی زیادہ ہونا چاہئی ورنہ عبث لازم آئیگا حالانکہ خدا عبث
سی پاک اور منزہ ہی اور عوض مستحق کے اوس نفع کو کہتے ہین کہ
جو خالی اوسکی اعزاز اور احترام سی ہو بحث نبوت اور ظاہر
ہی کہ مقصود پیدا کرنی خلق سی بندونکو نفع پہونچانا ہی امور دین و دنیا
مین اور عمدہ نفع امور دنیوی مین حفظ نوع انسانی ہی اور وہ طالب
ہی اجتماع کی کہ ایک دوسری کی مدد کری اور اس اجتماع مین ضرور
ہی کہ ہر ایک اپنی اپنی خواہش کی مطابق اپنا ہی نفع چاہے
نہ دوسری کا اور یہہ امر سبب فساد نوع انسانی کا ہی پس
بمقتضائی حکمت وجود ایک ایسی شخص منصف اور عادل کا
واجب ہوا کہ جسکے سپرد ایک شرع ہو کر موافق اوسکے درمیان
انسان کی حکم کری اور سب اوسکے مطیع اور تابع رہین حکم اور منع
مین امور دنیوی اور اخروی کی اور وہ شخص عادل نبی ہی یعنی
خبر دینی والا خدا کی جانب سی بلا واسطہ کسی انسان کی اور چونکہ
مصلحتین اختلاف زمانہ سی مختلف ہوتی رہتی ہین یہی باعث ہے
اختلاف کا شریعتون کی اور کثرت انبیا کا کہ ایک لاکھ چوبیس
ہزار نبی ہوئی اور ایک کی شریعت ثانی والی دوسرے کی

کی ہوتی رہی یہانتک کہ نوبت آئی ہماری نبی آخر الزمان کی اور اونحضرت
کی شریعت نی سب کی شریعتون کو مٹا دیا کسی کا احکام باقی نرہا بجز
حضرت کی شریعت کی کہ وہ انشاء اللہ تعالی باقی رہی گی زمان تکلیف
تک اور وہ نبی آخر الزمان محمد مصطفے بن عبد اللہ بن عبد المطلب
بن ہاشم بن عبد مناف قریشی رسول خدا اور پیغمبر برحق ہین درود و
سلام خدا کا اونپر اور اونکی خاص آل پہ کیونکہ اونحضرت نی نبوت
کا دعوی کیا اور دعوی کی مطابق معجزات بیحد ظاہر کئی مثل قرآن مجید
کی کہ تمام فصیحان عرب اور منکرین نبوت نی چاہا کہ ایک سورہ یا
ایک آیت کا جواب لکہین قادر نہوئی اور عاجز آکر کلام خدا ہونیکی
قایل ہوئی اور مثل معراج کی کہ سوای حضرت کی دوسری کو یہہ مرتبہ
نہ ملا انشاء اللہ تعالی تفصیل معراج کی واسطی مستعد ہونیکی علیحدہ
ایک رسالہ مین لکہی جاوی گی اور مثل شق القمر کے یعنی چاند کا
دو ٹکڑی ہونا کہ شہر ہای دور و دراز کے لوگون نی تصدیق کیا
اور جسم شریف کا سایہ دار نہونا اور شانہ مبارک پر مہر نبوت کا
ہونا اور سنگریزونکا دست مبارک مین شہادت نبوت دینا
اور سوای اسکی کہ اوسکی واسطی ایک رسالہ درکار ہی پس وہ
حضرت سچی ہوی اپنی دعوی مین اور واجب ہی کہ نبی معصوم
ہون ابتداء عمر سی آخر عمر تک کیونکہ عصمت خدا کا لطف ہے
بندون پر کہ اوسکی سبب سی بندہ تارک طاعت اور فاعل

معصیت نہین ہو سکتا ہر چند کہ اوسکی کرنی پر قادر بھی ہو اگر نبی معصوم
نہون تو اونکی کہنی پر کسیکو اعتماد نہوگا اور فایدہ رسالت کا جاتا رہیگا
اور یہہ محال ہی اور واجب ہی کہ نبی افضل ہون اپنی اہل زمانہ سی کیونکہ
تفضیل مفضول کی فاضل پر عقلاً و سمعاً بد ہی اور واجب ہی کہ موصوف
ہون ایسی اوصاف محامد سی کہ اوس زمانہ مین کسی مین نہون مثل کمال
عقل و ذکاو فہم و قوۃ رای و شجاعت و غیرہ کے اور پاک و پاکیزہ ہون
اون سب اوصاف رذیلا اور بد سی کہ جنسی نفرت کرتی ہین طبیعتین
مثلاً باپ دادا اونکی رذیل ہونیسی اور ماؤنکی فاحشہ ہونیسی پس اعتقاد
کرنا اسکا بہی واجب ہی کہ انبیا علیہم السّلام کی باپ ماں بھی مسلمان اور
طاہر المولد تھی جیسا بڑی بڑی کتابونمین کلام کی ثابت اور مذکور ہین
بحث امامت اور امامت ایک عام ریاست ہی امور دین و دنیا
مین بہ نیابت نبی علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی اور مقرر و معین کرنا امام کا عقلاً
خدا پر واجب ہی کیونکہ نصب امام بہی ایک لطف ہی اور لطف خدا
پر واجب ہی پس مقرر اور معین کرنا امام کا بہی خدا پر واجب ہو اسلئی
کہ ہم بد یہی جانتی ہین کہ جب انسان کیواسطی ایک ایسا رئیس و سرپرست
ہو کہ جو بندی کو مستعد و آمادہ کردی خدا کی بندگی اور عبادت پر اور باز
رکہی اونکو برائیون اور گناہون سی اور انصاف لی مظلوم کا ظالم سے
اور حکومت کری لوگو نپر اور انتظام کری اونکی امور مین تو اسمین کسی
صاحب عقل کو شک نہوگی کہ ہر آئینہ یہہ امر صلاح کی قریب تر اور فساد سے

بحث امامت

دوسری اور واجب ہی کہ امام بھی مثل نبی کی معصوم ہون ابتداء پیدایش سی انتہاء عمر تک کیونکہ نصب کرنا امام کا واسطی باز رکھنی عموم رعایا کی ہی برائیون اور گناہون سی پس اگر معصوم نہون تو اونسی بہی خطا صادر ہوگی تو وہ بھی محتاج ہونگی دوسرے امام کی اور وہ دوسرا بھی اسیطرح محتاج تیسرے کا ہوگا انجام مین یا دور لازم آئیگا یا تسلسل اور یہہ دونو باطل ہوچکی ہین پس امام کا معصوم ہونا ضروری ہی علاوہ اسکی امام حافظ ہین شرایع کی زیادتی اور نقصان سی اور یہہ امر بلا عصمت کے ممکن نہین اور عصمت ایک امر خفی ہی کہ اوسکو خدا ہی جانتا ہی پس واجب ہی کہ امام خدا ہی کی جانب سی منصوص اور مقرر ہون نہ آپس کی پنچایت اور مشورہ سی اور عصمت مین بڑی بڑی فائدہ ہین اور کتب کلامیہ مین مذکور ہین اور واجب ہی کہ امام افضل اور بہتر ہون کل امت اور رعیت سی کیونکہ اگر افضل رعیت سی نہون تو یا مساوی اور برابر ہون گی یا ناقص ہونگی مساوی مین ترجیح بلا مرجح لازم آئیگا اور ناقص ہونی مین تفضیل مفضول کی فاضل پر لازم آئی گی اور یہہ دونو بد اور محال ہین عقل کی رو سی پس ضرور ہوا کہ وہ افضل ہون اور بارہ امام برحق حجت خدا نائب رسول ہین پہلی اونمین سی سوای رسول مختار کی سب نبیون اور رسولون اور اولو العزم سو انسی افضل وصی بلا فصل قاتل کفار حیدر کرار حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہین اور اس باب مین

ایک ایک کی لئے بعد دوسرے کی نص اور تصریح فرمایا جیسا کہ مذکور ہوگا تو وہی لوگ امام ہونگے نہ اور کوئی سوائے اونکے اور معجزات آنحضرت کی بے انتہا ہیں کہ شمار میں نہیں آسکتے عمدہ ترین رجعت آفتاب ہے یعنی پھر آنا آفتاب کا بعد غروب کے بقول ایکمرتبہ بقول سولہ مرتبہ اور بقولے ستر مرتبہ اور بعد حضرت امیر علیہ السلام کے اونکے بڑے بیٹے حسن ابن علی بعد انکے حسین ؑ بن علی چوتھے امام علی بن الحسین حضرت امام زین العابدین ؑ پانچویں امام محمد بن علی حضرت محمد باقر چھٹویں امام جعفر بن محمد حضرت صادق ساتویں امام موسی بن جعفر حضرت موسی کاظم ؑ آٹھویں امام علی بن موسی ؑ حضرت رضا نویں امام محمد بن علی حضرت تقی دسویں امام علی بن محمد حضرت علی نقی گیارہویں امام حسن بن علی حضرت عسکری بارہویں محمد بن الحسن صاحب الزمان صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین اور واجب ہے اعتقاد کرنا کہ یہ بارہو امام برابر ہیں سبتے ہیں امامت کی اور افضل ہیں ساری خدائی سے علم وعمل میں اور معصوم ہیں ابتداء عمر سے آخر عمر تک گناہ صغیرہ اور کبیرہ سے اور پاک ہیں کمینہ ہونیسے باپ دادا کی اور بدکار ہونی سے ماؤنکی اور سب ان چیزونسے کہ جنسے نفرت کرتی ہیں طبیعتیں جیسا کہ ثبوت نبوت میں گذرا اور برابر نص فرماتی رہے ایک اپنے مابعد کی لئے اور نصوص اثبات امامت ائمہ اثنا عشر بہت ہیں ترجمہ ایک کا لکھا جاتا ہے کہ فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ یہ میرا فرزند حسین امام ہے اور بیٹا ہے امام کا اور بھائی امام کا اور باپ ہے

نواماموں لکا نوین امام انکی قایم ہین یعنی بارہوین امام غائب ہین اور
موجود و زندہ ہین اور قایم رہین گی قیامت تک جب مصلحت خدا کی ہوگی
تب ظہور فرماوین گی اور زمین کو عدل و داد اور نور ایمان سی بہر دین
گی جیسا کہ ظلم و فساد اور تاریکی جہالت فسق و فجور سے بہر گئی ہی اور
طول حیات اور درازی عمر حضرت کی محالات سی نہین ہی جیسا کہ
حضرت خضر اور الیاس اور حضرت ادریس اور اصحاب کہف زندہ ہین
کہ کسیکو اسمین انکار نہین اور تائید کرتی ہی اسکی بہت سی متواتر حدیثین
جیسا کہ فرمایا حضرت نی مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِهٖ
مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً یعنی جو مری اور نہ پہچانی اپنی زمانی کی
امام کو تو موت اوسکی نادانی کی ہوگی یعنی موت اوسکی کفار کی ہوگی تو
ضروری ہی کہ زمین اور زمانہ وجود ذی جود امام سی خالی نہو اور سبب حضرت کی
اختفا کا یا خدا کی مصلحت ہی کہ اوسکو وہی جانی یا کثرت ہی دشمنونکی اور
قلت ناصرون کی اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَهٗ وَسَهِّلْ مَخْرَجَهٗ
وَاَدِنْ نَافِلَهٗ بِحَقِّ الْحَقِّ وَالْقَائِلِ بِالصِّدْقِ بحمد سیعاد اوپر ثابت ہو چکا ہی
کہ بمقتضائی حکمت الہی تکلیف واجب ہی اور عوض بہی رنج و الم
کا بمقتضائے عدالت واجب ہی پس مکان عوض کا مکان :
تکلیف نہین ہوسکتا اسو اسطیکہ اعمال کی جزا اور اوسکا عوض
بعد پوری ہونی امور تکلیف کی ہی اور ظاہر ہی کہ تکلیف تا وجود
مکلف ہی پس ضروری ہی کہ مکان عوض کا کوئی دوسرا گہر ہو اوسی

جگہہ کو معاد کہتی ہین بمعنی مکان عود یا زمان عود یعنی جناب باری
عزاسمہ بعد مرنی اور تفرق اجزا اور اعضا کی دوبارہ زندہ کریگا مظلوم
کو جزا اور ظالم کو سزا دیگا اور سب کی نیکی اور بدی اور بری اور بہلی اعمال
تولی جاینگی اور معاد حق ہی کئی وجہو نسی اول یہہ کہ اجماع کل مسلمانونکا
معاد پر ہی اور اوسمین کسیکو انکار نہین ہی اور اجماع کل اہل اسلام کا جسمین اولیا
اور انبیا بہی داخل ہون حق ہی دوسری وجہ یہہ ہی کہ اگر معاد حق نہو تو
تکلیف دنیا بد ہوگا اور تکلیف کا بد ہونا باطل ہی کیونکہ وہ ایک مشقت
ہے کہ عوض اور مزدوری چاہتی ہی اور مشقت بلا عوض کی ظلم ہی اور
خداوند تعالی ظلم سی پاک اور بری ہی کہ خود ہی اوسنی ظالمون پر لعنت
فرمایا ہی اور عوض دنیا زمان تکلیف مین تو ہو نہین سکتا تو ضرور ہی
مکان تکلیف سی کہ اوسمین عوض اور اعمال کی جزا دی جائی وہی
معاد ہی تیسرے یہہ کہ اکٹھا کرنا ذی جسم لوگونکا ممکن ہی کیونکہ اجزا
میت کی جمع اور افاضت حیوۃ کی قابل ہین اگر قابل حیوۃ نہ رہتے
تو مرنی کی پہلی بہی زندہ نہوتی اور اللہ تعالی قادر ہی کل ممکنات پر
چوتہی یہہ کہ ایک سچی واقف کار معصوم نی اوسکی واقع ہونیکی خبر دی
پس وقوع مین آنا اوسکا ضروری اور یہہ حق ہی مذہب کی راہ سی پانچوین
آیات قرآنی وقوع معاد پر دلالت اور اوسکی منکر کی مذمت کرتی ہی
اور وہ آیات بہت ہین منجملہ اوسکے ایک آیت لکہی جاتی ہی وَضَرَبَ
لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ

قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ یعنی کہی ہماری بابت ایک کہاوت اور بہول گیا
وہی اصلی خلقت اور کہہ بیٹہا کہ کون جلائیگا ان ہڈیون کو حال آنکہ وہ پس
سیسی ہو جائینگی کہ ای محمد کہ جلائیگا وہین وہی کہ جسنی نئی سر سی بنایا تہا
ونہین پہلی دفعہ اور وہ ہر چیز سی واقف ہی پس عقلی اور سمعی دونو طور پر
ثابت ہوا کہ معاد برحق ہی اور جو لوگ کہ قیامت کی روز اوٹہائے
جائینگی اپنی قبر ونسی وہ دو فرقی ہین ایک وہ ہین کہ جو مستحق ثواب
اور عوض کے ہین انکا حشر یعنی اکٹہا کرنا عقلاً اور سمعاً واجب
ہی دوسری وہ ہین کہ او نکا حق کسی پر ہی اور نہ اونپر کسی کا حق ہی
انکا اکٹہا ہونا بدلالت سمعی ثابت ہی کیونکہ غرض اصلی قیامت سی
عذاب کرنا روح کا ہی اور ثواب دینا اوسکا اور جب ثابت ہوئی
نبوت ہماری نبی برحق محمد مصطفی صلعم کی اور اونکی عصمت تو جن جن
چیزونکی حضرت نے خبر دی گذشتہ کی یا موجودگی یا آیندہ کی وہ سب سچی
ہی جیسا کہ آپ نی خبر دی اخبار انبیاء زمانہ سابق کی اور اونکی امتونکی
احوال سی اور خبر دی آپ نی وجوب واجبات اور تحریم محرمات اور
ندب مندوبات کی اور نص کی امامت پر اماموںکی اپنی زمانہ مین اور
خبر دی آپ نی جناب امیر المومنین ع کو کہ قریب ہی کہ تم بعد میری مقاتلہ
کروگی ناکثین اور قاسطین اور مارقین سی چنانچہ ویسا ہی واقع ہوا
اور خبر دیا آپ نی احوال موت سی اور احوال سی بعد موت کے

پس واجب ہی ہر مکلف پر اقرار اور اعتقاد کرنا ہر اون چیزونکا کہ جناب
خاتم المرسلین جانب رب العالمین سی لائی اور بیان فرمایا شل وجود اور وحدانیت
اور عدالت اور علم اور قدرت واجب الوجود کی اور سرایہ اوسکی کی جمیع نقائص
سی اور معراج جسمانی اونحضرت کی جسکی تحقیق انشاء اللہ علیحدہ لکہی جائیگی اور معاد جسمانی
اور روحانی کی جسی قیامت کبری کہتی ہین اور رجعت کی جسی قیامت صغری کہتی ہین یعنے
قبل قیامت کبری کی پہلی ائمہ کا مع چند موالیان و منافقان کی دنیا مین پہر آنا اور واجب
ہی اعتقاد کرنا وجود بہشت و دوزخ کا اور امامت ائمہ اثنا عشر اور اونکی عصمت اور
افضلیت اور اونکی محبت اور اطاعت کا اور واجب ہی قرار کرنا کہ امام ثانی عشر موجود اور
غائب ہین پہر ظاہر ہونگی اور عذاب قبر کا اور اوسکا فشار اور سوال منکر نکیر کا قبر مین اور
احوال برزخ اور صراط اور ترازوی اعمال اور حساب نیکی و بدی کا او شہادت اعضا
جوارح کی اور تطایر الکتب یعنی اوڑنا نامۂ اعمال کا اور احوال قیامت اور کیفیت حشر اوسکا
اور ثواب و عقاب اور وجوب توبہ اور وجوب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور
وجوب طلب علم واجبات و محرمات کا اور وجوب نماز اور زکوۃ اور روزہ اور حج
اور جہاد کا امام کی حکم سی اور وجوب نیت کا واجبات مین اور وجوب تقیہ کا خوف
مین ضرر کی احوال مکلفین کا حشر مین اور نہین اسید ہی مجکو انسی بخشش کی مگر خدا سی
انشاء اللہ تعالی یہ چند سطرین دلائل کی مستعد ہونکی واسطی کافی ہونگی اسکی بعد خدا
اونکو ایسی توفیق دی کہ تفصیلی احوال کتب مطولات کلامیہ سی استفادہ کرین مثل
شرح باب حادی عشر اور شرح تجرید علامہ حلی علیہ الرحمہ کے جو وقت ترجمہ
رسالہ ہذا یعنے ریاض الانوار کے مدنظر نہین تھے

(اطلاع) یہ رسالہ خاص واسطے مومنین شیعہ کے چھپا ہے اہل سنت دیانتاً نہ خریدیں نہ دیکھیں۔

بعون معین مطلق و فضل خدای برحق

الحمد للہ والمنہ کہ درین زمان فرحت آوان
نسخہ متبرکہ در فروع دین مسمے بہ

۱۳۰۳ھ

ریاض الانوار

بمقام لکھنؤ

از تالیف زبدۃ الفضلا عمدۃ الکملا عالی درجت
جناب مولوی محمد حسن خانصاحب دام لطفہ

در مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی طبع شد

۱۹۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعِتْرَتِہِ الطَّاہِرِیْنَ

امابعد یہہ دوسری فصل ہی ریاض الانوار کی فروعدین
مین اوسمین چہہ شاخین اور کئی ثمری ہین پہلی شاخ نماز مین
فضیلت نماز کی بی انتہا اور ثواب اوسکا بی حد واحصا ہے
جیسا کہ ابوبصیر نی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
روایت کی ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ ایک نماز فریضہ بہتر ہے
بیس حج سی اور ایک حج بہتر ہی ایک مکان بہر سونی سی کہ
وہ سونا خدا کی راہ مین تصدق کیا جای یہانتک کہ بالکل چک
جائے اور فرمایا جناب رسالت مآب نی کہ حفاظت کرو تم لوگ
نمازین یومیہ کی کیونکہ روز قیامت کو اللہ تعالی کی سامنی بندی لائی
جاوینگی پس پہلی جو چیز کہ اوس سی سوال کی جائیگی وہ نماز ہوگی

اگر یہ پوری پوری ادا کئی گئی ہوگی تو وہ بندہ داخل بہشت ہوگا ورنہ
وہ جہنم میں ڈالا جائیگا۔ اور روایت کیا ہی کلینی نے معاویہ بن
وہب سی کہ پوچھا اوسنی حضرت امام جعفر صادق ع سی کہ کون چیز افضل
ہی کہ بندونکو نزدیک کردی خدا سی اور خدا اوسکو دوست رکھتا ہو۔
فرمایا آپ نی کہ مین کسی چیز کو بہتر اور افضل نہین جانتا بعد معرفت اصول
خمسہ کی نماز یومیہ سی اور بعض روایت مین وارد ہوا ہی کہ پہلی جو چیز
کہ وقت حساب کی پوچھین گی اور اوسمین نظر کرین وہ نماز ہی اگر مقبول
ہوی تو دوسری اعمال مین نظر کرینگی اگر مردود ہووی تو دوسرے
سب اعمال کو رد کردینگی پس واضح ہو کہ معنی صلوۃ کی لغت مین طلب
رحمت اور دعا کی ہین اور شرع کی اصطلاح مین کچھہ خاص فعل
ہین جسمین قبلہ اور قیام کی شرط ہی اختیار قربۃ الی اللہ یعنی نام ہی اوس
عبادت کا جسمین ارکان اور اذکار اور کچھہ قرآن کا پڑہنا ہی جیسا کہ تفصیل
سی بیان ہوگا اور وہ واجب عینی ہی کہ ایک کی قایم مقام ہونیسی دوسرے
سی ساقط نہین ہوتی اور اوسکا وجوب ہر بالغ عاقل پر ثابت ہی نص
اور اجماع سی وہ شخص مسلم ہو یا کافر عورت ہو یا مرد لیکن کافر سی جب
تک مسلمان نہو اور اوس عورت سی جسکی حیض یا نفاس آیا ہو صحیح
نہین ہی اور جو شخص حلال جانکر نماز کو ترک کری کافر ہی اور نماز واجب
بارہ ہین نماز یومیہ نماز جمعہ نماز عید الفطر نماز عید الضحے نماز آیات
مثل کسوف اور خسوف اور زلزلہ اور آندہی سرخ وزرد وغیرہ کی نماز

طواف واجب نماز جنازہ مگر یہہ نماز حقیقت مین نماز نہین ہی بلکہ بنا بر
تحقیق کی قسم دعا سی ہی کیونکہ نماز بی طہارت اور سورہ فاتحہ کی صحیح
نہین اور نماز جنازہ بی طہارت و بی سورہ فاتحہ کی صحیح ہی۔ نماز وقت
نہ ملنی پانی اور خاک کی ساقط ہوتی ہی اور نماز جنازہ اس صورت مین بھی
ساقط نہین معلوم یہانتک کہ مجنب اور حیض والی عورت اور وہ عورت
جسی زچہ خوانیکا خون آیا ہو نماز جنازہ پڑہ سکتی ہی اور ختم ہونا نماز کا سلام
سی ہی اور نماز جنازہ مین سلام نہین ہی بنابرین نماز جنازہ کو نماز کہنا مجازا
ہی۔ نماز قسم نماز نذر نماز عہد جبکہ ان تینون کو اپنی اوپر لازم کرنے
نماز اجارہ میت کی جانب سی نماز جو باپ سی فوت ہوی ہو یعنی جسقدر
نمازین حالت بیماری مین باپ سی چہوٹ گئی ہو اوسقدر ادا کرنا اکبر اولاد
ذکور یعنی بڑی بیٹی پر واجب ہی اور نماز یومیہ سترہ رکعت ہے
جب اپنی مکان پر ہو یا شہر حلال مین ہو اور قصد دس روز کی قیام کا
ہو اس تفصیل سی صبح کی دو رکعت طلوع صبح صادق سی ظہور سرخی
تک وقت فضیلت ہی اور طلوع آفتاب تک وقت اجزا اور
کفایت کا ہی ظہر کی چار رکعت ہی بعد زوال آفتاب کی بقدر
ادا کرنی چار رکعت کی افضلیت کا وقت ہی اور وہ خاص وقت
ظہر کا ہی کہ اسمین نماز عصر صحیح نہین ہی اور وقت فضیلت ظہر کا سایہ
کی برابر ہونی تک شاخص کی ہی بعد اوسکی مشترک ہی ظہر اور عصر
مین عصر کی چار رکعت ہی بعد ادا ہی ظہر کی سایہ کی برابر ہونی تک

صبح
ظہر
عصر
مغرب
عشا

مثل دوم شخص کی وقت فضیلت کا ہی پہر وقت مشترک ہے
اور آخر وقت مین وقبل غروب آفتاب بقدر ادا و چار رکعت کے
خاص وقت عصر کا ہی مغرب تین رکعت ہی بعد دور ہونی سرخی
پورب کی بقدر ادا و تین رکعت کی وقت فضیلت کا ہی عشا کی
چار رکعت بعد ادا مغرب اور دور ہونی سرخی پچھم کی بقدر ادا
چار رکعت کی وقت فضیلت عشا کا ہی پہر آدہی رات تک مشترک
ہی مغرب وعشا مین اور قبل آدہی رات کی بقدر ادا و چار رکعت
کے خاص وقت عشا کا ہی ١٥ وجہ تقرر ہونی نماز پنجگانہ کی ان
اوقات مین یہ ہی کہ خدا نی فرمایا ہی اقم الصلوۃ لدلوک الشمس
الے غسق اللیل یعنی برپا کر نماز کو سورج کی ڈہلنی سے
رات کی ڈہندہلای تک اور حدیث مین بہی وارد ہوا ہی کہ جب
زوال شمس ہوتا ہی تو تمام چیزین قریب عرش کی عبادت
الہی اور تسبیح جناب باری مین ہوتی مین اس سبب سی خدا نی
بندون پر نماز ظہر واجب گردانا اور حضرت آدمؑ نی وقت عصر
گیہون کہایا تہا کہ وہ خدا کی جانب سی ممنوع تہا تو کفارہ مین اوس خرب
کی ترک ادب کی خدا نی اونکی ذریت پر قیامت تک نماز عصر
واجب فرمائی اور توبہ حضرت آدمؑ کی بعد عصر اور بعد غروب
آفتاب کی قبول ہوئی تہی تو حضرت آدمؑ نی ایک رکعت نماز اپنی
ترک اولی کی ندامت اور ایک رکعت خطاء حوا کی اور ایک رکعت

شکریہ قبول توبہ مین پڑہی تہی اس سبب سی خدا نی تین رکعت نماز مغرب کی واجب فرمائی اور نماز ایک نور ہی اور قیامت کی ظلمت اور قبر کی تاریکی سی خدا کو نجات اپنی بندونکی منظور ہی اور عشا سبب واسطی ہی رات و دن مین اسواسطی نماز عشا بندونپر واجب فرمائی اور سورج شیطانکی دونو سینگھونپر نکلتا ہی اور کافر اوسی پوجتی ہین اسلئی خدا نے نماز صبح طلوع سی پہلی واجب فرمائی کہ کافر کی پوجا پتری یعنی کی عبادت سی پہلی ہو اور ایک سبب یہہ بھی ہی کہ جب حضرت آدم جنت سی دنیا مین تشریف لائی تو اوس ترک ادب سی ایک کالا تل پیشانی پر پیدا ہوگیا کہ جسسی وہ بہت کوڑہی اور زار زار روئے تو حضرت جبرئیل نے آکر انکا سبب پوچھا بعد دریافت حال کے کہا اوٹہ کہڑی ہو اور نماز پڑہو کہ یہہ اول وقت ہی جب حضرت نے نماز پڑہی تو وہ تل پیشانی سی اوتر کر گردن پر آگیا جب دوسرا وقت آیا تو حضرت جبرئیل نی پہر کہا کہ اوٹہو کہڑی ہو کر نماز پڑہو کہ دوسرا وقت آیا جب حضرت نی پڑہا تو وہ تل ناف پر پہونچا جب تیسرا وقت آیا تو پہر حضرت جبرئیل نی کہا کہ اوٹہو کہڑی ہو کر نماز پڑہو کہ تیسرا وقت آیا پس حضرت آدم اوٹہی اور کہڑی ہو کر نماز ادا فرمائی تو وہ تل دونو زانو تک آیا جب چوتہی نماز کا وقت آیا تو حضرت جبرئیل نی پہر آکر کہا کہ چوتہا وقت آیا اوٹہو اور کہڑی ہو کر نماز پڑہو جب حضرت نی نماز پڑہی تو وہ تل دونو قدم پر آیا جب پانچوان وقت آیا تو

حضرت جبرئیل نی کہا کہ اوٹہو کہڑی ہو کر نماز پڑہو کہ پانچوین نماز کا وقت
آیا جب حضرت آدم اوٹہی اور کہڑی ہو کر نماز ادا کی اور دیر تک حمد و ثناء
الہی مین مشغول رہی تو وہ تل بالکل زایل ہو گیا اوسکی شکریہ مین جناب
باری نی یہہ پانچون نماز اون پانچون وقت مین حضرت کی ذریت
پر واجب گردانا اور یہہ سترہ رکعت حضر مین واجب ہی یعنی جب اپنے
مکان پر ہو یا سفر مین قیام عشرہ کا قصد ہو یا بلا قصد کی ایک مہینہ
گذر جای یا ایسی مقام پر ہو جہان اوسکی کچہہ ملکیت ہو اور چہہ مہینہ
وہان رہ چکا ہو یا سفر مین ہو اور سفر حلال نہو مثل اعانت ظالم یا تجارت
ناجایز کی یا وہ سفر از راہ لہو و لعب کی ہو یا کثیر السفر ہو مثل ملاح او رگاڑی
بان اور بنجاری وغیرہ کی جو بہ نسبت مکان کی سفر مین زیادہ رہین تو
پوری پوری سترہ رکعت پڑہی گا اگر سفر حلال ہو بخلاف مذکور کے
اور مقدار مسافت شرعی یعنی اٹہہ فرسخ جسکا ہندوستانی کوس سے
۱۳ یعنی کچہہ کم چودہ کوس ہوتا ہی پائی جای یا ایک ہی رہ دز کا چار فرسخ
جانا اور پہر آنا ملکر چودہ کوس گذشتہ کی برابر ہو جای تو اس صورت مین
قصر واجب ہی یعنی ہر چہار رکعتی کی دو دو رکعت پڑہی گا اور حد ترخص
صوم و صلوۃ کا یہہ ہی کہ دیوارین شہر پناہ کی پوشیدہ ہو جائین اور آواز
اذان کی وہانتک نہ پہونچی اوس جگہہ سی قصر کرنا چاہئی مگر مواطن
اربعہ یعنی مکہ اور مدینہ اور جامع کوفہ اور حایر مین مسافر مخیر ہی قصر نماز اور
اتمام نماز مین لیکن اتمام افضل ہی مگر صوم مین ان مقامون پر افطار واجب

اور وجہ تقصیر کی سفر مین یہہ ہی کہ پہلی جو خدا نی نماز کو واجب گردانا
پانچون وقت کی دس رکعت ہتی ہر وقت کی نماز دو دو رکعت بعد
ازان سات رکعت اور زیادہ اور واجب کی گئی لیکن جناب رب
العالمین نی منظر رعایت حال مسافرین کی سفر مین اوس زیادتی کو کم
کردیا کہ ایسا نہو کہ سفر کی زحمت اور زیادتی عبادت کی مشقت مسافر
کو رفع حاجت اور طلب معیشت سی باز رکہی اور نماز مغرب کی
اصل ہی مین قصری جب سی واجب گردانی گئی ہتی اسلئی سفر مین بہی کمی
ہنین کی گئی اور قصر جو آٹہہ ہی فرسخ مین واجب ہوا وجہ یہہ ہی کہ آٹہہ فرسخ
پوری ایک منزل اور دن بہر کی راہ ہی اور رات کو خدا نی آرام اور راحت
اور آسایش کا وقت گردانا ہی اسواسطی اسی آٹہہ فرسخ یعنی [illegible] ۱۲ کوس کی
منزل مین قصر واجب ہوا نہ کم مین اور اگر [illegible] راہ مین [illegible]
مذکور مین قصر [illegible] نہوتا تو ہزار فرسخ [illegible] قصر [illegible] اور نماز جمعہ کی
دو رکعت ہی پہلی مین سورہ حمد اور سورہ جمعہ [illegible] مین سورہ حمد اور
سورہ منافقون اور رکعت اول مین رکوع سی پہلی قنوت اور قنوت مشہور
یہہ ہی اللهم ان عبيدا من عبادك الصالحين قاموا
بكتابك وسنة نبيك فاجرهم عنا خير الجزاء [illegible] نماز جمعہ کی ۹ ہین
پہلی ملاحظہ کرنا وقت کا وہ اول زوال سی تا برابری سایہ شاخص
کے ہی دوسرے وہ کہ کمتر پانچ آدمی سی نہون کہ اونمین ایک امام
جمعہ ہو تیسرے جماعت کہ فرادی نہ پڑہنا چاہئی چوتہے نماز کہ

پہلی دو خطبہ پڑہنا خود امام کا پانچوین ایستادہ خطبہ پڑہنا بلا جنبش
اور التفات داہنی بائین کی کہ اسمین دو غنہ ہی بطلان نماز کا کیونکہ وہ
دونو خطبہ بمنزلہ دو رکعت نماز کی ہی کہ نماز ظہر بعد جمعہ کی ساقط ہوتی
ہی اور نماز ظہر بعد جمعہ کی بہ نیت قربت پڑہنا بہتر ہی چہٹوین درمیان
دو خطبہ کی کچہہ بہنیا سا توین باوضو اور با طہارت لباس رہنا:
اٹہوین دونو خطبہ کم سی کم پانچ آدمی کو سنانا نوین دو جمعہ
مین فاصلہ دو فرسخ یعنی ۳ کوس سی کم نہو اور امام جمعہ مین چند
شرطین معتبر ہین ۔ بلوغ عقل طہارت مولد یعنی ولد الزنا
اور اعرابی نہو ۔ مجذوم اور مبروص نہو جسن سی لوگ گہن :
کہائین ۔ امامیہ ہو ۔ عادل ہو تفصیل یہہ ہی کہ جماعت سنت
ہی واجبی نمازونمین یومیہ ہو یا غیر یومیہ اور یومیہ مین بڑی تاکید
شدید ہی اور جمعہ مین واجب ہی اور سنتی نمازونمین جایز نہین
ہی مگر نماز استسقا یعنی طلب باران مین اور نماز عیدین اون دنون
مین اور نماز عیدین مین ان شرایط جمعہ واجب ہے اور ثواب اور فضیلت نماز جماعت
کی بی انتہا ہی بڑی بڑی کتابونمین فقہ اور حدیث کی مذکور ہین مختصر
یہہ ہی کہ فرمایا جناب رسولخدا نی کہ ایک رکعت نماز جماعت کے
ساتہہ برابر ہی اون چوبیس رکعتونکی کہ جسکی ہر ایک رکعت خدا کی
نزدیک بہتر ہی چالیس برس کی عبادت سی اور بعض حدیث مین
ہی کہ وہ ایک رکعت ستائیس درجہ افضل ہی اوس نماز فرادہ سے

جو کوفہ مین پڑہی جای اور بعض حدیث مین ہی کہ وہ ایک رکعت
افضل اور بہتر ہی ہزار نمازون فرادی سی جو کوفہ مین پڑہی جائی
اور جو شخص عمدًا ترک کری جماعت کو باوجود اختیار اور عدم
موانع کی وہ ملعون ہی اور جو شخص چلی طرف مسجد کی بقصد
جماعت کی تو بعوض ہر قدم کی ستر ہزار نیکیان اوسکی نامہ
اعمال مین ثبت اور ستر ہزار بدیان محو ہوتی ہین اگر راہ مین
مرجائی تو ستر ہزار فرشتی اوسکی قبر مین داخل ہوتی ہین اور
قیامت تک اوسکی لئی استغفار کرتی ہین اور مونس تنہائی کی
ہوتی ہین اور حدیث مین ہی کہ غیبت کرنا حرام ہی مگر تارک جماعت کی
اور جماعت مین چند شرطین ضروری ہین ایک کم سی کم دو آدمی کا
ہونا ایک امام ایک ماموم مگر جمعہ مین پانچ آدمی کی شرط ہی دوسرے
اگر ماموم مرد ہو تو امام کا مرد ہونا تیسرے درمیان مین کوئی چیز حائل
نہو کہ ماموم امام کو نہ دیکہ سکی لیکن اگر ماموم عورت ہو تو پردہ ہونا در
میانمین ضروری ہی چوتہی ماموم امام سی بہت دور نہو یعنی پشت قدم
امام اور سجدہ گاہ ماموم مین فاصلہ زیادہ ایک قدم سی نہو اور اسیقدر
پیچہی کی صفونمین لحاظ رہی پانچوین ماموم امام کی آگی نہو کچہہ موخر ہو
اگرچہ چار ہی انگل فقط ایڑی باہر رہی امام کی ایڑیسی اور پہلو مین امام
کی کہڑا ہونا بہی جایز ہی مرد کو اور عورت تمام بدنسی پیچہی رہی سکے
چہٹین امام کی ٹہہرنیکی جگہہ ماموم کی قیام گاہ سی بہت بلند نہو ایک

باشست تک جایز ہی مگر جبکہ زمین سرازیر شیب ہو اور ماموم کا بلند
بلکہ بلندی پر ہونا جایز ہی ساتوین امام ایک شخص معین ہو یعنی اقتدا
کی واسطی قصد امام معین کا ضرور ہی اسطرح جیسے کہ نماز پڑہتا ہون پیچہی اس
امام کی قربۃ الی اللہ اٹہوین ماموم ایسی جگہہ کہڑا ہو کہ امام کو دیکہہ سکی
یا اوسکو دیکہہ سکی جو امام کو دیکہتا ہی نوین امام بالغ ہو اقتدا نابالغ کی
جایز نہین مگر امام اصل مین بلوغ شرط نہین ہی دسوین امام عاقل
ہو کہ اقتدا مجنون کی جایز نہین گیارہوین امام طاہر المولد ہو حرامزادہ
نہو بارہوین اثنا عشری ہو اور مومن عادل ہو پس اقتدا کافر اور
مخالف مذہب اور فاسق اور مجہول الحال کی جایز نہین اور صلوا خلف
کل بر و فاجر مخالفونکی بنائی ہوی بناوٹ کی حدیث ہی و منافق اونکی
بنی امیہ اور بنی عباس کی پیچہی نماز پڑہنی کی لئی او اقتدا کرنا ایسا او کا سا
نشستہ کی جایز نہین اور ضروری ہی ماموم کو نیت اقتدا کی اور امام کو لازم
نہین ہی نیت امامت کی مگر جماعت واجبہ مین مثل جمعہ وغیرہ کی اور
واجب ہی ماموم کو متابعت امام کی یعنی اونکی پیچہی پیچہی اذکار وغیرہ بجالانا
مثل تکبیرۃ الاحرام کی اور رکوع اور سجدہ مین جانیکی اور ان دونونسی سر
اوٹہانی مین انمین سی کسی فعل کو امام سی پہلی واقع نکری اگر عمداً کر لیگا تو نماز
اوسکی باطل ہوگی اور جمعہ اٹہہ آدمی سی ساقط ہی — عورت غلام
مسافر شرعی اندہا پیر عاجز بیمار عاجز مثل زمین گیر و مسلول
وغیرہ کی لنج وہ لوگ جو دو فرسخ یعنی ۳ کوس سی زیادہ فاصلہ

پر ہون اور سوای عورت کی اگر کوئی شخص ان لوگون مین سے
کسی طرح سے حاضر جمعہ ہوجای تو نماز جمعہ اوس سی ساقط نہو گی چاہئی
کہ نماز پڑہی اگرچہ ایک ہی رکعت پاوی اور جماعت اور اوسکے
فضیلت حاصل ہون ہی شریک ہو جیسی رکوع مین قبل فراغت
پائی اور سر اوٹہائی امام کی رکوع سی اس صورت مین دو تکبیرین کہیگا
ایک واجب یعنی تکبیرۃ الاحرام دوسرے سنت رکوع مین داخل ہونیکی
اور اگر بہت دور ہو اور خوف ہو کہ صف تک پہونچنی اور رکوع مین
شریک ہونی تک مین امام سر رکوع سی بلند کر لیگا تو جہان ہی
اگر کوئی مانع اور حائل نہو تو تکبیرۃ الاحرام کہہ کی اوسی جگہہ سی رکوع مین جاکر
صف مین اکر مل رہیگا اور اوس رکوع کو اپنی پہلی رکعت کا قرار دیگا
امام کی چاہی پہلی رکعت ہو یا دوسری یا اور کوی رکعت ہو :
اور واجب ہی ماموم پر قرات اپنی پہلی اور دوسری مین جبکہ
پہلی اور دوسری مین امام کی ساتہہ شریک نہوا ہو اگر قرات نہ
کر سکی تو فقط سورہ حمد پر اکتفا کریگا اگر یہہ بہی ممکن نہو تو نیت انفراد
کی کریگا اور جو ماموم کہ پہلی ہی سی یعنی اول ہی رکعت سی امام کی ساتہہ
شریک جماعت ہی اوسپر واجب ہی اگر نماز جہریہ ہی تو پہلی اور
دوسری مین قرات حمد اور قرات سورہ کو سنی اور خود کچہہ نہ
پڑہی جیساکہ قرآن مجید مین آیا ہے فَاِذَا قُرِئَ عَلَیْکُمُ الْقُرْاٰنُ
فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا اگر نہ سنی کسیوجہہ سی یہان

کہ ہمہمہ بھی نہ سُنے تو بعض علما قرأت واجب جانتے ہین اور بعض
کے نزدیک چپ کھڑا رہنا چاہیے اگر اخفاتیہ ہے تو بعض علما قایل وجوب
قرأت کے ہین اور بعض استحباب قرأت کے قایل ہین اور بعض تخییر کے
اور بعض باستحباب قرأت حمد کے اور بعضے کراہت قرأت کے
اور بعض قایل ہین حرمت کے اور اسیکو ترجیح ہے لیکن نرا سکوت بھی
مکروہ ہے کہ حدیث مین آیا ہے کہ نہین دوست رکھتا مین کہ تم لوگ مثل
گدہے کے چپ کھڑے رہو بلکہ مستحب ہے ذکر خدا کرنا مثل لا الہ الا اللہ
یا سبحان اللہ یا اور اذکار کے لیکن اخیر رکعات مین ماموم کو اختیار
ہے چاہے سورہ حمد تنہا پڑہے چاہے تسبیحات اربعہ پڑہے اور تسبیحات
اربعہ بہتر اور افضل ہے باقی اور اذکار ماموم کو آہستہ پڑہنا چاہئے اور افضل
ہے کہ صف اول مین اہل علم اور صاحب فضل رہین بعد اونکے اور لوگ
اور صف آخر مین لڑکے رہین اور نماز عیدین کی دو رکعت
ہے جمعہ کی شرطین پائی جائین تو جماعت سے پڑہنا واجب ہے اور
فرادے بھی پڑہ سکتا ہے اسمین تین امر خاص کا لحاظ رکھنا ضرور ہے
پہلے وقت اور وہ طلوع آفتاب سے زوال تک ہے کہ اسکے درمیان مین
پڑہنا چاہیے اگر فوت ہو جائے تو اوسکی قضا نہین ہے دوسرے کیفیت
نماز یعنی بعد قرأت کے رکعت اول مین سبح اسم ربک
الاعلی الذی پڑہے اور پانچ تکبیر سوای تکبیرۃ الاحرام اور تکبیر رکوع کے کہے
اور بعد ہر تکبیر کے ایک قنوت اور قنوت مخصوص افضل ہے مثل

اَللّٰھُمَّ اَھْلَ الْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ الخ کی یا جو یاد ہو مثل
قنوت مشہور اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا کی اور رکعت دوسری مین بعد قرات
حمد کی سورہ وَالشَّمْسِ وَضُحٰھَا پڑہی بعد اوسکی چار تکبیر اور
ہر تکبیر کی بعد ایک قنوت جیسا مذکور ہوا پس رکعت پہلی مین پانچ
تکبیر اور پانچ قنوت ہی اور دوسری رکعت مین چار تکبیر اور چار قنوت
تنبیہ جب نماز عیدین جماعت سی پڑہی جاوی تو دو خطبہ بعد
نماز کی ایستادہ جمعہ کی خطبونکی شرطونکی ساتہہ پڑہا جاوی اور اس
نماز اور نماز آیات اور استسقا اور نماز میت مین جب جماعت
سی ہو اذان و اقامت نہین ہی اور سنت ہی کہ اذان کی جگہہ تین بار
اَلصَّلوٰۃ کہی اور اذان و اقامت کی فقط نماز یومیہ مین تاکید ہی ادا
ہو یا قضا فرادی ہو یا جماعت سی مرد ہو یا عورت نماز آیات یعنی
چاند گہن یا سورج گہن پورا ہو یا نہو اور زلزلہ اگرچہ اوس سی خوف ہو یا نہو
اور آندہی سیخ یا زرد یا سیاہ یا تاریکی شدید یا کڑک اور چمک وغیرہ جو
عادت سی باہر ہوا اور کل اخادیف آسمانی جو باعث ہون
لوگون کی ڈر کی اسمین چند امر کا لحاظ رکہنا ضرور ہی ایک وقت وہ
ابتدا شروع سی ہی انجلا یعنی مٹنی تک اور جو کوئی آگاہ نہو مثلاً سوتا
رہا اور بعد انجلا کی آگاہ ہوا اوسپر قضا نہین ہی لیکن اگر تمام ماہتاب
یا آفتاب مین گہن لگا رہا ہو اور وقت پر نماز نہین پڑہی تو قضا لازم
ہی اسیطرح پر اگر عمداً یا سہواً نہ پڑہا ہو تو بہی قضا پڑہیگا اگرچہ تمام آفتا

و ماہتاب مین گہن نہ لگا ہوا ور اگر گہن لگی ور بہت جلد منجلی ہو یعنی چہوٹ جای اور وقت گنجایش نماز کی نرکہتا ہو تو نماز واجب نہین ہے لیکن زلزلہ سبب نماز کا ہی اس مین وقت معتبر نہین ہی اگر ایک لمحہ بہی رہی گا تو نماز واجب ہوگی اور وقت اوسکا تمام عمر ہی امر دوسرا کیفیت نماز مین ہی اور وہ دو رکعت ہی ہر رکعت مین پانچ رکوع اور دو سجدہ واجب ہی کہ مجموع اوسکا دس رکعتین ہوئین اسطرحپر کہ بعد نیت کی سورۂ حمد اور ایک سورہ دوسرا پڑہی اور رکوع مین جای بعد ذکر رکوع کے سمع اللہ لمن حمدہ نکہی اور سر اوٹہائی اور پہر سورہ حمد اور ایک دوسرا سورہ پڑہی اور قنوت پڑہ کر رکوع مین جاوی پہر بعد ذکر رکوع کی سمع اللہ نکہی اور سر اوٹہا کر سورۂ حمد اور ایک سورہ پڑہی اسیطرح جب پانچ مرتبہ حمد اور پانچ سورہ اور دو قنوت تمام ہو تب اخیر رکوع سی سر اوٹہانی وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہی اور اللہ اکبر کہکر سجدہ مین جاوی بعد اکمال سجدتین کی کہڑا ہوا اور دوسری رکعت مین بہی بطریق پہلی رکعت کی پانچ حمد اور پانچ سورہ اور تین قنوت پس تشہد اور سلام سی نماز ختم کری اور جماعت سی پڑہنا سنت ہی اور ہر رکعت مین حمد کا پورا پڑہنا واجب ہی اگر دوسری سورہ پوری پوری پڑہی اور یہہ بہی مصلی کو اختیار ہی کہ سورہ کو ٹکڑا ٹکڑا کر کی پڑہی اسی انت مین احتیاط یہہ ہی کہ ہر پانچ رکعت مین ایک سورہ تمام کری اور سورہ حمد کو فقط

پہلی اور چھٹین رکعت مین پڑہی اور اگر پہلی رکعت مین پانچ سورہ حمد
اور پانچ سورہ پوری پوری پڑہی اور دوسری رکعت مین ایک سورہ
حمد اور پانچ ٹکڑی ایک سورہ کی پڑہی تو بہی جایز ہی اور اگر آیات
وقت نماز واجبہ یومیہ یا غیر یومیہ ظاہر ہو تو جسکا وقت تنگ ہو اوسکو
مقدم کری اگر دونو کا وقت کشادہ ہو تو اختیار ہی جسکو چاہی پہلے
پڑہی جسی چاہی بعد پڑہی احتیاطاً تقدیم نماز واجبی یومیہ کو ہی اور نماز نذر
کو جو شخص جسقدر اپنی اوپر بطور شرعی واجب اور معین کرلے
اوسقدر نماز ادا کرنا واجب ہی اور در صورت خلل کرنیکی قضا اور
کفارہ لازم ہوگا۔ اسیطور پر قسم ہی جسوقت کی قسم کیا یا ہو اوسیوقت
نماز موافق قسم کی ادا کرنا واجب ہی اور نماز عہد جسوقت کی لئی عہد
کیا ہو اوسیوقت نماز معہودہ پڑہنا واجب ہی اور نماز اجارہ
جسقدر جانب میت سی لی اور جسوقت سی اپنی ذمہ لی اوسقدر نماز
اوسیوقت سی پڑہنا واجب ہوگا۔ نماز میت اور جملہ احکام اوسکی آخر
مین بیان ہونگی اور چونکہ نماز بی طہارت کی صحیح نہین ہوتی اسواسطی
اب بیان طہارت کا ہوتا ہی طہارت کی دو قسم ہی ایک وہ جسمین
نیت کرنا ضرور نہین ہی جیسی پارچہ یا بدن کا دہونا یا استنجا کرنا
دوسرے وہ جسمین نیت ضروری ہی اور شرط ہی اور اوسکی
تین قسم ہی وضو اور غسل اور تیمم اور وضو اور غسل کیواسطی پانی کا
ہونا ضروری ہی اسلئی مختصر بیان پانی کا کیا جاتا ہی واضح ہو کہ پانی

کی دو قسمین ہین ایک مطلق پانی جو بلا قید بولا جاتا ہے اور اوسکو عرف
مین خالص اور محض پانی کہین اوسکی دو قسمین ہین ایک کثیر ہے ہو خواہ
جاری مثل پانی حوض اور تالاب وغیرہ کی کہ اسی مقدار مین زیادہ
ہو اور وزن کرنے کی باعتبار اس بلاد کے شہر کی قریب نو سن پانے
کی ہے اور ناپ اور پیمائش مین ساڑہے تین بالشت لنبان اور
اسیقدر چوڑان اور اسیقدر موٹائی مین جو ظرف ہو اوسکا لب لبا
پانی ایک کر ہوگا اس پانی کا جب تک رنگ یا مزہ یا بو نجاست سے
متغیر نہو اور نہ بدلے محض بمجرد ملنے نجاست کی نجس نہین ہوتا اور
وہ اجماعاً طاہر و مطہر ہے اور ایسی ہی حکم ہے آب جاری کا یعنی اوس
پانیکا جو زمین سے جوش مارتے ہین یا نہ ہین مثل دریا اور چشمہ
اور کنوئین کی پانیکی اور ایسی ہی حکم بارش کی پانیکا جبتک برستا
رہے اور ناودان وغیرہ سے جاری رہے اوسکی چہٹکی طاہر ہے دوسرے
قلیل یعنی کر سے کم جیسا گہڑے مین ہو یا مشکی مین یا اور کسی ظرف مین
ہو یہہ پانی بمجرد ملنے نجاست کی نجس ہو جاتا ہے اگرچہ کوئی وصف
اوسکا یعنی رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلے دوسری قسم پانیکی مضاف ہے
یعنی وہ پانی جسے محض اور خالص پانی نکہہ سکین بلکہ محتاج ہو قید کا
جیسی آب کاسنی یا آب انار و گلاب و شوربا وغیرہ کی یہہ پانی
بمجرد ملنے نجاست کی نجس ہو جاتا ہے اگرچہ مقدار مین کثیر اور کر سے
زیادہ ہو اور اس مضاف پانیسے کسی قسم کی طہارت حدثیہ یا خبثیہ

صحیح نہین ہی اگرچہ خود طاہر ہو لیکن اوس سی وضو و غسل یا پارچہ و
بدن کا دہونا درست نہین نواقض وضو یعنی جنسی وضو ٹوٹ
جاتا ہی بارہ ہین پیشاب ۱ پاخانہ ۲ ریح کہ مخرج معتاد سی خارج
ہو یعنی اسفل سی آواز سی یا بدبی سونا غالب جو آنکہ اور کان کو دیکہنی
اور سننی سی باز رکہی ۴ جو چیز زایل کرنیوالی عقل کی ہی مثل غشی اور جنون
اور نشہ اور مستی کی ۵ حیض ۶ استحاضہ ۷ نفاس ۸ ان تینون کا
بیان آگی آتا ہی مس میت ۹ نجس یعنی چہونا میت کا بعد سرد ہونی
اور قبل غسل کے حدث اکبر ۱۰ یعنی جنابت یقین ۱۱ حدث مین اور شک
وضو مین یقین ۱۲ دونون مین اور شک اخیر مین ان بارہ چیز کی بعد
وضو واجب ہوتا ہی مگر جنابت کہ اسمین فقط غسل واجب ہوتا ہی
اور ٹوٹنی مین وضو کی کسی سی اس بارہ چیز مین سی یقین ہونا
چاہئی ظن اور شک سی وضو باطل نہوگا طہارت خانہ مین
کئی امر واجب ہی چہپانا عورتین کا ناظر محترم سی انحراف قبلہ سی
رو بقبلہ ہو یا پشت بقبلہ اور کج کرنا عورتین کا معتبر نہین ہی اور
واجب ہی پاک کرنا مخرج بول کا مطلق پانی سی مطلق پانی کی سوا
کسی دوسری چیز سی اوسکی طہارت نہین ہو سکتی اور نہ پانی
صاف سی اور مخرج براز کو ڈہیلی اور پتہر اور روئی وغیرہ سی
پاک کر سکتا ہی اور پونچہ سکتا ہی اگر نجاست اوسکی متعدی اور
پہیلی نہو اگرچہ پانی مل سکتا ہو لیکن عدد مین تین سی کم نہو اور

احتیاط یہہ ہی کہ پانی اور ڈہیلی دونو سی طہارت دی اگر نجاست متعدی
اور پہیلی ہو تو طہارت پانی ہی سی ہوگی نہ کسی اور چیز سی اور اشیاء
محترم اور نجس سی مثل روٹی اور خاک پاک اور ورق قرآن اور
دعا اور حدیث کی اور ہڈی اور گوبر وغیرہ کی حرام ہی واجبات وضو
کی بارہ ہین نیت وہ قصد کرنا ہی دلمین کسی فعل کا اور صورت
نیت کی یہہ ہی وضو کرتا ہون مین واسطی نماز یا طواف واجب یا سنت
کی یا چہونی حروف قرآن کی وجوباً یا ندباً قربۃً الی اللہ اور رفع حدث
اور استباحتہ صلوٰہ کی ضرورت نہین اگرچہ بہتر ہی والا قصد قربت
کافی ہی اور اگر کئی سبب وضو کی جمع ہون تو ایک وضو بہ نیت قربت
کی کافی ہوگا منہہ دہونا جگہہ جمنی سر کی بال سی ٹہنڈی تک طول مین
اسیطرح چیرکا اوپر سی نیچی لادی اگر اولٹا دہودیگا تو علی الاظہر جایز
نہوگا اور گہنی ڈاڑہی مین تخلیل واجب نہین ہی اور جتنا انگوٹہا اور
بیچ کی اونگلی مین آوی اوسکا دہونا واجب ہی جو اس سی زاید ہو
داخل منہہ کی نہین ہی اور احتیاط یہہ ہی کہ عرض مین کچہہ زاید دہووے
تا کہ حد شرعی کی دہونیکا یقین ہو جائی کیونکہ تحقیق حد عرض کی
بہت مشکل ہی اور جس شخص کا بال آدہی سر سی جما ہو یا جسکا
بال پیشانی سی جما ہو وہ رجوع کریگا مستوی الخلقت کیطرف
اور ایسا ہی حال ہی اوسکا جسکی اونگلی چہوٹی یا بڑی ہو دہونا دونو
ہاتہو نکا ابتداء کہنی سے بلکہ احتیاطاً کچہہ تہوڑا سا بازو سی سر اونگلی

تک واجب ہی اگر اولٹا دہو ویگا تو جایز نہوگا اگر اونگلیان زاید ہون
تو سب کا دہونا واجب ہی اور اگر بعض ہاتہہ کہنی سی کٹ گیا ہو تو فقط
ما بقی ہی کا دہونا واجب ہی اگر کہنی سی اوپر کٹا ہی تو دہونا ساقط ہے
اور اگر زیادتی ہاتہہ کی کہنی سی نیچی ہی تو کل کا دہونا واجب ہوگا اور اگر
کہنی سی اوپر ہی تو اوسکا دہونا واجب نہین ہی مسح سر کا مقدم کی جانب
متصل مونہہ کی ہی بمقدار تین اونگلی کے تین ہی اونگلی سی اور مسمی
کافی ہی اگرچہ بقدر ناخون کی ہو کیونکہ مسح سر کی لئی طولاً و عرضاً کوی
حد نہین ہی اور واجب ہی مسح کرنا جلد پر یا جو بال کہ مختص پیش سر کے
ہی اور مسح مقبلاً یعنی اوپر سی نیچی لانا افضل ہے اور نیچی سی اوپر لیجانا
مکروہ ہی اور واجب ہی مسح کرنا وضو کی پانی کی تری سی پس اگر اعضائے
وضو کی پانی کی تری سی پس اگر اعضاء وضو کا پانی خشک ہو جائے
تو ابرو دیون یا ابرو دنکی تری سی مسح کری اگر بالکل خشک ہو گیا ہو
پانی یا نئیسی مسح کری تو وضو باطل ہوگا اور از سر نو یعنی پہر سی وضو
کریگا مسح دونو پیر کا اونگلیون کی سر لیسی پنڈلی اور قدم کی جوڑ تک
لنبائین واجب ہی اسطرح پر کہ درمیانمین فصل اور تفرقہ نہو جائے
اور چوڑائی کی کوی حد معین نہین ہی اور اسمین ترتیب بہی داہنی اور
بائین کی نہین ہی اور اسمین اولٹا یعنی اوپر سی نیچی لانا بہی جایز ہی ترتیب
یعنی پہلی نیت تب مونہہ کا دہونا اوسکی بعد داہنا ہاتہہ دہونا بعد ازان
بایان ہاتہہ دہونا بعد ازان سر کا مسح کرنا اوسکی بعد دونو پیر کا مسح

کرنا اگر اسمین خلاف کریگا تو وضو باطل ہوگا موالات یعنی پی در پی
بلا تاخیر بجالانا افعال وضو کا نہ یہہ کہ ایک عضو کو دہوی اور اسقدر ٹہری
کہ وہ خشک ہوجای تب دوسرے عضو دہووی اور یہہ باطل ہی
خود وضو کرنا نہ یہہ کہ مثل عاجز اور میت کی دوسرا شخص ہاتہہ
مونہہ اوسکا دہوی اور مسح کردی حالت اختیار مین اسی تولیت
کہتی ہین یہہ باطل ہی اگر مضطر اور عاجز ہی تو جایز ہی اور اعانت
مثل اسکی کہ دوسرا شخص پانی چہوڑتا جائی اعضا پر تب وہ وضو
کری یہہ مکروہ ہی پانی اور اعضاء وضو پاک ہون اگر نہ طاہر ہونگی قبل
وضو کی تو وضو باطل ہوگا اگر اعضاء وضو پر زخم یا پہوڑا ہو اور ٹوٹ
گیا ہو اوس پر جبیرہ یعنی پٹی یا لکڑی اور پہاہا لگا ہو یا نہ لگا ہو اور طاہر ہو
خواہ نجس بلا ضرر کسی طرح جبیرہ ہٹنا ممکن ہو تو دہونا لازم ہوگا اگر دہو
نہین سکتے مسح کرے پٹی اور جبیری کا کہولنا ممکن نہو اوسکے گرداگرد
اعضا کا جو صحیح ہی دہونا لازم ہوگا یا مسح کریگا اور احتیاط یہہ ہی کہ
اسقدر پانی ڈالی کہ جلد تک پہونچ جائی مباح ہونا پانیکا وضو کے
اور جایز التصرف ہونا مثل دریا اور تالاب کی پانیکی یا مالک کی اجازت
ہو صراحتہً یا فحوی اور شاہد حال سی جیسی راہ مین کنوین اور نہر کا واقع
ہونا غصبی اور بلا اجازت اور چوریکی پانی سی وضو باطل ہوگا جاری کرنا
پانیکا اعضاء وضو پر پس لگانا پانیکا مثل مسح کی اور چہینٹ دینا اوسکا
اعضاء وضو پہ اسطرح کہ جاری ہوکا فی نہین ہی بلکہ حدیث مین وارد

ہوا ہی حضرت امام رضا علیہ السلام سی کہ فرمایا وضو کا پانی ایکمد یعنی چھٹانک
کم تین پاؤ ہونا چاہئی اور فرمایا حضرت رسولخدا صلی نے کہ قریب ہی آویگی
ایک قوم بعد میری کہ وہ اسقدر پانیسی کم مین وضو کریگی اور جو میرے
سنت پر قایم رہیگا میری درجہ مین ہوگا محل قدس مین اور یہہ محمول ہی
بحالت اختیار لیکن اضطرار مین اوسقدر پانی کافی ہوگا جسقدر مین مونہہ اور
دونو ہاتہہ پر جاری ہوجائی مثلاً تین چلو **مباح ہونا مکان وضو کا**
یعنی جسجگہہ یا جس چیز پر بیٹہہ کر وضو کرتا ہی وہ جایز التصرف ہو ملکیت
ہو یا اور کسی وجہہ سی غصبی اور جو ریکا نہو شمرہ وضو امر واجب کے لئی مثل نماز اور
طواف واجب یا چہونی حروف قرآن یا نذر وغیرہ کی واجب ہوتا ہے
اور امور مستحبہ کے لئی مستحب ہے اور سبب وضو کا یہہ ہی کہ جب حضرت آدم
کو شیطان نے وسوسہ مین ڈالا اور بہکایا تو پہلی قریب درخت گیہون
کے تشریف لائی پہر اوسپر نظر ڈالی کہ پیرن اور مونہہ کی رونق جاتی رہی
پہر ہاتہونکو سر پر پہیرا تو لیجہ نظر کرنی اور دیکہنی کی مونہہ کا دہونا اور دونو ہاتہہ سی
کہانیکی عوض دونو ہاتہہ کا کہنی سی دہونا اور ہاتہونکو سر پر پہیرنی کی بدلی مسح
سر اور اوس درخت کی طرف پیرونسی چلنی کی بدلی مسح دونو پیرونکا خدا
نے اونکی ذریت پر واجب فرمایا اور اسکا نام وضو رکہا **بیان غسل کا**
غسل واجب چہہ ہین ۔ غسل جنابت غسل حیض غسل استحاضہ
غسل نفاس غسل مس میت غسل میت جنابت متحقق ہوتی
ہی نکلنی منی کی جاگتی مین یا سوتی مین عورت ہو خواہ مرد یا جماع سی قبل

قبل مین عورت کی بشرط دخول حشفہ کی انزال ہو یا نہو بلا اختلاف اور
دبر مین اگر انزال ہوا اور اگر انزال نہو تو وجوب غسل مین اختلاف ہی صحیح
قول غسل ہی اور غسل شرط صحت ہی نماز اور طواف واجب وغیرہ مین
احکام تلاوت قرآن زیادہ سات آیتون سی اور تلاوت سورہای عزائم
جسمین سجدہ واجب اور وہ چار سورہ ہین الم تنزیل حم فصلت
والنجم اقرأ اور گیارہ سورہ ہین سجدہ واجب نہین ہی سنت ہی
اعراف رعد نحل بنی اسرائیل مریم سورہ حج اسمین دو جگہہ سجدہ
ہی دخان نمل صاد انشقت اور سجدہ مین طہارت اور
استقبال قبلہ اور ستر لازم نہین ہی اور چھونا حروف قرآن کا اور داخل
ہونا مسجد الحرام اور مسجد مدینہ مین اور ٹھہرنا دوسری مسجدون مین یا
رکھنا کسی چیز کا ان مسجدون مین حرام ہی **حیض** وہ خون ہی کہ عورت کو
بعد پوری ہونی نو برس کی بائین جانب سی آتا ہی اور اکثر اوقات
سیاہ تیرہ اور گاڑھا بدبودار جلن کے ساتھہ آتا ہی اور تین روز سی کم
اور دس روز سی زاید نہین ہوتا احکام نماز اس سی معاف ہی اور
روزونکی قضا واجب ہی اور کل وہ چیز جو مجنب پر حرام ہی اسپر
بھی حرام ہی لیکن ایام حیض مین نماز کیوقت وضو کرکے رو بقبلہ ذکر
خدا مین مشغول رہنا مستحب اور باعث ثواب ہی **استحاضہ**
وہ خون ہی جو تین روز سی کم اور دس روز سی زاید رہتا ہی اور کیفیت
اسکی بخلاف خون حیض کی ہی اور اسکی تین قسم ہی **قلیلہ** کہ خون پنبہ کی

باطن مین نہ پہونچی حکم بعد تبدیل لتہ کی ہر نماز کیواسطی وضو کریگی اور
نماز پڑہیگی متوسطہ جو خون لتہ سی گذر کری اور پٹی تک نہ پہونچی
اور نہ جاری ہو حکم تبدیل لتہ کریگی اور صبح کی نماز کیواسطی غسل اور
وضو باقی ہر نماز کیواسطی وضو کریگی اور نماز پڑہیگی کثیرہ وہ خون ہی جو
لتہ سی گذر کر پٹی کو توڑ کر بہ جای حکم ہر نماز کیواسطی وضو اور تین غسل
کریگی ایک صبح کیواسطی ایک ظہرین کیواسطی ایک مغربین کیواسطی
اور تبدیل لتہ کریگی اور نماز پڑہیگی نفاس وہ خون ہی جو پیدایش
کی وقت لڑکی کی ساتھہ آتا ہی یہہ خون دس روز سی زیادہ نہین آتا
اور زیادتی استحاضہ مین شمار ہوگی اور کمی کی کوئی حد نہین ہے
ایک ساعت بھی اگر بند ہو جای تو وہ بھی خون نفاس ہے
احکام بعد قطع ہونی خون کی بعد غسل کے روزہ اور نماز اوسپر
واجب ہوگی اگر غسل مین خوف ضرر ہو تیمم کر کی بجالائیگی اگر خون نفاس
پوری دس روز رہی عمل حیض کا کریگی یعنی نماز اوس سی ساقط اور
روزہ کی قضا لازم ہوگی مس میت یعنی وہ غسل جو چہونی سی مردہ
کے بعد سرد ہونی اور نہلانی سی پہلی واجب ہوتا ہی مگر اسمین پانچ
شرطین ہین پہلی یہہ کہ مردہ سرد ہو گیا ہو دوسرے اوسکو غسل نہ دی
ہون تیسری حکم امام سی جہاد مین شہید نہوا ہو چوتھے وہ
تو عضو یعنی چہونیوالی اور جسی چہوا ہو جاندار ہون پس چہونی سے
مردہ کی پانچونکی یا ناخون کی یا دانتون کی یا خالص ہڈی کی گوشت

کی یا اپنی بالون اور ناخون سی مردہ کا بدن چہوئیمین غسل واجب نہین ہوتا اور اسی حکم مین ہی بدن کا وہ ٹکڑا جسمین ہڈی ہو زندہ سی جدا کیا گیا ہو یا مردہ سی پانچوین شی واجب لقتل نہوا احکام نماز واجب اور طواف واجب اور چہونا حروف قرآن اور اسماء الہی کا حرام ہی عورت ہو یا مرد اور دوسری احکام مثل قرات سورہ عزایم اور مسجد مکہ و مدینہ مین جانا یا اور مسجدونمین ٹہرنا یا کوئی چیز رکہنا یا جاکر اٹہانا اور روزہ واجب اور اعتکاف حرام ہین ہین اور احکام میت آخر مین بیان ہوگا واجبات غسل بارہ ہین نیت قریب سر اور گردن دہونیکی سر و گردن دہونا داہنی جانب دہونا مع نصف عورتین اور نصف ناک اور نصف ناف کی بائین جانب دہونا جیسا ذکر ہوا تخلیل یعنی خالی کرنا یا حرکت دینا حائل کا مثل انگوٹہی اور زہ گیر وغیرہ کے اثناء غسل مین حدث کا روکنا خود غسل کرنا بحالت اختیار جیسا وضو مین ذکر ہوا ترتیب پانی اور اعضا کا غسل کی پہلی پاک ہونا مباح ہونا پانیکا جاری کرنا پانیکا تمام اعضا پر جبکہ عذر شرعی نرکہتا ہو اور مستحب ہی بحالت اختیار غسل ایک صاع یعنی پونی تین سیر جیساکہ روایت مین حضرت امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی اور اضطرار مین جسقدر پانی ازالہ نجاست اور دہونی سر و گردن اور داہنی جانب اور بائین جانب کو کافی ہو جائی مباح ہونا مکان غسل کا یعنی اوسجگہہ کا جس جگہہ غسل کرتا ہی مباح اور اپنی ملکیت یا جایز التصرف یا اجازت

مالک کی ہونا صراحۃً خواہ فحوی اور شاہد حال سی اور غسل کی دو طریقہ ہین
اگر بعد ازالۂ نجاست بدنی کی نیت کرکی بلندیسی پانی مین کود پڑے
کہ تمام بدن ایک ہی دفعہ عرفاً پانیمین ڈوب جای اور یہہ اچھا اور بہتر ہی
اور اگر تمام بدن پہلی سی باہر پانیکی نہو بلکہ اگر زانو تک یا کمر تک یا سینہ تک
پانی مین ہاہو اور نیت ارتماسی کرکے اوچہل کر غوطہ مارے کہ کوی جز بدنکا
چہوٹ نجای تو بہی ارتماسی ہونا بعید نہوگا اسی غسل ارتماسی کہتی ہین اور
اگر پانی مین نہو اور بعد ازالہ نجاست کی نیت کری اور سر و گردن دہودی
پہر داہنی جانب پہر بائین جانب اسی غسل ترتیبی کہتی ہین اسمین اچہا ہی ہونا
اور پانی کا پہونچانا کانونکی سوراخ اور نہہنون وغیرہ مین ثمرہ
جب پانی نایاب اور غیر ممکن الحصول ہو یا موجود ہو اور ازالۂ نجاست
اور وضو یا غسل کیواسطی کافی نہو اور وقت نماز کا تنگ ہو یا خوف
ہو کہ تا لاش پانیکی وقت نماز کا جاتا رہیگا یا خوف ہو ضرر کا یا پانی
کی استعمال سے مثل طول بیماری و زخم وغیرہ کی یا پانیکی تلاش
مین مثل خوف جانکی یا پہاڑ کہانی درندونکی یا ڈرسی چور کے یا شل نہ
ملنی رستی کے یا خوف جانی آبرو کا ہو اور مثل اسکی یا پانی قیمت دار
ہو اور قیمت دینی پر قدرت نرکہتا ہو تو تیمم کریگا وضو کی بدلی ایک
ضرب اور غسل کی بدلی دو ضرب خاکپر ماریگا اور واجبات تیمم
بارہ ہین نیت قریب ہاتہہ مارنیکی خاکپر دونو ہاتہہ ایکدفعہ خاکپر مارنا
مسح پیشانی کا مسح داہنین ہاتہہ کی پشت کا بائین ہاتہسکی شکم سی

مسح بائین ہاتھ کی پشت کا داہنین ہاتھ کی ہتھیلی سی دورکرنا حائل اور روک کا مثل انگوٹھی اور زرہ گیری کی ترتیب جیسا گذرا موالات طاہر ہونا خاک اور اعضاء تیمم کا مباح ہونا مٹی کا۔ مباح ہونا مکان تیمم کا۔ دونو ہاتھ ایکدفعہ پیشانی پر پھیرنا نجاسات بارہ ہین پہلی اور دوسرے پاخانہ اور پیشاب اون حیوانکا جو حرام گوشت ہون اور خون اوچھل کر نکلی اور دہاڑی بالاصالہ حرام ہون جیسی انسان اور بلی وغیرہ یا کسی سبب خارجی سی حرام ہو گیا ہو جیسی جلالہ یعنی فضلہ اور گندہ خوار کہ اوسکی غذا سیھے ہو گئی ہو اور گوشت اور ہڈی اسی پا وی تیسرے منی انسان اور اوس حیوان کی جو خون جہندہ رکھتا ہو حرام گوشت ہو یا حلال گوشت چوتھے خون جہندہ ہر حیوان کا حرام گوشت ہو یا حلال گوشت اور مقدار مین کم ہو یا زیادہ مگر خون بچا ہوا ذبیحہ کا اوسکی اعضا مین پانچوین کتا چھٹین سور ساتوین کافر مطلقاً آتش پرست ہون یا بت پرست اصلی ہون یا مرتد حربی یا ذمی مثل یہود اور نصاری کی آٹھوین ہر چیز مست کرنیوالی نشی کی جو بالاصالۃ بہنی والی ہو اگرچہ خشک ہو گئی ہو نوین شیرہ انگور جب جوش کیا جاوے اور دو حصہ نہ جلا ہو دسوین میتہ حیوان یعنی مردہ حیوان خون جہندہ دار کا حرام گوشت ہو یا حلال گوشت گیارہوین میت انسان کی بی نہلائی ہوئی بارہوین جلد ہر حیوان غیر مذکی کی اور جو جلد کافر سی لیجائی اور کافر وہ شخص ہے جو الوہیت الہی اور نبوت رسالت پناہی یا کسی ضروریات دین

کا سنکر ہو ثمرہ واجب ہی دور کرنا نجاست کا کپڑی اور بدن سی اور ظروف
طعام سی جو نجس ہو گئی ہون اور یہہ وجوب لذاتہ و نفسہ نہین ہے
بلکہ لغیرہ ہی اور حرام ہی استعمال کرنا ظروف طلا و نقرہ کا او سکمین کہانا
پینا اور اوس سی طہارت کرنا مثل لوٹی اور گلاس اور طاس اور دوات اور
سرمہ دانی وغیرہ کی لیکن اوسمین کی چیزین حرام نہین ہو جاتین اور حوض کی نیچی
کے سطح اگر طلائی یا نقرئی ہو تو اوسکی پانی سی بہی وضو اور غسل درست
ہوگا اور واجب نہین ہی ازالہ نجاست معفو عنہ کا مثل قروح اور جروح
کے جو ہردم جاری رہی اور بند نہو یا مثل اوس خون کی جو درہم سی کم ہے
کپڑی مین ہو یا بدن مین اور مشہور مقدار درہم کی ہاتہہ کی انگوٹہی کی ناخون یا
ہتیلی کے گڑہی کی برابر ہی اور معاف ہونا خون قروح و جروح کا بہ نسبت
اوسی شخص کے ہی جسکا خون ہی اگر دوسری آدمی کی کپڑی یا بدن مین
لگ جای تو وہ معاف نہین ہی اگر زیادہ درہم سی ہو مطہرات بارہ
ہین طاہر پانی مطلقاً ہر قسم کا طاہر کرتا ہی ہر چیز نجس کو دہونی سی آفتاب
زمین نجس اور مکان نجس کو جبکہ نجاست مین جرم نہو خشک کر دینی
سی پاک کرتا ہی آگ نجس چیزونکو جلا دینی سی پاک کرتی ہی جبکہ وہ
خاکستر یا دہوان ہو جائی زمین تلوی اور جوتی کی تلی کی نجاست زمین
پر چلنی اور مٹی کی ملنی سی پاک ہو جاتی ہی جبکہ عین اور اثر باقی نرہی اور
اسیکی حکم مین ہی خاک اور ریگ اور پتہر بس ٹہیکری اور گچ اور اینٹ
مطہر نہین ہی استحالہ یعنی بدل جانا صورت نوعیہ اور اوس چیز کی نام کا

دوسرے صورت نوعیہ اور دوسرے نام کی طرف یعنی بدل جانا ایک
حقیقت نجس کا دوسری حقیقت سی جو نجس نہو جیسی کتا وغیرہ
نمک زار مین جاکر نمک ہوجای بشرطیکہ محل طاہر ہو یا جیسی نطفہ
کہ حیوان طاہر ہو یا خون کہ ریم ہوجای یا غذای نجس دودہ ہوجای انتقال
یعنی نجاست کا ایک محل سی دوسری محل کیطرف انتقال کرنا جیسی
خون آدمی کا کہٹمل اور مچہر اور جون وغیرہ کی پیٹ مین جاوی وہ طاہری
انقلاب جیسی شراب سی سرکہ ہوجای نقصان جیسی شیرۂ انگور کا جو جلکر
ایک ثلث باقی رہی تو بعد نقصان اور کمی دو ثلث کی طاہر ہی لیکن
شرط ہی کہ آگ سی جلا ہو دہوپ اور ہوا سی جو کم ہوجای طاہر نہین ہی یا مثل
اسکی کہ نجس پانی کنوین کا کہچ جای کہ تفصیل اوسکی اس بحث سی ملحق ہے
زوال عین نجاست غیر انسان سی یا باطن اعضاء انسان سی مثل نجاست
ناک کان اور موہنہ اور دانت وغیرہ کی اسلام جسم کافر کو اور جو چیزکہ اوسکی
جسم سی ملی رہتی ہی مثل بال اور ناخون اور دانت اور اوسکی موہنہ اور
ناک وغیرہ کی رطوبت کی پاک کردیتا ہی مگر پارچہ اور ظروف وغیرہ جو کہ
حالت کفر مین رطوبت سی چہوا ہو پاک نہین ہوتا غیبت مومن بشرطیکہ
نجاست پر اپنی بدن اور لباس کی مطلع ہو اور خود بہی تمیز اور مکلف ہو
اور اسقدر زمانہ گذر جای کہ نماز کا وقت گذر جای اور احتمال بہی ہو کہ
اوسنی طہارت کرلیا ہوگا تو وہ پاک ہی یا یہہ اوسکی موہنہ اور ہاتہہ وغیرہ مین
نجاست لگی رہی ہو اور کوئی چیز کہای پئی وہ طاہر ہی اور حقیقت مین

غائب ہونا مطہر نہین ہی بلکہ پانی مطہر ہوا تبعیت جیسی کافر کا لڑکا اسیر
اہل اسلام ہو تو بہ تبعیت مسلم وہ پاک ہی یا کافر مسلمان ہوجائی تو بہ تبعیت
اوسکی اوسکا لڑکا بہی پاک ہوگا یا شراب سرکہ ہوجائی یا شیرہ انگور جوشخوردہ
کا دو ثلث جل جائی تو بہ تبعیت اوسکی برتن وغیرہ بہی پاک ہوجاتا ہی اور
اسیطرح جب کنوین کا پانی بعد تغیر نجاست کی کہنچ جائی تو بہ تبعیت
اوسکی اوسکا کنارہ وغیرہ بہی پاک ہوجاتا ہی اور کنوین کا پانی جب متغیر ہو
جائی نجاست سی تب نجس ہوجاتا ہی بمجرد ملاقات نجاست کی نجس نہین
نکالنا پانی کا بدون تغیر کے جب کوئی نجاست اوسمین پڑی مستحب ہے
اس تفصیل سی تمام پانی واسطی گرنی شراب کی اگرچہ ایکقطرہ بہی ہو اور
فقاع اور ہر نشہ کی چیز بہ جانی والی اور منی اور خون حیض واستحاضہ
ونفاس اور موت بیل اور اونٹ اور شیرہ انگور جوش خوردہ قبل کم
ہونی دو ثلث کی اور عرق جنب بحرام اور پسینہ شتر جلال اور سور اور
کتی اور انکی پیشاب و پایخانہ حیوان حرام گوشت اور ہاتہی اور کافر کے
سب پانی کہنچنا سنت ہی اگر تمام پانی کہنچنا دشوار ہو تو چار آدمی بلا مہلت
دو دو آدمی باری باری ملکر طلوع صبح صادق سی غروب آفتاب تک
برابر کہنچین اسوقت معین مین کمی اور مہلت نہو ایک کر جب گدہی
یا گہوڑی یا گائی گر کر مرجائی ستر ڈول جب انسان مسلمان ہو یا کافر
گر کر مرجائی مرد ہو یا عورت بالغ ہو خواہ طفل پچاس ڈول مقدار کثیر
خون کی گر نیمن جیسا ظاہر العین ہو سوای دماء ثلثہ کی اور واسطی گرنے

پاخانہ انسان کی جبکہ بستہ نہو چالیس ڈول واسطی موت کتی اور
بلی اور لومڑی اور سیار اور خرگوش اور بول انسان بالغ کی اور
بعضون کی نزدیک واسطی گرنی خون ذبح گوسفند کی تیس خواہ چالیس
ڈول ہی اور پچاس افضل اور احوط ہی دس ڈول واسطی گرنی پانی
برسات کی کہ اوسمین پیشاب پاخانہ یا کتی کا پاخانہ ملا ہو دس ڈول
واسطی گرنی پاخانہ خشک اور خون کمتر کی سات ڈول واسطی ہر
جانی کل جانوران پرندکی جو کبوتر سی چھوٹی اور شتر مرغ سی بڑی نہون
اور نکلنی کتی کی زندہ اور گرنی غسالہ جنب عجب حرام کی اور پیشاب طفل
نابالغ کی جو کہ کچھ کھاتا ہو اور موت چوہی کی جب بکہر جاوی یا پھول جاوے
اور اوترنی جنب کی کنوین مین اور موت چھپکلی کی جب پھول جاوے
پانچ ڈول مرغ خانگی کی پاخانہ گرنیمین تین ڈول واسطی موت سیندک
اور سانپ اور بچھو کی جب پھولا ہو اور زندہ نکلنی چھپکلی کے ایک ڈول
واسطے گرنی پیشاب طفل شیر خوار کم از دو سال کی اور کنجشک کے
اور اسکی مثل اور واضح ہو کہ طہارت پانیکی لئی جو مقدار بیان کی گئی بعد
نکالنی اصل اور عین نجاست اور زوال تغیر کی ہی اور ڈول سی وہی
ظرف مراد ہی جستی اوس کنوین سی کثرت سی پانی نکالا جاتا ہو اور
احکام بہی متعدد ہوت کی جب اسباب متعدد ہون خواہ وہ ایک
جنس کی ہون مثلاً دو بلی گری یا ایک جنس نہو مثلاً ایک بلی اور ایک
چوہا گری تو دونو کی مقدار کی موافق پانی نکالین گی ثمرہ پوشیدہ

کرنا عورتین کا یعنی آگا اور پیچہا مرد کو اور تمام بدن انکا سوای پیشانی اور دونو ہتہیلی اور پشت پا کی عورتونکو نماز مین واجب ہی احکام لباس مصلی کی نو ہین پہلی لباس مرد اور خنثی کا حریر محض یعنی خالص ریشم نہو ملا ہوا سوت سی مضایقہ نہین اور طلا باف نہو اور اسیطرح سونی کی انگوٹہی وغیرہ پہننا نماز مین ہو یا غیر نماز مین مرد پر حرام ہی اور پہننا خالص ریشمی لباس کا لڑائی مین یا اور ضرورت پر مثل دفع خون کی جائز ہی دوسری ساتر ہو تمام بدن انکا اگر عورت ہو یا عورتین کا اگر مرد ہو تمیسرے جائی نہو کہ بدن اسکی کا معلوم ہو مثل جالی کی چوتہی لباس مردار کا نہو دباغت دیا ہو یا بی دباغت یعنی سیجہا یا ہو یا بی سیجہا پانچوین لباس کہال اور بال حیوان حرام گوشت کا نہو بجز خز اور سنجاب کی چہٹین لباس کہال غیر مذبوح کا نہو ساتوین غصبی نہو آٹہوین لباس خون آلودہ زیادہ درہم بغلی سی نہو کہ زیادہ اس سی طاہر اور معفو نہین ہی اور مراد درہم بغلی سی ہاتہ کی انگوٹہی کی ناخون کی سفیدی ہی یا دہ گنجایش ہی جو ہتہیلی کی گہرائی مین ہی نوین لباس کا طاہر ہونا یعنی نجس نہونا بجز کلاہ اور ازاربند کے کہ اسکی نجاست غیر متعدیہ معاف ہی کیونکہ ساتر نہین ہے

احکام مکان مصلی کے ۳ ہین غصبی نہو پاک ہونا مساجد کا اگر اعضا سجدہ کی نجس ہو نجاست غیر متعدیہ تو نماز ہو سکتی ہی لیکن پیشانی کے رکہنی کی جگہہ کا پاک و طاہر ہونا واجب ہے کوی عورت سامنی یا پہلو مین بی حجاب مشغول نماز نہو کہ ایسی صورتمین اوسکی

جگہہ نماز پڑہنا مرد کو حرام ہی مگر یہہ کہ کوئی حائل ہو یا فاصلہ دس ہاتہہ کا ہو درمیان مرد و عورت کی **شرط صحت نماز بارہ ہین** غسل تنہا اگر جنب ہو وضو تنہا یا غسل بہی بغیر جنب کو تیمم فاقد آب اور صاحب عذر شرعی کو ستر سجدہ کرنا اوسپر جسپر صحیح ہو یعنی پیشانی جگہہ عادتی کہانی پینی کی چیزین نہون مباح ہونا لباس کا مباح ہونا فرش کا مباح ہونا مکان نماز کا اگر یہہ سب غصبی ہونگی تو نماز باطل ہوگی طاہر ہونا بدن اور موضع سجدہ کا دخول وقت استقبال قبلہ اگر علم نہو سکی تو ہر چار طرف نماز پڑہی گا۔ نیت ثمرہ قبلہ ان لوگونکا جو مسجد الحرام مین نماز پڑہتی ہون خود کعبہ ہی اسیطرح قبلہ ان کا جو بیقین توجہ کر سکتی ہین کعبہ کی طرف کعبہ ہی اگرچہ مسجد کی باہر ہون اور قبلہ ان لوگونکا جو مکہ معظمہ سی دور ہین سمت کعبہ ہی اور واجب ہی استقبال قبلہ نماز مین مرد ہو یا عورت لڑکا ہو کہ پڑہی یا ہمیشہ کی جنابت کی اور مردی کی لئی قبر مین اور سجدہ مین اور احتضار مین اور نماز جنازہ کی لئی اور ذبح حیوان کی لئی **افعال واجب نماز کی** ۱ ہین ۱ نیت ۲ تکبیرۃ الاحرام ۳ قیام ۴ قرات ۵ رکوع ۶ سجود ۷ تشہد ۸ تسلیم **اورکان نماز پانچ ہین۔** نیت تکبیرۃ الاحرام قیام رکوع سجدتین **واجبات نیت ۶ ہین** قصد تعیین کہ یہہ نماز کونسی ہی۔ قصد وجوب یا سنت۔ قصد ادا یا قضا۔ قصد قربت۔ قریب ہونا نیت کا تکبیرۃ الاحرام سی استدامت حکم

نیت واجبات تکبیرۃ الاحرام ہین لفظ اللہ اکبر کہنا عربی مین کہنا
موالات یعنی بیفاصل کہنا۔ قربت کرنا تکبیر کا نیت سی ۔ مد نکرنا ہمزہ
اللہ اور اکبر مین کہ استفہام اور جمع معلوم ہو۔ ترتیب یعنی لفظ
اللہ مقدم ہو لفظ اکبر پر۔ اپنی کانکو سنانا۔ مخارج سی نکالنا حروف کا
لحاظ رکہنا اعراب و تشدید کا۔ ہائی اللہ اور ہمزہ اکبر کو علیحدہ علیحدہ
پڑہنا۔ جدا رکہنا جملہ اللہ اکبر کا آخر نیت سی واجبات قیام ہم
ہین انتصاب یعنی سیدہا کہڑا ہونا دونو پیرسی اختیار۔ استقلال
یعنی اپنی پیر کی زور پر کہڑا رہنا اختیار بلا اعتماد و تکیہ کے استقرار
یعنی جنبش اور حرکت نکرنا ۔ دونو پیر مین بہت فاصل نہو کم سی کم چار
انگل فاصلہ ہو اور زیادہ سی زیادہ ایک بالشت واجبات قرات
۱۶ ہین پہلی اور دوسری رکعت مین سورہ حمد امام کو اور منفرد کو
اور اوس ماموم کو جو تیسری یا چوتہی رکعت مین شریک ہوا گر ماموم
دوسری رکعت مین حمد وجوباً اور ایک سورہ کا پڑہنا۔ لحاظ اعرا
او تشدید کا رکہنا موافق قرات قراء سبعہ مشہورہ کی رعایت
ترتیب کلمات اور آیات کی موالات یعنی بلا سکوت طویل پی در پے
پڑہنا اور بیا ئین کوئی دوسری چیز نہ پڑہنا مگر رعایت وقف کی
کہ خلاف نظم کی نہو۔ صبح کی اور دو رکعت پہلی مغربین کی مرد کو باواز
بلند پڑہنا باقی کو آہستہ آہستہ اور عورتونکو سب نماز جہریہ ہو یا اخفاتیہ
آہستہ آہستہ پہر پڑہنا۔ سورہ حمد کا مقدم پہر پڑہنا دوسرے سورہ پر حمد اور

ایک دوسرے سورہ کا مع بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہنا کہ بسم اللہ جزہی ہر سورہ کا مگر سورہ توبہ ۔ سورہ حمد اور کسی دوسرے سورہ کا پورا اور کامل پڑہنا مگر سورہ الم تر کیف اور لایلاف ملکر ایک سورہ ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا درمیانمین واجب ہی اور اسیطرح سورہ والضحیٰ اور الم نشرح ملکر ایک سورہ ہی انکا علیحدہ علیحدہ پڑہنا نماز مین جایز نہین ہی ۔ بعد سورہ حمد کی ایک ہی سورہ پڑہنا اور وہ سورہ عزایم سی ہو اور وہ سورہ نہو جسکی پڑہنیسی وقت فوت ہوجای ۔ بسم اللہ بقید سورہ معین کی پڑہنا ۔ بعد پڑہنی کسی نصف سورہ کی دوسرے سورہ کی طرف نقل نکرنا اور بعد شروع کرنی سورہ توحید اور سورہ جحد کی نقل نکرنا دوسری سورہ کیطرف کہ حرام ہی مگر نماز جمعہ و ظہر جمعہ مین سورہ جمعہ و منافقون کی طرف نقل اور بدل کرسکتا ہی اخراج حروف کا مخارج معینہ سی عربی مین پڑہنا ۔ بغیر تقیہ کی آخرمین سورہ حمد کی آمین نکہنا مسئلہ بعد دو رکعت پہلی کے آخرمین حمد کی جگہہ تین مرتبہ تسبیحات اربعہ پڑہنا افضل ہی اور صورت اوسکی یہہ ہی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور آخرمین استغفر اللہ کہنا احوط ہی واجبات رکوع ۹ ہین جہکنا اسقدر کہ دونو ہتہیلی دونو زانو تک پہونچی زانو پر رکہی یا نہ رکہی اور ایکمرتبہ ہر رکعت مین واجب ہی مگر نماز آیات مین کہ اوسمین پانچ مرتبہ واجب ہی اور جو اصلی پیدایش مین اسقدر خم پیدا ہوا ہو تو اوسپر

واجب ہے کہ جبہہ اور جبکی کہ فرق ہو جائے اصلی کہ جو اور رکوع میں سبحان
ربی العظیم کہو تین مرتبہ کہنا مختار کو اور ایک بار پڑھنا فرض ہے اس قدر
سبحان اللہ کہ تین کرنا سوالات یعنی [illegible]
ذکر کرنا [illegible]
رکوع سے [illegible]
دیر تک [illegible] اور اگر کسی عذر شرعی سے [illegible]
جاسکی تو جس قدر ممکن ہو جہکی اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو آنکھ سے اشارہ کریگا
واجبات سجود کی ۴ ہیں سات اعضا پر سجدہ کرنا یعنے
پیشانی دونوں دست دونوں زانو دونوں پیر کی دونوں انگوٹھی استقرار
اعضا کا کہ زور برابر ہی پس روئی اور بالو وغیرہ پر سجدہ کرنا درست
نہیں ہے سجدہ گاہ پیشانی کی عادۃ کہانی پہنی کی چیز ہو سجدہ گاہ
قدم گاہ کی برابر اور ہموار ہو بلندی اور پستی زاید چار انگل سے نہ ہو
پیشانی رکھنا ہے پس چیز پر جس پر سجدہ کرنا جایز اور صحیح ہے سبحان
ربی الاعلی وبحمدہ تین بار کہنا مختار کو اگر مضطر ہو تو ایک بار
کافی ہے یا فقط تین بار سبحان اللہ سے ٹہرنا سجدہ میں بقدر ادای
ذکر کرنا سجدہ میں سوالات اپنی نفس اور کانکو سنانا اور اٹہانا
پہلی سجدہ سے بیٹھ کر کچھ ٹہرنا زیادہ نہ بیٹھنا دوسرا
سجدہ کرنا مثل پہلی کی نہ زیادہ نہ کم واجبات تشہد کی ۹ ہیں
بیٹھنا تشہد کیو اسطی سے ٹہرنا بقدر ادای صیغہ تشہد کے

دو شہادت پڑہنا ہر دو رکعتی مین ایکمرتبہ اور ہر تین رکعتی یا چہار رکعتی مین دو مرتبہ دو رکعت کی بعد ایکمرتبہ ایکمرتبہ آخر مین نبی پر صلوۃ بہیجنا ۔ آل نبی پر صلوۃ بہیجنا ۔ عربیمین پڑہنا بلحاظ مخارج کی ۔ ترتیب ۔ موالات ۔ مراعات منقول کی یعنے اسطرح پر پڑہنا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ اللہم صل علی محمد وآل محمد واجبات تسلیم ۹ ہین بیٹہنا واسطی تسلیم کی ۔ طمانیت بقدر ادا صیغہ تسلیم کی ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا یا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین لیکن اول اولی ہے ترتیب کلمات مین ۔ عربیمین پڑہنا ۔ موالات ۔ رعایت منقول کی جیسا گذرا ۔ بعد تشہد کی پڑہنا ۔ اپنی ذات کو سنانا کل واجبات نماز یومیہ پنجگانہ ۹۲ ہین جب حضر مین ہو بلکہ ملانی سی مقدمات کی ہزار سی بہی زاید ہونگی اور ۷۰۸ بلکہ شامل کرنیسی مقدمات کی کچہہ اور زیادہ سفر مین ہین جسکی یہہ تفصیل ہی واجبات رکعت اول ۱۲۶ ہین ۷ نیت مع واجبات ۱۱ تحریمہ مع واجبات ۱۶ قرات مع واجبات ۴ قیام مع واجبات ۹ ۔ رکوع مع واجبات ۱۴ سجدہ مع واجبات واجبات رکعت دوم ۴۴ ہین ۱۶ قرات مع واجبات ۴ قیام مع واجبات ۹ رکوع مع واجبات ۱۴ سجدہ مع واجبات ۱۱ استدامت حکم نیت

رکعت دوم مین بھی چہار نیت کی اور گیارہ واجبات تحریمہ کے
ساقط ہوگئی پس ملا نیسی انو واجبات تشہد او نو واجبات سلام کی دو رکعتی
نماز ۱۲۲ واجبات پر ختم ہوتی ہی اسلئی کہ واجبات پہلی رکعت کی اکسٹھ ہین
اور دوسری رکعت کی واجبات چوالیس ہین اور مجموع واجبات تشہد
اور تسلیم کی اٹھارہ ہین جیسا ذکر ہوا پس سب واجبات دو رکعتی کی ایکسو
تیئیس ہوئی واجبات رکعت سوم ۹ ۳ ہین اگر سورہ حمد پڑہی
آ استدامت حکم نیت واجبات قرأت ۱۱ واجبات قیام ۴
واجبات رکوع ۹ واجبات تشہد ۴ ایکمی پانچ واجبات و حدت
سورہ ۔ غیر عزایم ہونا ۔ قصد بسم اللہ بسورہ معین ۔ نہ نقل کرنا کسی
دوسرے سورہ کیطرف ۔ تا جبیر سورہ حمد بھی اور اگر تسبیحات اربعہ
پڑہی تو واجبات تیسری رکعت کی ۲۳ ہونگی ۴ واجبات قیام ۴
واجبات تسبیحات اربعہ ۱ استدامتہ حکم ۹ واجبات رکوع ۴ ۱
واجبات سجود یا اسطرح ۴ واجبات تسبیح ۱ ترتیب ۱ موالات
۱ عربیت ذکر ۱ آہستہ آہستہ پڑہنا ۱ استدامتہ حکم ۴ قیام ۹
واجبات رکوع ۴ ۱ واجبات سجود پس جب سورہ حمد پڑہی تو ۳۹
واجبات رکعت تیسرے اور ۲۳ واجبات پہلی دوسری رکعت
کی اور ۹ واجبات تشہد ملا نیسی نماز سہ رکعتی ۱۷ واجبات پر
ہوتی ہی واجبات رکعت چہارم ۹ ۳ اگر حمد پڑہی اور ۲ ۳
اگر تسبیحات اربعہ پڑہی پس اگر چوتھی رکعت مین سورہ حمد پڑہی

تو ۳۹ واجبات چوتھی رکعت کی اور جملہ ۱۷ واجبات سابق
ملکر چو رکعتی نماز ۱۰۲ واجبات پیدا اگر تسبیحات اربعہ پڑہی تو
۲۰۴ واجبات پر ختم ہوتی ہی پس ظاہر ہوا کہ جملہ واجبات نماز یومیہ
پنجگانہ جب اپنی مکان پر ہو اور آخر مین سورہ حمد پڑہی تو ۹۲۴ ہین
اس تفصیل سی صبح ۱۲۳ ظہر ۲۱۰ عصر ۲۱۰ مغرب ۱۷۱ عشا ۲۱۰
اور اگر تسبیحات اربعہ پڑہی تو کل واجبات ۸۷۶ ہونگی یعنی ۱۲۳
صبح ۱۹۸ ظہر ۱۹۸ عصر ۱۵۹ مغرب ۱۹۸ عشا اگر سفر مین ہو اور سفر مباح
اور حلال اور شرعی ہو جیسا دیکہا اور مسافت شرعی یعنی ۴۸ کوس
قدری کم پائی جاوی تو ہر چار رکعت مین سی دو رکعت قصر ہو جائیگی
پس کل واجبات نماز یومیہ پنجگانہ سفر مین جبکہ آخر مین مغرب کی کہ اسمین
قصر نہین ہی بلکہ یہ تین رکعت اصل ہی مین مقرر ہی سورہ حمد پڑہی تو
۶۰۳ ہونگی ۱۲۳ صبح ۱۲۳ ظہر ۱۲۳ عصر ۱۷۱ مغرب ۱۲۳ عشا
اگر تسبیحات اربعہ مغرب کی نماز مین پڑہی تو کل واجبات ۶۵۶
ہونگی ۱۲۳ صبح ۱۲۳ ظہر ۱۲۳ عصر ۲۴۶ مغرب ۱۲۳ عشا منافیات
نماز پچیس ۲۵ ہین جو چیز باطل کرنیوالی اور توڑنی والی طہارت
کی ہی مثل نجس یا غصبی پانی سی وضو یا غسل کرنا وہی باطل کرنیوالے
نماز کی بہی ہی اور توڑنا نماز کا اختیارا جایز نہین ہی مگر جبکہ خوف
یا ضرر ہو مثل خوف جانکی دشمنو نسی یا کاٹ لینی سانپ کی اگر نماز
کو نہ توڑی عمدا یا سہوا پشت بقبلہ نماز پڑہنا۔ عمدا فعل کثیر مثل

۶۰ واجبات نماز یومیہ پنجگانہ - ۲۴ ۴ منافیات نماز ۵ اور
باقی اور مقدمات کی ملانیسی اس سی زیادہ شمار مین آتا ہی اور مکلف
پر واجب نہین ہی ان واجبات کا شمار او رحصر ہر نماز مین بلکہ معرفت
انکی کافی ہی شمسہ نماز مین اکثر وساوس شیطانی اور خیالات
فاسدہ سی خلل بہی ہوتا ہی اوسکی کئی صورت ہی بالاجمال بیان
ہوتا ہی ایک سہو ہی اوسکی بہت سی صورتین ہین شرح وار کتاب
معراج المومنین اور دوسری کتابونمین مندرج ہین دوسرے
شک اور اوسکی تین صورتین ہین ایک وہ جو پایہ اعتبار سی خارج
ہی اور وہ ان چار بیتونمین مندرج ہین ابیات چار شک اوسکا
اعتبار نہین ؛ انہین بیتونمین ہین وہ جلوہ گر ؛ شک ماموم اور
یقین امام ؛ اسکی برعکس بہی سمجہہ تو لیسر ؛ اور جہانمین کثیر شک جو
اوسکی شک کا بہی کچہہ نہین ہا ور ؛ بعد پڑہنی نماز کی جو ہو شک ؛
کچہہ بہی اوس شک کا خوف ہی نہ خطر ؛ دوسری وہ صورت ہی جسمی
نماز باطل ہو جاتی ہی اوسکی آٹہہ صورت ہی ا شک ہر دو رکعتی نماز مین
مثل نماز صبح وجمعہ وعیدین اور طواف اور نماز قصر کی ۲ شک نماز
سہ رکعتی مین چاہی ہی نماز مغرب مین شک کرنا ۳ شک کرنا جو رکعتی
نماز کی رکعتونکی عدد مین کہ ایک رکعت پڑہا یاد و یا وہ شک جسمین
ایک فرد رشامل ہو ہم وہ شک جسمین دو داخل ہوا ور پہلی تمام کرنے
سجدو نسی حاصل ہو ۵ شک درمیان دو اور پانچ کی ۶ شک

درمیان تین ۳ اور چھ کی ۲ شک کرنا درمیان چار اور چھ کی ۷ وہ شک جسمین کوئی جانب معلوم نہو یعنی نہین جانتا کہ کئی رکعت پڑہا ؛ تیسرے وہ صورت ہی جسکا تدارک لازم ہی اوسکی پانچ قسم ہین ۱ شک کرنا دو اور تین مین بعد تمامی دو سجدونکی تین رکعت قرار دیگا اور دو رکعت بیٹھکر یا ایک رکعت کہڑی ہوکر اور پڑہیگا اور قبل تمامی سجدتین کی نماز باطل ہی ۲ شک تین اور چار مین بنا چار پر کریگا اور دو رکعت بیٹھکر یا ایک رکعت کہڑی ہوکر پڑہیگا ۳ شک دو اور چار مین بعد اکمال سجدتین کی بنا چار پر کریگا اور دو رکعت نماز کہڑی ہوکر اور دو سجدہ سہو کا بجا لائیگا اور قبل اکمال سجدتین کی نماز باطل ہوگی ۴ شک دو اور تین اور چار مین بعد اکمال سجدتین کی بنا اکثر پر کریگا اور بعد فراغ کی دو رکعت نماز کہڑی ہوکر اور دو رکعت نماز بیٹھکر بجا لائیگا اور قبل اکمال سجدتین کی نماز باطل ہوگی اور یہ قسمین کثیر الوقوع ہین ۵ شک درمیان چار اور پانچ کی پس اگر وقت قیام ہی بیٹھکر نماز تمام کریگا اور بعد فراغ کے ایک رکعت کہڑا ہوکر یا دو رکعت بیٹھکر ادا کریگا اور دو سجدہ سہو کا بجا لائیگا بہ نیت قربت کی اگر بعد سجدتین کی ہی اور اگر بعد رکوع اور قبل اکمال سجدتین کی یا اثناء سجدہ مین ہی تو نماز باطل ہوگی اور احوط یہ ہی کہ بنا چار پر کرکی نماز تمام کری اور پھر اعادہ کری ؛ تتمہ نماز احتیاط مین کہ واجب ہی فقط قرأت حمد آہستہ پڑہنا کافی ہی یہانتک کہ بسم اللہ کو بھی باواز بلند نہ کہی اور تسبیحات اربعہ کافی نہین ہی اور اسمین

قیام معین نہین ہی اور نیت ایک رکعت کی یا دو رکعت کی فلان غرض
مین ادا ً یا قضاءً قربتہً الی اللہ اور تکبیرۃ الاحرام وجملہ واجبات
رکوع و تشہد و سلام ضروری ہی اور وزالو پڑہی اگر بیٹہ کی پڑہی اور
اگر کہڑی ہو کر پڑہی اور ایک رکعت ہو تو تشہد و تسلیم اوسی رکعت
مین پڑہی اور نماز احتیاط مین اذان و اقامت نہین ہی اور سجدہ
سہو مین نیت کری کہ دو سجدہ سہو کا کرتا ہو نمین فلان غرض مین ادا ً
یا قضاءً واجب قربتہً الی اللہ اور ذکر اس سجدہ کا یہ ہی بسم اللہ و باللہ
وصلی اللہ علی محمد و آل محمد یا یون کہے بسم اللہ و باللہ
السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ
بعد ازان تشہد اور تسلیم بجالائی احکام نماز قضا اور واجب ہی
نماز کا قضا پڑہنا جس ترتیب سی کہ قضا ہوی ہو مقدم کو مقدم پڑہی سفر
کی قضا حضر مین ہو خواہ حضر کی قضا سفر مین اخفاتیہ ہو یا جہریہ جو جیسی ہیتے
ویسی ہی اور یہی ترتیب سی پڑہی مثلاً پہلی صبح کی قضا تب ظہر کے
بعد ازان عصر کی اوسکی بعد مغرب کی تب عشا کی اگر کسی سے ایک نماز
فوت ہوی ہو اور یاد نہو کہ کونسی نماز فوت ہوی تو ایک نماز صبح کی اور
ایک مغرب کی اور ایک چو رکعتی بہ نیت اسکی کہ جو میری ذمہ ہی تو
کافی ہو جائیگی اور اگر اسیطرح کی کئی نمازین فوت ہوگئی ہون تو اسقدر
پڑہی کہ یقین ہو جائی ادا کا اور قضا مین وقت معتبر نہین ہی جسوقت
چاہی پڑہی اور اگر ایک ہی نماز معین قضا ہوئی ہو اور یاد نہو کہ

کہ کسقدر فوت ہوئی ہی تو اوسیکی اسقدر قضا پڑہی کہ ظن غالب
ادا کا ہوجائی اور اگر اسقدر غیر معین فوت ہوئی ہو کہ اوسکو مقدار
کو نجانتا ہو تو ترتیب وار جیسا گذرا اوسقدر اور اتنی دنونتک
پڑہی کہ یقین ادا کا حاصل ہوجائی مثلاً جب سی قضا کا یقین ہو
تب سی اپنی عمر موجودہ تک کی ایّام سالونکی قضا پڑہی اور سات
سبب ہی کہ اوس سی قضا ساقط ہی طفولیت جنون غشی حیض
نفاس کفر اصلی نہ ممکن ہونا طہارت یعنی وضو اور غسل اور تیمم کا
لیکن اس ساتوین صورتمین جب طہارت میسر ہو قضا پڑہنا خاص اوسی
قوت سی نہین اسکی سوا اور سب صورتونمین اور اوس شخص پر جو
مسلم رہا اور مرتد ہوجائی یا کافر رہا مسلمان ہوکر پھر کافر ہوجائی قضا پڑہنا
واجب ہی طریقہ نماز کا یہہ ہی کہ بعد دخول وقت اور تحقیق سمت
قبلہ اور طہارت اور جملہ شرائط صحت نماز کی مصلی پر جاکر اذان کہی
اسطرح پر اللہ اکبر ۴ مرتبہ اشہد ان لا الہ الا اللہ ۲ بار اشہد ان
محمداً رسول اللہ ۲ مرتبہ اشہد ان علیاً ولی اللہ ۲ مرتبہ حی علی
الصلوۃ ۲ بار حی علی الفلاح ۲ مرتبہ حی علی خیر العمل ۲ مرتبہ اللہ اکبر
دو مرتبہ لا الہ الا اللہ ۲ مرتبہ اور اذان اور اقامت مین کچہہ توقف
اور مہلت ضرور چاہئی مثلاً ایک قدم آگی بڑہا دینا یا اس دعا کا پڑہنا
بیٹہکر خواہ ایستادہ اللہم اجعل قلبی باراً وعیشی قاراً
ورزقی داراً وعملی ساراً واولادی
ابراراً واجعل لی عند قبر نبیک محمد المصطفی

مستقر و قرار اگر برحمتک یا ارحم الرحمین پر سیدہار و لقبیل ہوا ور
اسطرحپر اقامت کہی اللہ اکبر ۲ بار اشہد ان لا الہ الا اللہ
۲ بار اشہد ان محمد الرسول اللہ ۲ بار حی علی الصلوۃ ۲ مرتبہ
حی علی الفلاح ۲ بار حی علی خیر العمل ۲ بار قد قامت الصلوۃ
۲ بار اللہ اکبر ۲ بار لا الہ الا اللہ ایکمرتبہ بعد ازان افعال واجب
نماز کی آٹھ ہین اس ترتیب سی کہ رجوع قلب سی پہلی نیت یعنی قصد
کری کہ فلانی نماز پڑہتا ہون مین ادا گیا قضاءً واجب قربۃً الی اللہ
دوسرے تکبیرۃ الاحرام یعنی متصل نیت کی بلا فاصلہ اللہ اکبر کہی تیسرے
قیام یعنی سیدہا کہڑی رہنا کہ سر سی پیر کی اونگلی تک لحاظ قبلہ کے
سمت کا ہی اور دونو ہاتہہ زانو پر لٹکی ہون اگر مرد ہی اور سینہ پر رہے
اگر عورت ہی اور دونو پاؤن مین فاصلہ چار اونگل یا ایک بالشت کا ہو اور
عورت پاؤنکو ملائی رہے اور یہہ بہی سنت ہے کہ جب کہڑا
رہے تو نظر سجدہ گاہ پیشانی پر رہی اور جب رکوع
مین جائی تو درمیان فاصلہ قدمونکے اور جب قنوت
پڑہی تو دونو ہتہیلی کی طرف اور سجدہ مین نوک ناک کی طرف اور
بعد سجدہ کی جب بیٹہی تو گودیونکی طرف رہی چوتھے پڑہنا سورہ
فاتحہ مع بسم اللہ کا بہ نیت وجوب کی اور ایک دوسری سورہ
کا مع بسم اللہ سوائی سورہائی عزائم کی پانچوان رکوع مین جانا اوس
طرحپر جیسا کہ واجبات رکوع مین گذرا پہر سمع اللہ لمن حمدہ کہکر سیدہا
کہڑا ہو چہٹہان سجدہ مین جائی بشرائط واجبات سجدہ کی اسطرحپر

کہ پہلی دونو ہتھیلی زمین پر رکہی تب دونو زانوا ور نعلین کشادہ
اور رکہنی زمین سی بلند ہو پہر درست بیٹہی متورکا یعنی داہنی پیر کی پیٹہہ
بائین پیر کی پیٹ پر ہو اور ایک مرتبہ استغفر اللہ ربی و اتوب
الیہ کہکر اللہ اکبر کہی پہر دوسرا سجدہ بطریق مذکور بجالای اور اللہ اکبر
کہکر کہڑا ہو بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد کہتا ہوا اور کہڑی ہونمین
پہلی دونو زانو زمین سی بلند کری تب دونو ہاتہہ اوٹہائی اور عورت اسکا
الٹا کری پہر سورہ حمد مع بسم اللہ اور سورہ قل ہو اللہ مع بسم اللہ پڑہی
اور تین بار یا ایک بار کذلک اللہ ربی کہکی دونو ہاتہہ کی ہتہیلی ملائی
ہوئی طرف آسمان کی بلند کری اور یہہ دعاء قنوت کی جو مشہور ہے
پڑہی کہ سنت موکدہ ہی اور بعضونکی نزدیک واجب ہی اللہم صل علی
محمد و ال محمد اللہم اغفر لنا وارحمنا وعافنا واعف عنا
فی الدنیا والاخرۃ انک علی کل شئ قدیر پہر اللہ اکبر کہکر رکوع
اور سجود بطریق مذکورہ بالا بجالاوی پہر بیٹہ کر ساتوان واجب تشہد
پڑہی اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد
ان محمدا عبدہ و رسولہ اللہم صل علی محمد و ال محمد
اگر نماز دو رکعتی پڑہتا ہو تو اسکی بعد آٹہوان واجب یعنی سلام اسطرحسی
بجالاوی السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ
السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین السلام
علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ اور تین مرتبہ کان تک ہاتہہ لیجاکر اللہ اکبر کہی کہ بمنزلہ تعقیب

تعقیب کی ہی اگر نماز سہ رکعتی ہی مثل نماز مغرب کی تو بعد تشہد
کی پہر سیدہا کہڑا ہو بحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد کہتا ہوا اور فقط سورہ
حمد مع بسم اللہ آہستہ پڑہی کہ خود سنی یا تین مرتبہ تسبیحات اربعہ
کہ یہہ بہتر اور افضل ہی اور صورت اوسکی یہہ ہی سبحان اللہ والحمد للہ
ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور بدستور مذکور رکوع اور
سجود اور تشہد اور سلام بجالائی اور نماز کو ختم کری اگر نماز چار رکعتی
ہی مثل ظہر اور عصر اور عشا کی تو ایک رکعت اور مثل تیسری رکعت
کی بجالائی اور نماز صبح اور پہلی دو رکعت مغرب اور عشا کی مرد کو باواز
بلند پڑہنا واجب ہی اور باقی رکعتونکو سوائی بسم اللہ کی آہستہ اور
عورتونکو ہر نماز مین اخفات واجب ہے اور تعقیبات بہت ہین عمدہ تعقیب
تسبیح حضرت زہرا علیہا السلام ہی یعنی چونتیس ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر اور تینتیس ۳۳
مرتبہ الحمد للہ اور تینتیس ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ پہر سجدہ مین جاکر
سو مرتبہ عفواً عفواً اور سو مرتبہ شکراً شکراً او[illegible] مرتبہ یا سبوح
یا قدوس یا ربنا ورب الملائکۃ والروح [illegible] پہر سیدہا کہڑا
ہوکر بسمت روضہ اقدس جناب سید الشہدا زیارت مختصر
اسطرح پڑہی السلام علیک یا ابا عبد اللہ السلام
علیک یا ابن رسول اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شاخ پہلی یعنی بحث طہارت ونماز ترجمہ الفیہ شیخ شہید
علیہ الرحمہ مع ترجمہ اکثر مقامات شرایع الاسلام

جنت مکان

و دیگر کتب مجتہدین عظام کی یہانتک بہرہ کر قطع ہوئی دوسری
شاخ فروعدین سی صوم یعنی روزہ ہی جسکی معنی شرعاً باز
رکہنا ہی اپنی نفس کو بہ نیت چند چیزونسی جنسی روزہ باطل ہوتا ہی
صبح صادق سی غروب آفتاب اور زائل ہونی پورب کی سرخی تک
اور وجوب اسکا اجماعی ہی اور قرآن اور حدیث سی ثابت ہے
اسمین کسی طرحکا شک و شبہہ نہین بلکہ وجوب اوسکا ضروریات اسلام
سی ہی اور جو شخص حلال جانکر اوسی ترک کری اوسپر اطلاق کفر کا ہی
اور وہ واجب القتل ہوگا اور وجہ وجوب تیس روزی کی یہہ ہی کہ جب
حضرت آدم نی بوسوسہ شیطان گیہون کہایا تو وہ تیس روز حضرت کی
پیٹ مین باقی رہا اسلئی تیس روز کی بہوک و پیاس کا نیت کی ساتہہ
حضرت آدم اور اونکی ذریت کو خدا نی حکم دیا اور اسکا نام روزہ رکہا
اور رات کا کہانا اور اوسکی نعمت بندونکو اوسکا تفضل ہی اور
اسمین بڑی بڑی فضیلتین ہین حدیث مین وارد ہی اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ
مِّنَ النَّارِ یعنی روزہ سپر ہی آتش جہنم کی اور روزہ بہترین عبادات
سی ہی اور دفع کرتا ہی فقر اور تنگدستی کو اور سبب ہی دخول جنت کا اور
جو مومن روزہ رکہتا ہی اوسکی لئی خدا سات خصلتین کرامت کرتا ہی پہلی
یہہ کہ تمامی حرام چیز اوسکی بدنسی پگہل کر نکل جاتی ہی دوسری رحمت خدا
سی قریب رہتا ہی تیسری وہ کفارہ ہوتا ہی حضرت آدم کی ترک اولی کا
چوتہی سکرات موت اوسپر آسان ہو جاتی ہی پانچوین روز قیامت

کی ہو کہ وہ پیاس کی صدمہ سے محفوظ رہیگا چھٹین آتش جہنم سی
محفوظ رہیگا ساتوین خدا اوسی جنت کی لطیف غذائین عطا کریگا
اور ہر سانس روزہ دار کی عبادت ہی اور برابر ہی ثواب تسبیح کے
اور لب کی رطوبت وہان روزہ دار کی افضل ہی بو مشک سی اور دن کو سونا اوسکا
روزہ مین افضل ہی اوسکی جاگنی سی کیونکہ عبادت ہی مبطلات صوم
یعنی جنسی قضا اور کفارہ دونو واجب ہوتا ہی آٹھ چیزین ہین
کہانا اور پینا چیزین عادی اور غیر عادی کا جماع قبل مین عورت کی
یا دبر مین عموماً شرط غیبوبت سر ذکر کی عمداً باقی رہنا جنابت پر یہانتک
کہ صبح ہو جائی سو جانا مجنب کا بغیر نیت غسل کی بعد دو مرتبہ جاگنی کی
یہانتک کہ صبح ہو جای منی نکالنا غبار غلیظ کا حلق مین پہونچانا
بہتان اور جہوٹہ افترا لگانا خدا اور رسول اور ائمہ علیہم السلام پر
روزہ واجب معین مین موجبات قضا بلا کفارہ کے
۹ ہین باوجود قادر ہونی دریافت طلوع فجر پر طلوع فجر کا دریافت
نکرنا اور فعل مفطر عمل مین لانا باوجود قدرت دریافت کی کسی مخبر
قول پر اعتماد کرکے فعل مفطر عمل مین لانا حال آنکہ صبح طالع ہوئی
خبر دینی والی کو طلوع فجر کی جہوٹہا جانکر فعل مفطر عمل مین لانا بعد ازان
ظاہر ہو کہ صبح طالع تہی اور ایسا ہی حال ہی افطار شام مین تاریکی سے
وہم مین آکر کہ وقت افطار کا آگیا افطار کرنا حال آنکہ وقت افطار کا نہ آیا ہو
عمداً قی کرنا حقنہ لینا بہنی والی چیزونسی کلی کرنا منہ کی خشکی

کیواسطی اسطرحسے کہ پانی حلق سی اوترجائی — سوم رہنا جنب کا دوسری
مرتبہ بعد جاگنی کے یہانتک کہ صبح ہو جائی اگرچہ نیت غسل کی کی ہو — محرم جسکی
طرف دیکھنا حرام ہو اوسکی طرف اسطرح دیکھنا کہ منی خارج ہو لیکن اس نوین
مسئلہ مین اختلاف ہی قضا روزہ اور عدم قضا مین تو تینیزین مین کہ روزہ
دار کو عمل مین لانا مکروہ ہی عورت کا بوسہ لینا اور اوسکی ساتھ
کہیلنا اور مزاح کرنا مسوہ سے رنگانا جسمین مشک اور عنبر ہو — وہ خون
نکلوانا جس سی ضعف پیدا ہو ایسی حمام مین جانا جو ضعف لاوی — عود سونگہنی
سونگہنا جو حلق تک نہ پہونچی — سونگہنا پہولون کا خصوصا نرگس کا — حقنہ
چاول لینا کپڑا تر کر کی بدن پر رکہنا — بیٹہنا عورت کا پانی مین — اقسام روزون
جسکے روزے واجب دس ہین — روزہ ماہ مبارک رمضان شریف کا
قضا روزہ رمضان وجملہ واجب معین — قضا روزہ میت جب اجارہ
لیا ہو — قضا باپ کی واجب روزونکی ماہ رمضان کا ہو یا غیر رمضان کا
جسقدر روزی بسبب بیماری کی چہوٹ گئی ہین اور وہ قادر ہوا ہو روزہ
رکہنی پر اور نہ رہا مر گیا تو بڑی بیٹی پر واجب ہی — روزہ نذر اور عہد
اور یمین — روزہ کفارہ کا فساد صوم ماہ مبارک رمضان شریف کی روزہ
اعتکاف واجب کا اور اعتکاف سنتی مین دو روزہ سنت ہی اور
تیسرا واجب — روزہ عید کی بدلی کا اور روزہ سنتی بہت ہین چنانچہ
ماسوا استثنا چند روزونکی تمام سال کا روزہ رکہنا سنت ہی لیکن
روزی سنتی تاکیدی ہم ا ہین روزہ اول اور آخر پنجشنبہ اور

مکروہات روزہ

مسئلہ

اقسام روزہ

بیان صوم سنتی

بعد بیسوین کی پہلی چہارشنبہ کا۔ روزہ ایام البیض یعنی ۱۳ اور ۱۴ و ۱۵ کا ہر مہینہ کی۔ روزہ روز غدیر یعنی اٹھارہوین ذی الحجہ کا روزہ مولد النبی یعنی ۱۷ ربیع الاول کا۔ روزہ روز مبعث النبی یعنی ۲۷ رجب کا۔ روزہ روز دحوالارض یعنی ۲۵ ذیقعدہ کا۔ روزہ روز عرفہ یعنی نوین ذی الحجہ کا۔ روزہ حزن روز عاشورہ کا بلا نیت کی عصر تک۔ روزہ روز مباہلہ یعنی ۲۴ ذی الحجہ کا۔ روزہ ہر پنجشنبہ کا روزہ روز مولد حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا پہلی ذی الحجہ کو۔ روزہ تمام ماہ رجب کا۔ روزہ تمام ماہ شعبان کا۔ اور روزہ رکہنا ایام ولادت معصومین علیہم السلام مین بہی موجب ثواب عظیم ہی اور روزہ رکہنا پہلی اور تیسری محرم کو باعث استجابت اور قبول ہونی دعا کا ہی۔ روزی حرام ۱۴ ہین روزہ عیدین کا۔ روزہ تیسوین شعبان کا بہ نیت روزہ ماہ رمضان کی جب رویت ہلال مین شک ہو۔ روزہ گیارہوین اور بارہوین اور تیرہوین کا جب منی مین ہو۔ روزہ نذر معصیت کا۔ صوم الصمت یعنی روزہ چپکی کا صوم الوصال یعنی روزہ دن و رات برابر کا بلا افطار شب کی۔ روزہ نوین اور دسوین محرم کا بقصد تبرک کی۔ روزہ روز دوشنبہ کا بقصد تبرک کی۔ صوم الدھر یعنی روزہ روزہ چار پہر سی کم کا۔ روزہ مستحبی زوجہ کا بلا اجازت شوہر کے۔ روزہ مستحبی غلام اور کنیز کا بلا اجازت آقا کی۔ روزہ مسافر کا حالت سفر مین

بہ نیت وجوب سوای ان تین روزنکی ایک یہہ کہ نذر کئی ہو کہ سفر مین
ہو یا حضر مین دوسرے وہ تین روزی جو بدل ہدی قربانی کی کہی جاتی ہین
تیسری وہ اٹھارہ روزی بدل بدنہ کی یہہ ہو تو اوس شخص کے لئی سفر مین
واجب ہی جو ایام حج مین عرفات سی غروب آفتاب سی پہلی عمداً چلا جای
اور اگر کوئی مسافر اپنی مکان زوال کی پہلی آجائی اور فعل مفطر عمل مین نہ لایا
ہو چاہئی کہ نیت کرکی روزہ رکہی اور ایسا ہی حال ہی بیمار کا اگر زوال سی پہلی
شفا پاوی اگر فعل مفطر عمل مین لایا ہو تو اوسوقت سی امساک کری
روزی مکروہ چار ہین روزہ سنتی سفر مین رکہنا۔ روزہ سنتی
رکہنا اوس شخص کو کہ اپنی اوسکی دعوت کی ہو۔ روزہ روز عرفہ
یعنی نوین ذی الحجہ کا جب رویت ہلال مین شک ہوا ور سبب ہو ضعف
کا دعا کی پڑہنی سی۔ روزہ رکہنا مہمانکو بلا اذن مہماندار کی ان روزون
کی سوا تمام سال کی روزی سنتی ہین اور نیت تمام ماہ مبارک کی
ایک ہی روز کرنا بہی کافی ہی لیکن روزانہ کرنا بہتر ہی اگر قبل صبح کے
بہول جاوی تو زوال سی پہلی تجدید نیت کرسکتا ہی اور بعد زوال کے
وقت نیت کا فوت ہو جاتا ہی اور صورت نیت کی یہہ ہی کہ دلسی قصد
کری روزہ رکہونگا تمام ماہ مبارک رمضان شریف کا یا قصد کری
روزہ رکہونگا کل ماہ رمضان شریف کا یا فلان روزہ واجب یا سنت
قربۃ الی اللہ اور نیت مین چہہ چیز معتبر ہی۔ قبل صبح صادق کی نیت
کرنا۔ قصد قربت۔ تعیین روزہ کی کہ واجبی ہی یا سنتی تعیین

بیان روزی مکروہ

روزہ کی کہ ماہ رمضان کا ہی یا نذر اور کفارہ وغیرہ کا۔ تعیین قضا اور
ادا کی التماس استدامت حکم نیت کی شرطین واجب ہونے اور
صحیح ہونے روزہ کی آٹھ ہین۔ بالغ ہونا لیکن اطفال پس ضروری
کہ انکو عادت کرادین روزہ رکھنی کی۔ عاقل ہونا۔ مسلم ہونا صحیح
ہونا یعنی بیمار نہو کہ خوف ہو ضرر کا یا جان اور آبرو کا۔ مقیم ہونا یعنی جسمین
نماز قصر ہوتی ہی وہ سفر نہو کہ اگر قبل زوال ہی سفر حلال مسافت شرعی
تک کری تو بعد حد ترخص کی اوسپر افطار اور اوسکی قضا لازم ہی ایسی
صورتمین احوط ہی کہ بعد زوال کی سفر کری اگرچہ ضرورت شدید درپیش
ہو اور اگر نیت سفر کی رات ہی سی ہو تو ہر وقت سفر اور افطار کر سکتا ہی
زوال ہوا نہو اگر ضرورت نہو تو رمضان مین سفر مکروہ ہوگا اور حد
ترخص جہاں سی قصر اور افطار کرنا چاہئی یہہ ہی کہ دیوارین شہر کی دکھائی
ندین اور آواز اذان شہر کی نہ پہونچی۔ کثیر السفر نہو مثل ملاح اور مکاری
وغیرہ کی اور اطلاق کثیر السفر کا اوس پر ہی جو بہ نسبت سفر کی مکان پر
کم رہی اور اسی قسم کی تمیز سفر مین کثیر السفر کہلائیگا۔ خالی ہونا عورت
کا حیض سی۔ خالی ہونا عورت کا نفاس سی اور خالی ہونا استحاضہ
سی شرط نہین ہی۔ دس آدمیونکو افطار جایز ہی۔ پیر عاجز
یعنی وہ عورت و مرد جو بسبب پیرانہ سالی کی روزہ رکھنی سی عاجز ہین
ذو العطاش جو سیراب نہوتی ہون۔ عورت حاملہ قریب الوضع
کہ خوف ضرر رکھتی ہو۔ دایہ جب اوسکو خوف ہو دودہ کی کم ہونیکا

وہ عورت جسے قبل غروب کے حیض و نفاس آوے یا بعد طلوع کے بند
ہو جاوے۔ وہ بیمار جسے روزہ رکھنا ضرر کرتا ہو۔ مسافر سوائے اونکی جو ستی
ہین ۳ وہ طفل جو بعد طلوع فجر کے بالغ ہو ۴ مست ۵ کافر اصلی اگر بعد
طلوع فجر کے مسلمان ہو ثمرہ اگر مرد پیر یا عورت پیرہ یا اور اشخاص مذکورین
مین سے جو روزہ رکھنے سے عاجز ہین اور روزہ نہین رکھہ سکتے بسبب ضعف ضرر
کی یا بڑی مشقت سے روزہ رکھہ سکتے ہون وہ افطار کرینگے اور ہر روز
اپنی خورش مین سے ایک مد یعنی ڈیڑھ پاؤ سیر کسی مومن غریب کو دیا کرینگے
اور اگر دو مد دیا کرین تو برات ذمہ مین احوط ہوگا اور جو شخص مرد
خواہ عورت بے سبب اور بلا عذر شرعی کے باوجود علم کے عمداً روزہ نرکھے
تو اوسپر حد شرع جاری ہوگی یعنی دو مرتبہ تعزیر کیا جائیگا اور تیسرے مرتبہ
قتل اور جو بشرائط مذکورہ توڑ ڈالے تو اوسپر قضا اور کفارہ دونو واجب ہوگا
اور کفارہ یہ ہے کہ دو ماہ پے در پے روزہ رکھیگا یا ایک بندہ آزاد کریگا یا ساٹھہ
مسکینوں کو کھانا کھلائیگا اور اگر معاذ اللہ کسی حرام چیز سے افطار کرے تو تینون
کفارہ ترتیباً واجب ہوگا اور اس مہینے کے روزون مین کفارہ کے قبل ایک
مہینہ اور ایک روز کے خلل ڈالیگا تو ازسرنو پھر سے روزہ رکھیگا البتہ اگر اکتیس
روز پہلے پے در پے روزہ رکھے تو باقی انتیس روزون مین واقع ہونا خلل کا
مضائقہ نہین اور اگر کسی سے روزے ماہ رمضان شریف کے بسبب
بیماری کے فوت ہون اور بیماری اوسکی دوسرے ماہ رمضان شریف
تک طول کھینچے تو روزہ سال گذشتہ کا اوس سے ساقط ہوگا اور اگر اسی

بیمار رہین مر گیا تو اس سال کا روزہ بہی اوس سی ساقط ہوا اور وہ بری
الذمہ ہوگا اور اگر صحیح ہو گیا اور تساہل سی نہ رکہا تو جسقدر روزہ رکہنی کی قدرت
رکہتا تہا اور نہ رکہا اوسکی قضا اوسکی بڑی بیٹی پر واجب ہی اگر اکبر اولاد ذکور
اوسکی نہو اناث ہو تو اوس سی ساقط ہی اور خدا غفور الرحیم ہی اور علامتین
پہچان ماہ رمضان کی کئی چیزین ہین ایک چاند دیکہنا جو شخص چاند دیکہی
اوسپر روزہ واجب ہوتا ہی اگرچہ دوسری نہ دیکہین دوسری تیس روز
پورا شعبان سی گذرنا اگرچہ چاند نہ دیکہا ہو دسی اوسکی صبح کو بہ نیت رمضان
روزہ رکہنا واجب ہی تیسری گواہی دینا دو عادلونکا بشرطیکہ بیان وصف
ہلال مین اختلاف نہو چوتہی شیاع یعنی ایک جماعت کثیر کا بیان
اور اقرار کرنا کہ چاند دیکہا ہی یہانتک کہ یقین ہو جاوی نکلنی چاند کا اگرچہ وہ لوگ
رہنی والی ایک شہر کی نہون لیکن اسمین شرط ہی بلاد متقاربہ کی جنکا
طلوع و غروب ارض بلد ایک ہو مثل کوفہ اور بغداد کے اور یہی صورت
ہی تحصیق ہلال عیدمین اور تیسوین کو زوال کی پہلی چاند کا دیکہنا یا سال
گذشتہ کی رمضان سی پانچ روز بعد اس سال کا چاند گننا جیسی رمضان
گذشتہ کا چاند جمعہ کو ہوا ہو تو اس سال چہارشنبہ کو ضرور ہوگا اور جدول
یعنی تقویم نجومی اور عدد یعنی شعبان کا چاند ہمیشہ ناقص اور ۲۹ کا
لینا اور رمضان کا چاند ہمیشہ پورا یعنی تیس کا لینا اور اقرار چاند کے
دیکہنی کا اشخاص بلاد متباعدہ کی مثل عراق اور خراسان کی اور
شہادت ایک آدمی کی اور گواہی عورتونکی ان سبکا اعتبار نہین ہی

حج

شاخ تیسری فروعدین مین سی حج ہی - جسکی معنی لغت مین قصد
کی ہین اور اصطلاح مین فقہاء اعلام کی نام ہی جملہ مناسک اور افعال مخصوصہ
کا جو مشاعر مخصوصہ مین ادا کئی جاتی ہین اور یہ بہی افضلترین عبادات واعظم
ارکان سی ہی چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جسپر حج واجب ہو اور عمداً بلا
عذر شرعی کی نجائی اور مر جائی تو موت اوسکی موت کفار کی ہوگی اور
بروز قیامت یہودی یا نصرانی محشور ہوگا اور اسمین بڑی بڑی فضیلتین اور
بڑی بڑی ثواب ہین ضروریات اوسکی اجمالاً بیان ہوتی ہین حج الاسلام
آٹہہ شرطپر واجب ہوتا ہی بالغ ہو عاقل ہو آزاد ہو یعنی
غلام نہو استطاعت رکہتا ہو یعنی بعد ادای قرض اور زوجہ کے
مہر کی جانی آنی پر قادر ہو - صحیح وسالم ہو - راہ مین امن ہو اور بیخوف
ہو - اسقدر زمانہ ہو کہ کعبہ مین جاکر افعال حج بجالائی اگر وقت تنگ
ہوگا تو اوس سال کا حج اوس سی ساقط ہوگا - قدرت رکہتا ہو سواری کی
اور حج اسلام تمام عمر مین ایک مرتبہ واجب ہی جب شرطین مذکورہ پائے
جائین عورت ہو خواہ مرد اوسکی تین قسم ہی حج تمتع حج قران
حج افراد حج تمتع اوسپر واجب ہی جسکا مکان مکہ سی سولہ فرسخ
شرعی ہو یعنی ۲۹ کوس سی کچہہ کم دوری پر ہو اور حج قران اور افراد
اوسپر واجب ہی جسکا مکان مکہ مین ہو یا سولہ فرسخ سی کمتر فاصلہ پہ ہو
افعال حج تمتع کی اشارہ ہین پس جبکہ اپنی وطن سی روانہ ہو تو اس
ترتیب سی جیسا بیان ہوتا ہی افعال کو عمل مین لائی اور ترتیب مین

خلل نہ پڑے فعل پہلا احرام عمرہ تمتع اور واجبات اوسکی پانچ ہین
ایک نیت اسطرح کہ احرام عمرہ تمتع باندھتا ہون واجب یا سنت اپنی
واسطے یا دوسری کی واسطے بہ نیابت واسطے خوشنودی خدا کی قربۃً
الی اللہ اور شرطین نائب کی تین ہین پہلی اسلام دوسرے کمال عقل
تیسرے یہہ کہ اوسپر حج اسلام یا نذر وغیرہ کا واجب نہو کیونکہ جسپر حج اسلام
یا اور کوئی حج واجب ہو وہ دوسرے کا نائب نہین ہوسکتا دوسرے مقارن
نیت کی تلبیات اربعہ کہنا اسطرح پر لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ
لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اسقدر تو واجب ہی اور ان کلمات کا
ملانا احوط ہی اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ كُلَّه
لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ یَا ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّیْكَ تیسرے
ننگ بیدوختہ پہنا اور چادر بیدوختہ کاندہی پہ ڈالنا قبل احرام کی بلکہ
احتیاطاً قبل نیت احرام کی چوتھے احرام باندھنا ایام حج مین کہ وہ شوال اور
ذیقعدہ اور اول ذی الحجہ ہی اور عمرہ مفردہ تمام سال مین ہر وقت کرسکتا ہی
کوئی زمانہ اور مہینہ اوسکی واسطے خاص نہین ہی پانچوین احرام باندھنا اوس
مقام سی جہانسی حکم ہی اور اوسی میقات کہتی ہین اور وہ چھ ہین ایک
وادی عقیق مسلخ سی ذات عرق تک وہ میقات اہل عراق اور نجد
کا ہی اور اونکا جو ادہرسی گذر کرین دوسرے مسجد شجرہ یعنی ذوالحلیفہ
وہ میقات ہی اہل مدینہ کا اور اونکا جو ادہرسی گذری تیسرے حجفہ
احرامگاہ اہل مغرب اور مصر اور شام کا ہی اور اونکا جو ادہرسی گذری

چھٹی کوہ یلملم یعنی سعدیہ وہ میقات اہل یمن کا ہی اور اونکا جو ادہر سی
گذری مثل اہل سند کی یا پانچوین قرن المنازل وہ میقات ہی اہل طائف
اور ادہر سی آنیوالونکا ساتوین خود اونکا مکان ہی میقات ہی جو لوگ
مکہ سی قریب تر ہین یعنی وہ اپنی گہر ہی سی احرام باندہین گی فعل دوسرا
طواف خانہ کعبہ ہی اور اوسکی پانچ شرطین ہین ایک طہارت حدث اصغر
اور حدث اکبر سی دوسرے ازالہ نجاست لباس و بدن سی تیسرے ستر
عورت چوتھی مختون ہونا مرد کا۔ استدامت حکم اور محض قربۃ الی اللہ کرنا
اور واجبات طواف کی سات ہین ایک نیت طواف واجب وغیرہ کی
بقصد قربت اور خوشنودی خدا کی لئی دوسرے ابتدا کرنا حجر اسود سے تیسرے
اوسی پر ختم کرنا چوتھی خانہ کعبہ کو بائین طرف لینا حالت طواف مین پانچوین
حجر اسمٰعیل کو طواف مین داخل کرنا چھٹی سات مرتبہ کامل گرد اگرد خانہ
کعبہ کی پہرنا اور عمداً کم زیادہ نکرنا ساتوین طواف کو درمیان خانہ کعبہ اور
مقام ابراہیم کی واقع کرنا فعل تیسرا دو رکعت نماز طواف ادا کرنا اور
کیفیت اوسکی یہ ہی کہ بعد اذان اور اقامت کی نیت کری کہ دو رکعت نماز
طواف عمرہ تمتع کی اپنی واسطی یا بہ نیابت فلان بن فلان ادا کرتا ہون
واجب قربۃ الی اللہ اور رکعت اول مین بعد سورہ حمد کے قل ہو اللہ احد
اور دوسری مین بعد سورہ حمد کی قل یا ایہا الکافرون پڑہی اور رکوع
اور سجود اور سلام اور تشہد بجا لاوی اور دعا ماثورہ منقول پڑہی اور
اپنی حاجت طلب کری فعل چوتھا درمیان کوہ صفا اور کوہ مروہ کے

سات مرتبہ سعی کری اور واجبات سعی کی چار ہین ایک نیت کہ سعی
عمرہ تمتع کرتا ہون درمیان صفا و مروہ کی بعض واسطی ادا یا بہ نیابت فلان بن
فلان کی واجب قربۃً الی اللہ دوسری ابتدا کرنا کوہ صفا سی کہ منتہی
طرف کوہ مروہ کی رہی تیسری ختم کرنا کوہ مروہ پر چوتھی سات شوط یعنی
سات پھیرا بجا لاوی اور جانا ایک شوط قرار دی اور آنا دوسرا شوط پیدل یا
ہو خواہ سوار اور ہرولہ یعنی دلکی دوڑنا مستحب درمیانہ ہی اور مستحب ہی کہ پہلی
صفا پر جا کر ٹہری اور سات مرتبہ لا الہ الا اللہ اور تینتیس مرتبہ یہ دعا
پڑہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي
وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
بعد ازان واجبات سعی جو مذکور ہوی بجا لاوی فعل پانچوان حلق و تقصیر
ہی یعنی ناخون اور بال ترشوانا اور بعد حلق اور تقصیر کی محل ہو جانا ہی سب
چیز سی یعنی سب چیز اوسپر حلال ہو جاتی ہی مگر خوشبو لگانا اور عورت کی پاس
جانا اور شکار کرنا اور ان پانچون فعل یعنی احرام اور طواف اور دو رکعت
نماز طواف اور سعی سی درمیان صفا و مروہ کی اور تقصیر سی عمرہ تمام ہوتا
اسکی بعد اعمال حج کی شروع کری اسطرح پر فعل چھٹان یعنی مکہ مین آٹھوین
ذی الحجہ کو زیر ناودان خانہ کعبہ سی احرام حج باندہی جیسا عمرہ مین بیان ہوا
اور نیت یون کری احرام حج تمتع باندہتا ہون اصیل کسی کی طرف سی ہو
واجب قربۃً الی اللہ فعل ساتوان پہر زوال سی پہلی مغرب تک
بہ نیت وجوب عرفات مین نوین ذی الحجہ ٹہری اور عرفات ایک پہاڑ ہی

تا مغرب سی تین چار ساعت پر اور اول وقت ظہر اسطرحپر نیت کرے
کہ توقف کرتا ہون مین عرفات مین اسوقت سی شام تک حج تمتع مین
واجب قربۃً الی اللہ اور اول وقت ظہر سی شام تک دعاؤن مین مشغول
رہی جب شام ہو نماز مغرب کی پہلی روانہ مشعر الحرام ہو فعل آٹھوان بعد
طلوع فجر کی مشعر الحرام مین پہونچکر بہ نیت وجوب ٹھہری اور وہ ایک مکان
ہی اطراف مکہ معظمہ مین بفاصلہ چند کوس جب وہان پہونچی اسطرحپر نیت
کری کہ اسوقت سی تا طلوع آفتاب مشعر الحرام مین توقف کرتا ہون مین حج
تمتع مین واجب قربۃً الی اللہ اور بوقت شب کہ شب عید قربان ہوگی
مشغول دعا اور تلاوت رہی جب آفتاب برآمد ہو مشعر الحرام سی روانہ
ہو منی کو اور وہی ایک مکان مشرف ہی اور سنت ہی کہ اثناء راہ منی مین
بمقام وادی محسر کی وہان پر چند قدم دوڑکر چلی اور جب منی مین داخل
ہو فعل نہم بجالاوے فعل نوان جمرہ عقبہ کو کہ ایک پتھری زمین پر
گڑا ہوا سات سنگریزہ کہ مشعر الحرام سی لیتی آئی ہی مارے اور یہہ نیت
کری کہ جمرہ عقبہ کو مارتا ہون سات سنگریزہ سی حج تمتع مین واجب قربۃً
الی اللہ پھر فعل دسوان قربانی بجالاوے منی مین کہ تمتع پر واجب ہے
اور نیت کرے کہ یہہ قربانی کرتا ہون حج تمتع مین واجب قربۃً الی اللہ
بعد ازان فعل گیارہوان عمل مین لاوی یعنی ناخن یا بال ترشواے
اگرچہ بقدر مستی ہو اگر سر پر بال نہو تو فقط سر پر استرہ پہرنا کافی ہے
کیونکہ حلق افضل ہی اور نیت کری کہ ناخن یا بال ترشواتا ہون مین حج تمتع

مین واجب قربتہً الی اللہ اور یہ تیسرا فعل بروز عید قربان منی مین
واقع ہوتا ہے پس منی سے مکہ کو مراجعت کرے بعد ازان فعل بارہوان
یعنی طواف زیارت بجالائے اسکے بعد خوشبو حلال ہوجاتی ہے — فعل
تیرہوان یہ ہے کہ بعد طواف زیارت کے دو رکعت نماز طواف زیارت
پڑھے فعل چودہوان کہ سعی ہے درمیان کوہ صفا و کوہ مروہ کے جیسا عمرہ
مین مذکور ہوا بجالائے فقط فرق نیت کا ہے کہ بجای عمرہ تمتع کے حج تمتع
کے فعل پندرہوان یعنے بعد ازان طواف نسا بجالائے اور نیت
کرے کہ طواف نسا کرتا ہون مین حج تمتع مین واجب
قربتہً الی اللہ اسکے بعد عورت حلال ہوجاتی ہے اسیوجہ سے
اسی طواف کو طواف النسا کہتے ہین کہ جبتک طواف النسا عمل مین نہین آتا عورتین
حلال نہین ہوتین فعل سولہوان یہ دو رکعت نماز طواف النسا بجا
لائے پھر طرف منی کے روانہ ہو فعل سترہوان تین روز یعنی ۱۱-۱۲-۱۳
ذی الحجہ کو منی مین رہے فعل اٹھارہوان ان تینون روز سات سات
سنگریزون سے رمی جمرات ثلثہ کرے یعنی جمرہ اولی و جمرہ وسطی و جمرہ
عقبہ کو مارے اور یہ آخر افعال حج ہے اسکے بعد اختیار ہے چاہے وطن
کو روانہ ہو یا وہین رہے اگر وداع خانہ کعبہ منظور ہو تو سنت ہے کہ پہلے
غسل کرے بعد ازان حلقہ در کو پکڑ کر کمال خضوع اور خشوع سے
داخل خانہ کعبہ ہو اور سنگ سرخ پر کہ درمیان دو ستون خانہ کعبہ کے
ہے دو دو رکعت نماز چہار گوشہ مین بجالائے جیسا کتب عبادات

مین مذکور ہی اور اندرون خانہ کعبہ کی سجدہ کری اور دعا ناہی منقولہ
پڑہی بعد ازان ہیر حلقہ در پکڑکر باہر آوی اور ہیر دو رکعت نماز متصل
کعبہ کی ادا کری اسطرحپر کہ کعبہ معظمہ بائین جانب پڑی اور جب خانہ
کعبہ کو وداع کری تو ہپلی سات شوط طواف بجالاوی اور ہر شوط مین
حجر اسود کو بوسہ دی اور ستون کعبہ کو جسکا نام مستجار ہی گود مین لی
اور لپٹای اور اپنی پیٹ کو کعبہ سی ملائی اور دعائین منقولہ پڑہی بعد
ازان چاہ زمزم پر جاکر پانی پیی اور ایک درہم شرعی کا خرما خرید کر کی تصدق
کری اور رخصت ہوا اور چاہیے کہ ہمیشہ قصد حج کا رکہی یہانتک افعال حج تمتع کی
تمام ہوا اور افعال حج قران و حج افراد معینہ مثل افعال حج تمتع کی ہین فرق یہ ہے کہ عمرہ حج
تمتع مین حج کے پہلے ہوتا ہی اور طواف النسا نہین ہے اور عمرہ حج قران اور حج افراد کا
بعد حج کے ہے اور طواف النسا بہی آئین ہے پس حج قران حج افراد مین
پہلی احرام کر کے اعمال حج بجالائی بعد ازان عمرہ علیحدہ علیحدہ بطور عمرہ حج تمتع
کی کری اور طواف النسا بجالاوی اور فرق درمیان قران اور افراد کی یہہ ہی
کہ حج قران مین اختیار ہی کہ نیت احرام مقارن تلبیات کی کری یا مقارن اشعار
اور تقلید کی اور حج افراد مین یہہ اختیار نہین ہی بلکہ واجب ہی کہ نیت احرام
کی مقارن تلبیات کی واقع کری اور اشعار یہہ ہی کہ کوہان شتر قربانی کو
داہنی جانب سی زخمی کرکی اوسی اوسکی خونسی آلودہ کردیتی ہین اور
تقلید یہہ ہی کہ گردن شتر قربانی مین نعلین عربی کہ اوسکو پہنکر نماز
پڑہتی ہون لٹکادین اور نماز نعلین عربی مین درست اور جائز ہے

وہ چیزین جو محرم پر حرام ہین بیش ہین شکار کرنا اور پکڑنا
اوراوسکو بند کرنا یا دوسرے کو ہدایت کرنا اور بتلانا لذت اوٹھانا
عورتون سے ملی کرنیسے یا عقد کرنیسے یا نظر سے یا بغلگیر ہونیسے یا بوسہ
لینے سے اگرچہ زوجہ ہو یا نکاح پڑہنے سے اپنا ہو یا غیر کا یا حاضر ہونا مجالس
عقد و نکاح مین استعمال کرنا خوشبو کا مثل مشک اور زعفران اور
سوسن و عطر وغیرہ کی یا لباس خوشبودار پہننا سیا ہوا لباس یا مشابہ
سینے ہوے کی مرد کو پہننا سرمہ لگانا زینت کی واسطے مرد ہو یا عورت
موزہ یا جراب پہننا گالی بکنا اور جہوٹہ بولنا یا کسیکو کسیطرحکی اذیت
دینا جدال یعنی جہوٹی قسم کہانا بلکہ سچی قسم بہی کہانا جوئن وغیرہ مارنا انگوٹہی
پہننا مرد کو بنظر زینت کے عورت کو زیور غیر عادی پہنا بنظر زینت
روغن ملنا بدن پر دور کرنا بال کا داڑہی سے یا سر سے کم ہو خواہ زیادہ اپنا
خواہ غیر کا استرہ سے یا نورہ سے سر ڈہانپنا مرد کو حتی کہ غسل ارتماسی
کرنا بلکہ فقط سر کا پانیمین ڈبونا سایہ مین چلنا مرد کو دن ہو خواہ رات چہتری
کا ہو خواہ دیوار اور درخت کا خون نکالنا بدن سے بلکہ مسواک کرنا اگر
خوف ہو خون نکلنے کا ناخون کاٹنا اگرچہ ایک ہی اونگلی کا قطع کرنا
درخت کا اور کہود ڈالنا گہاس وغیرہ کا حرم سے اگر محرم مرجاے تو اوسکو
کافور سے غسل دینا ہتہیار باندہنا یا پاس رکہنا جبکہ خوف نہو اور ان باتون
مین سے کسیکا بجالانا باعث گناہ اور کفارہ کا ہے اور تفصیل کفارہ
کی کتاب شرایع الاسلام مین بہت اچہی طرح سے درج ہے

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ حَجَّ بَیْتِكَ الْحَرَامِ فِیْ عَامِیْ هٰذَا اَوْ فِیْ کُلِّ عَامٍ وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الْعِظَامَ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُهَا غَیْرُكَ یَا رَحْمٰنُ یَا عَلَّامُ بِحَقِّ نَبِیِّكَ وَحَبِیْبِكَ وَصَفِیِّكَ وَنَجِیْبِكَ وَاٰلِهٖ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ۔ شاخ چوتھی

فروعدین سی زکوۃ ہی جسکی معنی لغت مین پاکی اور نمو کی ہین اور اصطلاح مین شرع کی ایک صدقہ مخصوصہ ہی واجب الادا اپنی مال مین سی جب چند شرطین جواب بیان ہونگی پائی جائین اور ظاہر ہی کہ دینی سی زکوۃ کی وہ مال پاک اور طاہر ہو جاتی ہی اور اوسمین برکت اور زیادتی ہوتی ہی اور زکوۃ بنی ہاشم یعنی اونکی اولاد پر حرام ہی اور ادا زکوۃ مین بڑا مبالغہ قرآن اور حدیث مین وارد ہوا ہی چنانچہ قرآن مجید مین خدا فرماتا ہی مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ یعنی جو لوگ صرف کرتی ہین اپنی مالونکو راہ خدا مین مثل دینی زکوۃ اور خمس کے اور جہاد اور حج مین مثل اون لوگونکی مثل اوس دانہ کی ہی کہ وہ جمی اور اوسمین سات خوشی لگین اور ہر خوشی مین سو دانی ہون اور باوجود اس وسعت رحمتہ الہی کی خدا دو چند کر دیتا ہی جسکی لئی چاہتا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ زکوا اموالکم تقبل صلوتکم یعنی زکوۃ دو اپنی مالونکی کہ قبول ہو نماز تمہاری یہہ فضیلت ہی کہ بلا ادا زکوۃ نماز نہین مقبول ہوتی فی الواقع دینی مین زکوۃ کی بڑے بڑے فائدے ہین وہ مال جمیع آفات سی محفوظ رہتا ہی اور صاحب مالک

اوسکا مہلک اور حوادث سی ماموں اور مصئون رہتاہی اور اوسمیں ترقی
ہوتی ہی ایک کا دس پاتاہی پس واضح ہو کہ جن لوگونپر زکوۃ دینا واجب
ہوتاہی سات شرطین اوسمین ہونا چاہئی ایک یہہ کہ بالغ ہو کیونکہ اموال اطفال
مین سی زکوۃ دینا واجب نہین ہی البتہ سنت ہی دوسرے یہہ کہ عاقل ہو کیونکہ
دیوانین اور دیوانہ کی مال مین سی زکوۃ دینا واجب نہین ہی تیسرے آزاد ہو
غلام اور کنیز کی مال مین زکوۃ واجب نہین ہی چوتھی مالک اور قابض
اور خود متصرف ہو پس غصبی اور چوری کی مال مین اور اوس مالمین جو
بالفعل اوسکی قبضہ و اختیار مین نہو مثل اسکی کہ دوسری شہر مین ہو یا قرض دی ہو
یا قبضہ غاصب مین ہو یا چوری گیا ہو یا گم ہو گیا ہو زکوۃ واجب نہین ہوتی
پانچوین مقدار نصاب کو پہونچی کم مین زکوۃ نہین ہی جیسا کہ ذکر ہوگا
چھٹھوین وہ مال جسمین زکوۃ دینا واجب ہی مثل روپیہ اور اشرفی سکہ
دار ہو پس زیور نقرئی اور طلائی اور سونی چاندی غیر سکہ دار مین زکوۃ واجب
نہین ہی ساتوین حول یعنی ایک سال کامل اوسپر گذری اور درمیان سال
کے تغییر اور تبدل اوس مین نہو لیکن یہہ شرط ساتوین غلات
اربعہ مین معتبر نہین ہے بلکہ غلات اربعہ مین یہ شرط ہے
کہ خود کاشتہ ہو یا قبل از پختگی دانہ کے خریدا اور مالک ہوا ہو پس
بعد پختگی دانیکی اور دینی اجرت مزدوران اور مال گذار سے
سلطان وغیرہ کے زکوۃ اوسپر واجب ہوگے اگر بعد پکنی دانے
اور کٹنے کے مالک ہوا ہو تو زکوۃ اوسکی بیچنے والے پر واجب ہوگی

نہ خریدار پر اور زکوٰۃ نو چیزون مین دینا واجب ہوتا ہی جب شرطین
مذکورہ پائی جائین سونا چاندی گیہون جو خرما منقی اونٹ
گائی گوسفند لیکن واضح ہو کہ سونی کی دو نصاب ہی اول
بیس دینار جو برابر ہی ۵ تولہ ۱۰ ماشہ نصف رتی کی اسمین
بشروط مذکورہ بالا چالیسوان حصہ یعنی نصف دینار جو برابر ہی ۱ ماشہ
اور ۱ رتی سونی کی زکوٰۃ دینا واجب ہی نصاب دوم چار دینار
جو برابر ہی ایک تولہ ڈیڑہ ماشہ کی دسوان حصہ ایک دینار کا یعنی
چالیسوان حصہ چار دینار کا دینا واجب ہی یعنی جب بیس دینار پر
چار دینار زیادہ ہو مثلاً ۲۴ دینار ہو تو کل کا چالیسوان حصہ دینا
واجب ہوگا چار دینار سی کم مین زکوٰۃ نہین ہی مثلاً تئیس ۲۳ دینار
مین فقط بیس دینار کی زکوٰۃ دی جائیگی تین دینار کی زکوٰۃ ساقط ہی
اسیطرح ہر چار کی زیادتی مین مثلاً اٹھائیس دینار کی زکوٰۃ چالیسوان
حصہ اور ستائیس دینار مین ۲۴ دینار کی زکوٰۃ دینا ہوگا تین دینار
کی زکوٰۃ ساقط ہوگی اور دینار شرعی برابر ہی تین ماشہ اور تین رتی کی
اور چاندی کی بہی دو نصاب ہی اول دو سو درہم ہی جو بوزن
روپیہ چہرہ دار وزنی دس ماشہ کی برابر ہی مبلغ سینتالیس ۴۷
روپیہ ۲ ماشہ نصف رتی کی جسکا تخمیناً سوا تین آنہ ہوتا ہی یعنی
جب اسقدر روپیہ بشروط مذکور موجود ہو تو اوسکا
چالیسوان حصہ یعنی ایکروپیہ ڈہائی آنہ ڈیڑہ پائی دینا واجب ہے

دوم چالیس درہم ہی جو برابر ہی بوزن مذکور روپیہ ساڑہی چہ آنہ کے اسکا چالیسوان یعنی تین آنہ تین پائی دینا واجب ہی اس سی کم مین زکوۃ نہین ہی یعنی جب دوسو درہم پر چالیس درہم اور زیادہ ہو تب کل یعنی دوسو چالیس درہم کا چالیسوان حصہ دینا واجب ہوگا اگر دوسو انتالیس درہم ہو تو فقط دوسو درہم کی زکوۃ دینا واجب ہوگا باقی کی زکوۃ ساقط ہی اور یہ جدول مفید ہی

نام	شمار نصاب	مقدار نصاب جسقدر میں دینا واجب	مقدار حصہ جو دینا ہوگا
سونا سکہ دار	اول	بیس دینار یعنی ۵ تولہ ۱۰ ماشہ ۱ رتی	نصف دینار یعنی ۱ ماشہ ۱ رتی
ایضا	دوم	چار دینار یعنی ۱ تولہ ۱۰ ماشہ	۲ ماشے اور ۱ رتی
سکہ دار چاندی	اول	۲۰۰ درہم تخمیناً مع للعہ سیعہ	ایک روپیہ ڈہائی آنے ڈیڑہ پائی
ایضا	دوم	۴۰ درہم تخمیناً اور روپیہ ۶	۳ آنے ۳ پائی

زکوۃ غلات اربعہ یعنی گیہون اور جو خرما اور منقی کی بعد دینی اخراجات کاشتکاری اور تخم ریزی اور آب پاشی اور خراج سلطان یا زمیندار کی جب نصاب کو پہونچی یعنی ۵ وسق ہوا اور وسق برابر ہی ساٹہ صاع کی اور ایک صاع برابر ہی پونی تین سیر پختہ کی جسکا بیس من پچیس سیر ہوا اگر بذریعہ آب پاشی چاہی ہی تو اوسکا نصف عشر یعنی بیسوان حصہ جو برابر ہی

ایکمن ایک سیر چار چھٹانک کی دینا واجب ہی اور اگر بارانی سینچ سے
ہی تو دسوان حصہ یعنی دو من دو سیر آٹھ چھٹانک دینا واجب ہی اور مقدار
مذکور یعنی بیس۲۰ من پچیس۲۵ سیر سی ایک سیر بھی غلہ زاید ہوگا اوسکی زکوۃ
بھی بتفصیل مذکور دینا واجب ہوگی **نصاب اونٹ کی بارہ۱۲ ہین**
تفصیل اوسکی نصاب کی اور مقدار ادا کی نقشہ ذیل پر حوالہ کئی سے گئے

شمار نصاب	تعداد جسقدر پر زکوۃ واجب ہے	نام اوسکا جو دیا جائیگا	تعداد جو دئے جائینگے
اول	۵ اونٹ	بکری ہفت ماہہ یا گوسفند یکسالہ	۱
دوم	۱۰	ایضاً یا ایضاً	۲
سیوم	۱۵	ایضاً یا ایضاً	۳
چہارم	۲۰	ایضاً یا ایضاً	۴
پنجم	۲۵	ایضاً یا ایضاً	۵
ششم	۲۶	مادہ شتر یعنی اونٹنی یکسالہ	۱
ہفتم	۳۶	ایضاً دوسالہ	۱

ہشتم	۴۶	ایضًا سہ سالہ	۱
نہم	۶۱	ایضًا چہار سالہ	۱
دہم	۷۶	ایضًا دو سالہ	۲
یازدہم	۹۱	ایضًا سہ سالہ	۳
دوازدہم	۱۲۱ یا اس سے بہی زاید	ہر پچاس مین سہ سالہ ایک مادہ یا ہر چالیس مین دو سالہ	شتر یعنی اونٹنی ایک اونٹنی

اور ان دونون تقدیرین مین اوس تقدیر کو اختیار کرے جسمین فقیرین کو
نقصان لازم نہ آوے مثلاً ایکسو اکیس ۱۲۱ اونٹ مین ہر چالیس کا
اعتبار کرے اور ڈیڑہ سو ہون تو ہر پچاس کو اختیار کرے کہ فقیرون کا
کم پڑتا ہے اور اگر دو سو ہون تو اوسکو اختیار ہے چاہے ہر چالیس کا
اعتبار کرے چاہے ہر پچاس کا اعتبار کرے اور اسیطرح تیسرے
گائے بیل بہینس کے بہی دو نصاب ہین۔ اول تیس ۳۰ اسمین ایک
مادہ گاو یکسالہ۔ دوم چالیس ۴۰ اسمین دو سالہ مادہ گاو دو یا دو سالہ
مادہ گاو میش دو دنیا واجب ہے اس سے کم مین زکوۃ نہین ہے
غنم یعنی بکری بکرا بہیڑ بہیڑا اسمین پانچ نصاب ہے ۱۲

شمار نصاب	مقدار نصاب	نام اوسکا جسکا دینا واجب ہے	جسقدر دینا واجب ہے
۱	۴۰	بکری ہفت ماہ یا بھیڑ یکسالہ	۱
۲	۱۲۱	ایضاً یا ایضاً	۲
۳	۲۰۱	ایضاً یا ایضاً	۳
۴	۳۰۱	ایضاً یا ایضاً	بقولی ۳ مختار ۴
۵	۴۰۰	ایضاً یا ایضاً	۴

جب اس سے زیادہ ہو تو ہر صد میں ایک دینا واجب ہے اور واضح ہو
کہ زکوۃ اونٹ اور غنم وغیرہ میں جو جانور دئے جاتے ہیں اونکی عمر لکہی گئے
ہے مثلاً یکسالہ ہو تو اوس عمر سے کم نہو کچہ زیادہ ہو تو بہتر ہے اور لولا لنگڑا
کانا عیب دار نہو ہر عیب سے پاک اور محفوظ ہو اور چار پایونکی زکوۃ
کی وجوب مین چار شرطین ہونا چاہئی ایک نصاب جیسا کہ گذرا
کہ اوس مقدار سے کم مین زکوۃ نہین ہے دوسرے سوم یعنی سال بہر
کامل جنگل مین چہٹا ہوا چرا ہو گہر مین باندہ کر دانہ خوری اور بہوسہ وغیرہ
سے پرورش نہ پائی ہو اگرچہ ایک ہی روز ہو تیسرے پورا سال بہر
کامل گذرے یعنی گیارہ مہینے کامل گذرا ہو اور بارہوان مہینہ شروع ہو

چوتھی کوی کام سواری اور بار برداری اور تخم ریزی اور آب
کشی وغیرہ کا اوس سی نہ لیا گیا ہو اگر اسمین سی ایک شرط بھی نہ
پائی جائیگی تو زکوۃ ساقط ہوگی ثمرہ مستحقین زکوۃ آٹھہ
لفر ہین فقرا مساکین عاملین یعنی جو شارع کی جانب سی
زکوۃ تحصیل کرتی ہین مولفۃ القلوب یعنی وہ کافر جو جہاد مین
مدد کرتی ہین اہل اسلام کی آزادی بندہ کی لئی قرضدار کہ معصیت
اور گناہ مین نہ صرف کیا ہو فی سبیل اللہ جیسی پل اور مدرسہ اور
مسجد اور مہمانسرائی وغیرہ بنوانا یا اعانت امور دین کی کرنا یا حج
موذنی کی دینا ابن السبیل یعنی وہ شخص جو غربت اور مسافرت
مین پریشان اور مفلس ہون اگرچہ اپنی شہر مین صاحب ثروت
اور مالدار ہون ثمرہ اقسام زکوۃ سی زکوۃ فطرہ ہی جسکی لغوی
معنی ہین ایک خلقت اس بنا بر زکوۃ الفطر کی معنی زکوۃ
الخلقۃ کی ہین اسیواسطی زکوۃ کی دو قسم کی گئی ایک زکوۃ مالی
جیسا گذرا دوسری زکوۃ بدنی جسکا بیان ہوتا ہی اور دوسری
معنی ابتدا کی ہین اس بنا بر زکوۃ الدین والاسلام مراد ہی کیونکہ
کافر پربھی زکوۃ دینا واجب ہی جب شرطین پائی جائین لیکن
ادا کرنا اوسکا صحیح نہین ہی جب تک مسلمان نہو پس اگر قبل
رویت ہلال شوال کی مسلمان ہو اگرچہ ایک لحظہ کی پیشتر
مسلمان ہو تو دینا اوسکا صحیح ہوگا تیسری معنی فطر کی افطار

کی ہین اس بنا بر یہ زکوۃ ال فطار و ترک الصوم مرادہی گویا یہہ ایک صدقہ ہی
ترک صوم کا اور اسکی ادا مین بڑی بڑی فضیلت اور ثواب ہی اور باعث تکمیل
اور شرط قبول روزہ ہی اور سبب ہی پاکیزگی بدن اور نجات کا ہر بلا سی اور حفظ
اجسام کا انواع اور اقسام سنج والام سی اور نجل و سائر کثافت اور اسقام سے
تمامی سال تک اور عمداً ترک کرنا اسکا باوجود تحقق شرایط کی گناہ کبیرہ ہی اور
خداوند کی روزونکو قبول نہین کرتا جیسا کہ صلوٰۃ تشہد تمامی ہی نماز کا اور بغیر
صلوٰۃ تشہد کی نماز مقبول نہین ہوتی اور اسکی ایسی فضیلت ہی کہ خدا نی قرآن مجید
اور فرقان حمید مین پہلی زکوۃ کو ذکر فرمایا ہی تب نماز کو چنانچہ آیہ کریمہ قد افلح
من تزکی و ذکر اسم ربہ فصلی کی تفسیر سی ظاہر اور باہر ہی اور حدیث
مین وارد ہوا ہی کہ جو مال دریا یا صحرا یا شہر مین تلف ہوتا ہی سبب اوسکا نہ دینا
ہی زکوۃ کا اور پہر دوسری حدیث مین آیا ہی کہ جو شخص نہ دی زکوۃ کو خوف
کہاتا ہون کہ درمیان سال کی مر جائی اور زکوۃ فطر کی دینی مین چار امر کا
اعتبار ہی ایک یہہ کہ دینیوالا مکلف ہو یعنی بالغ عاقل ہو اور آزاد اور غنی
ہو یعنی قوت سالانہ اپنی اور اپنی عیال کی قادر ہو بالفعل قادر ہو یا بالقوۃ
پس دینا زکوۃ فطر کا ایسی شخص پر واجب موکدہ ہی خود اپنی اور اپنی
عیال کیجانب سی اگر عیال رکہتا ہو عیال مسلم ہو یا کافر آزاد ہو یا غلام
چہوٹا ہو یا بڑا اور اوسکی جانب سی جسکو احسانًا اپنا عیال کر لی یعنی
اوسکی خرچ رکہتا متکفل ہو اگرچہ اوسکی گہر مین نرہی اور اوسکی جانب
سی جو قبل وقت ہلال کی اگر مہمان ہوا ور کہانا کہائی اور اگر بعد رویت

ہلال کی آدمی تو کہانا کہائی یا نہ کہائی اوسکی جانب سی زکوۃ دینا واجب
نہین ہی دینا احوط ہی اور بہتر یہہ ہی کہ وہ تو دین اور زکوۃ فطر مین عیال
کی یہہ شرط ہی کہ یہہ لوگ وقت وجوب فطرہ کی کسی دوسری کی مہمان نہون
اسلئی کہ اونکا فطرہ مہماندار پر واجب ہی پس صبی اور مجنون اور جسپر
غشی طاری ہو اور غلام اور کنیز اور فقیر پر زکوۃ فطرہ دینا واجب نہین
ہی ہان اگر قبل رویت ہلال شوال کی مانع جاتا رہی یعنی بالغ ہوجائی
یا جنون زائل ہوجائی یا غشی سی افاقہ حاصل ہو یا غنی ہوجاۓ
تو ان لوگون پر بہی زکوۃ فطرہ دینا واجب ہوگا اور اگر قبل رویت
ہلال کی اوسکی کوئی اولاد پیدا ہو تو اوسکا فطرہ نکالنا بہی واجب ہی
اور اگر سب کی جانب سی فطرہ دینی کی قدرت اور استطاعت نرکہتا
ہو تو سنت ہی کہ ایک ہی فطرہ دست بدست کرکی فقیر کو دیدی اور
نیت کری کہ زکوۃ فطر نکالتا ہون فقط اپنی طرف سے یا اور وں کی طرف سے بہی واجب
قربۃً الی اللہ امر دوسرا جنس اور اوسکی مقدار مین پس ضابطہ
اوسکا یہہ ہی کہ جو قوت اور خورش اوسکی غالب ہو مثل گیہون
اور جو یا خرما و منقی کی اوسی مین سی ہر شخص کیجانب سی ایک
صاع یعنی پوری تین تین سیر دینا واجب ہی عین دی یا قیمت اوسکی
نرخ بازار کی حساب سی امر تیسرا وقت ہی پس موافق مشہور
کی شام شب عید ہی اور یہہ احوط ہی اور نزدیک بعض علما کی وقت
نکالنی کا شب عید سی روز عید کی ظہر تک ہی اور احوط یہہ ہی

کہ شب عید کو جدا کرے اور نماز عید کی پہلی دیدے اور تاخیر بلا عذر
شرعی نہ چاہیے اگر عذر شرعی رکہتا ہو تو قضا کریگا اور فطرہ اطفال
اور غلام اور کنیز کا والدین اور آقا پر واجب ہے اور جو پہنا مصرف
مین پس جاننا چاہیے کہ یہ صدقہ واجبی ہے سید کا سید اور غیر
سید دونوں لے سکتا ہے اور غیر سید کا سید کو لینا حرام ہے مگر یہ کہ ہبہ کر لیا
جائے اور مستحقین مین یہ شرط ہے کہ مومن ہو اور پابند ہو عبادت
کا روزہ اور نماز بجا لاتا ہو اور بہتر اور افضل یہ ہے کہ زکوٰۃ فطر کو مجتہد
العصر والزمان کی خدمت بابرکت مین بہیجدے اور وہ بری الذمہ
ہو جائے وہ جسکو مستحق جانین دین شاخ پانچوین فروع دین
مین سے خمس ہے یعنی پانچوان حصہ دنیا اپنے مال مین سے جب چند شرطین
پائی جائین ہر مومن پر واجب اور لازم ہے اور وہ خاص ایک حق اور
حصہ ہے مال مین سے جو بنی ہاشم کیلئے مخصوص ہے اور اس باب مین
بڑی بڑی تاکیدین اور بڑی بڑی اوسکی فضیلتین احادیث مین
وارد ہین مگر چونکہ جملہ احکامات خمس کے مع احادیث فضیلت اور
ثواب اور نہ دینے کی تہدید اور عذاب اچھی طرح سے تمام و کمال اردو زبان
عام فہم جناب والد علام زبدۃ الکرام عمدۃ العلماء العظام فخر المتقدمین
افتخار المتاخرین جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول جناب
مستطاب مقدس القاب المقدس لقضاب مولوی امام بخش خانصاحب
المدعو مولوی بہگو خانصاحب قبلہ و کعبہ مدظلہ العالی بدوام الایام

والہیالی نی اپنی رسالہ خمس مین تحریر فرما چکی ہین مباحث خمس
اسمین لکہنا سود اور بے سمجھا لیکن چونکہ یہہ رسالہ خاص اصول دین
اور فروع دین مین ہی اور مسئلہ خمس جملہ فروع دین سی ہی لہذا تیمنا و تبرکا
اوسی کتاب سی چند مسایل ضروری خمس کی خاص واسطی فائدہ مستفید
ہونیکی منتخب کرکی لکہتا ہون کہ باعث برکت ہی پس جاننا چاہئی کہ خمس
سات چیزون مین واجب ہوتا ہی ایک غنایم دار الحرب یعنی وہ جو
مال جو کافر حربی سی جہاد مین ملی بشرطیکہ جہاد بحکم امام یا نبی علیہم السلام
کیا ہو اور وہ مال غصبی اور چوری کا نہو دوسری معدنی بار برداری اور بیڑداوری
نگینیان غیرہ کی اوسکا خمس یعنی پانچوان حصہ دینا واجب ہی اور اسمین
نصاب نہین ہی دوسری لعل زمرد و یاقوت و زبرجد و سب ہیچ
اور سنگ اور گندہک اور سونی اور چاندی اور انگور اور تانبی اور سیسی
اور زال اور نفط وغیرہ کی جیسی چیزین کہ زمین سی نکلین تو بعد دینی
خرچ مزدوری وغیرہ کی اوس اوسکا پانچوان حصہ دینا واجب ہی اور
اسمین بھی نصاب نہین ہی اور بعض علما کی نزدیک نصاب اسکا ایکدینار
ہی جبتک قیمت ایکدینار کو نہ پہونچی خمس دینا واجب نہین ہے اور
بعضون نی فرمایا ہی کہ نصاب اوسکا بیس دینار ہی اور یہی اقوی ہی
اور اوا جو ملی تیسری خزانہ نقد ہو یا غیر نقد بلاد کفار حربی مین جب وہ
مال اوس پر اثر اسلام کا نہو تب اوسمین سی پانچوان حصہ دینا واجب ہے
اگر اوس پر اثر اسلام کا ہو اور مالک ملی تو اوسکو واپس کر دینا واجب ہے

اگر مالک نہ ملی تو وصیت کری اپنی اہل و عیال کو کہ جب مالک ملی تو اوسی
واپس کر دی چوتھی دریا مین غوطہ مارنی سی جو جواہرات مثل مونگی او
موتی اور سونی اور چاندی کی ملی کہ اوس پر علامت اسلامیہ نہو اسمین
نصاب معتبر ہی وہ ایکدینار ہی جب تک قیمت اوسکی ایکدینار یا زیادہ
کی نہو اوسمین سی پانچوان حصہ دینا واجب نہین ہی پانچوین محاصل
تجارت اور زراعت اور کہیتی باڑی اور جملہ پیشہ اور ہنر اور مزدوری اور
سقائی اور میوہ فروشی اور گہاس فروشی اور دستکاری اور سلائی
اور بیپاری اور نوکری اور دلالی اور قاطری اور روزہ نماز اور حج کی اجرت
اور تعلیم و جملہ مکاسب وغیرہ سی جو منفعت حاصل ہو بعد دینی خرچ
سالانہ اوسکی اور اوسکی عیال سی جو بچی اوسمین سی خمس دینا واجب ہے
اگر نصاب کو نہ پہونچی اگر نصاب کو پہونچی گا تو بعد پائی جانی شرطین زکوۃ
کی زکوۃ بھی واجب ہوگی اور جو طریقہ ہی کہ روزانہ کی آمدنی مین جو بعد خرچ
قوت عیال وغیرہ کی بچی اوسمین سی وغیرہ پانچوان حصہ نکالتا رہی چھٹین جو
زمین یا باغ یا گہر کہ کافر ذمی یعنی یہود اور نصاری یا مجوس کسی مسلمان
سی خرید کری تو اوس زمین کی قیمت کی علاوہ اوس قیمت کا پانچوان حصہ
اوس زمین کی خمس مین ذمی سی لیا جائیگا ساتوین مال حرام اور حلال
جب آپس مین ملجائی اور اوسمین تمیز نہو کہ کون حلال ہی کون حرام ہی
اور مقدار مال حرام کی اور اوسکی مالک کو بہی نجانتا ہو تو اوسمین بہی خمس
دینا واجب ہی اور خمس چھ حصون مین تقسیم ہوتا ہی تین حصہ خاص حق

امام علیہ السلام کا ہی اونکی خدمت بابرکت مین ہیونچایا جای یا حوالہ
مجتہد جامع الشرایط کی کری کہ مستحقین کو دین یا خود تا وجود ذیجود
امام علیہ السلام کی حفاظت کری اگر ممکن ہنو تو خود سادات مومنین نے
ساکین کو تقسیم کری اور تین حصہ یتیمون اور مسکینون و ابناء السبیل
کا ہی باقی تفصیل احکام کتب علما و عظام اور رسالہ خمس جناب سلطان
العلماء سی استفادہ کری شاخ چہٹمین فروع دین مین سی جہاد
ہی جسکے معنی لغت مین مشقت کی ہین اور اصطلاح شرع مین صرف کرنا
اپنی مال و نفس کا ہی محاربہ مشرکین اور باغیین مین امام یا نبی علیہم السلام
کی یا بحکم اوسکی جسکو امام علیہ السلام نی نائب امور جہاد کردیا ہو اور اس
صورت مین جہاد سی منہ موڑنا اور بہاگنا حرام ہی بشرطیکہ مسلم ہو اور
عقل کامل رکہتا ہو اور وہ اعظم ارکان دین اسلام سی ہی کہ باعث حفاظت
اور رواج دین ہی اور واجب عینی ہی ہر شخص پر جسکو امام طلب فرمائین
اور اوسکی فضیلت اور ثواب اور ترغیب مین بہت سی آیات قرآنی
اور احادیث نبوی ناطق ہی اور بنص اور اجماع بارہ شرط پر واجب
ہوتی ہی جبکہ کفار دعوت اسلام قبول نکرین اور طالب ہون جہاد کے
ایک یہہ کہ مرد ہو کیونکہ عورت اور خنثی سی جہاد ساقط ہی دوسری بالغ
ہو اسلئے کہ اطفال پر جہاد واجب نہین ہی تیسرے عاقل ہو کہ دیوانہ پر جہاد
واجب نہین ہی چوتہی آزاد ہو کیونکہ بندہ پر واجب نہین ہی پانچوین
پیر نہو کہ بوڈہی عاجز سی جو قوت جنگ کی نرکہتا ہو جہاد ساقط ہے

چھٹے ین آداب اور فنون جنگ سی واقف و ماہر ہو ساتوین
اندہا اور لنگڑا نہو کہ انسی جہاد ساقط ہی جبکہ بدون مشقت کی اونسی راہ
چلنا دشوار ہو لیکن جو بدون مشقت اور تکلیف کی راہ چلسکتا ہی
اوس سی ساقط نہین ہی بلکہ اوسپر بہی واجب ہی آٹھوین بیمار نہو کہ
بیمار سی جہاد ساقط ہی نوین قادر ہو نفقہ پر عیال کی حضر مین اور اپنی
خرچ پر سفر مین پس وہ فقیر اور محتاج جو خرچ راہ اور نفقہ عیال پر اور قیمت
ہتہیار پر قادر نہ ہو اوس سی بہی جہاد ساقط ہی دسوین قادر ہو سواری پر
جہان پیادہ نہ جا سکتا ہو گیارہوین قرضدار نہو بارہوین باپ مان راضی ہون پس
[illegible] قرضدار سی اور اونسی جنکی مان باپ راضی نہون جہاد ساقط ہی
اور تین فرقون سی جہاد واجب ہی ایک باغی جو خروج کرے
امام پر دوسرے کافر ذمی یعنی یہود اور نصاری جب نقض
عہد ذمی کرین تیسرے کفار بت پرست آتش پرست
ستارہ پرست وغیرہ اور جہاد کبہی واجب کفائی ہوتی ہی مثل
اعلاء کلمۂ اسلام اور اشعار شرایع دین کی جیسا گذرا اور کبہی
واجب عینی ہوتی ہی حفظ اموال اور نفس اور ناموس کے لئی جبکہ
[illegible] تا بالیقین ہو اور باعتبار عموم اقسام کی باز رکہنا اپنی نفس کو
خواہشات سی اور جبر کرنا نفس کا بجالانی پر واجبات کی مثل طاعت
اور عبادت خدا و ادا حقوق مومنین کی اور تحصیل علم دین کی اور
[illegible] واجب اور ترک معاصی کی اور اختیار ورع او تقوی کے س

لازم یعنی عفت کی اور رضامندی خدا و نیکوئی حق کا خیال
رکھنا عدل وانصاف اور نفس کا اصلاح کرنا اور ارتکاب
معاصی اور لذات محرمات اور مشابہت کفار اور تحقیر توبہ
اور کفران نعمت سی پرہیز کرنا اور گناہ صغیرہ اور کبیرہ و شرک
باللہ اور عقوق والدین اور قتل نفس ناحق اور [illegible] اور
سود خواری اور زنا اور بدکاری اور ... اور ... کاری اور
جھوٹی گواہی اور چوری اور ظلم اور شراب خواری اور ...
اور قمار بازی اور خرچ فضول اور حبس حقوق اور استعمال ...
اور اصرار بالمعاصی اور طلب ریاست دنیوی اور ...
دنیا سی اور گمراہ کرنی کی آدمیوں کو ... اطاعت کرنی ...
سے اپنی نفس کو بچانا اور عذاب خدا سی ڈرنا اور رحمت خدا سی
ناامید نہونا اور اپنی گناہوں کا اقرار کرنا اور اوس پر ندامت اور استغفار
کرنا اور توبہ کرنا باخلاص خشوع و خضوع اور گناہوں سی اور پھر ... نکرنا
گناہوں کا اور ادا کرنا حقوق متروکہ کا یہ سب اعظم تہا ... بلکہ واجب
عینی ہین اللهم احفظنا من شرور الاعمال و سیئات الاجال وجعلنا
اللہ وجمیع المومنین ممن تسعهم رحمته ویشملهم غفرانه وهو الغفور الرحیم

واجبات احکام اموات واضح ہو کہ جب مریض پر حالت
سکرات یعنی آثار موت طاری ہون اوسکو لازم ہی کہ اپنی گناہون

نادم ہوا اور توبہ کری اور قصد کری کہ اگر زندہ رہا تو پھر گناہ نکرونگا
اور وصیت کری اپنی امور اور حقوق کی اور اوسکی عزیزون پر واجب
ہی کہ وقت نزع کی اوسی رو بقبلہ چیت لٹائین اسطرحپر کہ دونو تلوی
قبلہ رخ ہون اور مستحب ہی پڑہانا کلمات فرج یعنی لا الہ الا اللہ
الحلیم الکریم الخ اور اسی دعاء عدیلہ کا رضیت باللہ ربا و بالاسلام
دینا کا الخ اور شہادتین اور اقرار نبوت اور امامت کا اور اگر جان
کندنی دشوار ہو تو گہر مین جہان ہمیشہ نماز پڑہتا تہا وہانپر لیجائین
یا سورہ صافات اور یسین پڑہا دین یا اور کوئی پڑہدی کہ باسانی
قبض روح ہوتی ہی اور وقت نکلنی جانکی بیمار پر ہاتہ نرکہین اگر تڑپی تو نہ
نہ پکڑین اگر رات کو مری تو اوسکی پاس چراغ روشن رکہین اور قرآن
پڑہین اور دونو آنکہہ اور مونہہ بند کردین اور دونو ہاتہونکو پہلوؤنمین پہیلا دین
اور پیر دونو عمرہ کو سیدہی رکہین اور ایک چادر اوڑہا دین اور اوسکو تنہا نہ
چہوڑین اور جنب اور حائض کو میت کی پاس بیٹہنا مکروہ ہی کہ فرشتونکو
اذیت ہوتی ہی اور تجہیز میت مین عجلت کرین اگر موت مین اشتباہ
نہو اگر موت مین شبہہ ہو مثل سکوت کی تو تین روز صبر و انتظار کرینگی تاکہ
یقین ہو جائی موت کا اب واضح ہو کہ سکرات سی دفن تک ستائیس
امر واجب ہی ایک استقبال قبلہ وقت احتضار کی جیسا کہ مذکور ہوا باقی
چہبیس امر واجب بیہ ہین وقت غسل عورتین میت کا چہپانا مرد کو
مرد عورت کو عورت غسل دی مگر محارم یعنی مان بیٹی کو اور بالعکس اور

زوجہ شوہر کو و بالعکس اور مرد دختر ۳ سالہ کو اور عورت پسر ۳ سالہ
کو غسل دے سکتی ہے اور غسل واجب تین ہین پہلا غسل بیری پانی سے
بعد ازالہ نجاست کی اور عدد مین سات پتی سے زیادہ نہو کہ مضاف
کہلادے کہ غسل آب مضاف سے صحیح نہین ہے پس کف نکالکر پانی مین
ملادین دوسرا غسل کافور کے پانیسے اور کافور بھی بقدر رسمی ہو کہ
پانی مضاف نہو جائے اور غسل دینا کافور سے محرم کو جسنے احرام حج
یا احرام عمرہ باندہا ہو حرام ہے تیسرا غسل خالص پانیسے تینون
غسل خالص پانی سے اگر بیری کی پتی اور کافور نہ ملے اور نیت کرے کہ غسل دیتا
ہون اس میت کو بیری کے پانیسے یا کافور کے پانیسے یا خالص پانی سے
بالعوض ہر دو نوکے خالص پانیسے واجب قربۃً الی اللہ وقت غسل
کے میت رو بقبلہ رہے اگر غسل متعذر ہو جیسے جلگیا ہو یا چیچک
کثرت مین مرگیا ہو اور خوف ہو کہال چہلنے کا تو ہر غسل کے عوض مین
تیمم کرادین اور نیت کرے کہ تیمم دیتا ہون اس میت کو فلان فلان
غسل کیعوض واجب قربۃً الی اللہ اور ہر غسل کیعوض تیمم مین دو دو ضرب
ضرور ہے ایک واسطے پیشانی کے ایک واسطے دونو پشت دست کے
آب غسل یا خاک تیمم طاہر ہو آب غسل مضاف نہو آب غسل غصبی نہو
تختہ و زمین جسپر غسل اور تیمم دیتے ہین مباح ہو غصبی نہو طریقہ غسل دینے
کا یہہ ہے کہ ایک گڑہا کہودین کہ پانی غسل کا نہ پہیلے اور سپر ایک تختہ یا تخت
رکہین اور سپر میت کو سر اشیب یعنی سر بلند چت رو بقبلہ لٹادین

اور لباس میت کا پیر کی جانب سی اوتارین اور بلا اجازت وارث
اور ولی میت کی چاک نکرین اور عورتین کو لنگ سی چہپا دین اور
نجاست اور چکنائی اور ناخون اور کانکی کثافت اور میل وغیرہ بیسن
وغیرہ سی خوب ملایم ہاتہہ سی پاک و صاف کرین پہر غسال اپنی دونو ہاتہہ
کو کہنی سی تین تین دفعہ دہووی اور پاک کری اسیطرح ہر غسل کے
پہلی کہنی سی دونو ہاتہہ دہو لیا کری اگر گہڑا ہو بدہنا ایک ہی ہو تو اوسکو
پہلی تین بار طاہر کر لیا کری تب اوسمین دوسرے غسل کا پانی رکہی اور غسل
دی پس ہاتہہ مین بہرا بدہنا لیکر میت کی داہنی جانب کہڑا ہو اور نیت
کری غسل دیتا ہون مین اس میت کو آب سدر سی واجب قربۃً الی اللہ
اور فورًا بلا توقف کی تین بار سر و گردن دہووی پہر میت کو بائین کروٹ
کرکی داہنا جانب مع نصف عورتین وناف کی دہووی پہر داہنی کروٹ کر
تین بار بایان جانب دہووی مع نصف عورتین وناف کی اور پہر باب
کاندہی سی تلوی تک تین تین بار دہووی اور ناک اور کان وغیرہ مین
خوب پانی پہونچائی اور عورتین کی ہونمین مستحب ہے کہ ہاتہہ پر [illegible]
وتہیلی وغیرہ بہنی ہو بعد ازان پانی کثرت سی ڈالی کہ مردہ خوب [illegible]
ہو جائی اگر پانی کم ہو جائی آب خالص اور اوسمین ملا دی پہر غسال اسیطرح دونو
ہاتہہ کہنی سی دہو کر آب کافور سی غسل دی اور نیت کری کہ غسل دیتا
ہون اس میت کو آب کافور سی واجب قربۃً الی اللہ پہر اسیطرح دو
ہاتہہ دہو کر آب خالص سی غسل دی اور نیت کری غسل دیتا ہون اس

میت کو آب خالص سی واجب قربۃً الی اللہ اگر سر اور داڑہی
کا بال گہنا ہو تو اوسکی تخلیل کرتا رہی اور غسل دینی مین ہاتہہ بڑی نرمی
اور ملایمت سی شکم وغیرہ پر پہیری اور جسم میت کو بہت آہستگی سی
پہیرنا اور حرکت دی اور غسل اگر غیر ممکن ہو تو بعوض ہر غسل کی تیمم
دی اور نیت کری تیمم دیتا ہون اس میت کو فلان فلان غسل کی عوض
واجب قربۃً الی اللہ جب غسل سی فراغت ہو تو لنگ سی میت
کو خشک کری دریائی گرم سی غسل دینا اور میت کا ناخن اور سر کا
بال اور بال زیرناف کاٹنا اور مونڈنا اور داڑہی کی بالونمین کنگہی
کرنا اور غسل کے پانیکا پہیلانا یہہ سب مکروہ ہی اور غسل کی بعد سی نماز
میت تک تو امر واجب ہی پہلی حنوط یعنی سات اعضای سجدہ
کہ دونو ہتہیلی اور دونو زانو اور دو نو پیر کی انگوٹہی اور پیشانی ہے
کافور ملنا اور بقدر رسمی کافی ہی اور کان ناک آنکہہ مین ڈالنا مکروہ ہے
اور سنت ہی کہ کافور تیرہ درہم اور ثلث درہم شرعی ہو کہ پونی تین
روپیہ بہر مشہور ہی اگر اسقدر ممکن نہو تو ایکدرہم کافی ہوگا اور حنوط سی
جو بچی اوسی سینہ پر میت کی رکہہ دین اور حنوط کرنا محرم کو جسنی احرام
حج اور عمرہ کا باندہا ہو حرام ہے دوسرے تین کپڑونمین کفنانا
ایک سیزر یعنی لنگ کہ ناف سی زانو یعنی گہٹنی کی نیچی تک چہپادی
اگر وارث میت کا اجازت دی یا میت نی خود وصیت کی ہو تو سینہ
سی ساق تک ہو کہ یہہ بہتر اور احوط ہی دوسرا قمیص یعنی پیراہن

کہ کاندہی سی پنڈلیوں تک ہو اگر اجازت دی گئی ہو تو قدم تک ہو
اور آگا پیچہا کرتی کا برابر ہو کم زیادہ نہو اور درمیان میں چاک ہو مثل گریبان کے
کہ سر میت کا چلا جاوے تیسرا لفافہ یعنی چادر کہ طول میں سر اور پیر
سی بڑی ہو اور عرض میں اسقدر ہو کہ ایک پلہ دوسری پر پڑی سے یعنے
میت کو لپیٹ سکیں مسئلہ کفنمیں چند کپڑی سنتی زیادہ کئی جاتی ہیں
ایک خرقہ یعنی ران پیچ بقدر سات ہاتھ طول اور ڈیڑہ بالشت عرض کی
اور یہہ مرد اور عورت دونوں میں مشترک ہی دوسرے عمامہ مرد کیواسطے
خاصۃً اور اوسکی کوئی مقدار مقرر نہیں ہی اوسقدر ہو کہ کافی ہو جائے
تیسرے سینہ بند کہ پستان عورت کو چہپا دے چوتہی خمار یعنی مقنعہ کہ یہہ
دونو خاص عورت کی واسطے ہیں اور انکی بہی کوئی مقدار معین نہیں ہے
اوسقدر ہو کہ کافی ہو جائی اور ایک دوسری چادر سر تا سری بہی
سنت ہی اور کفن کربلائی دینا اور کفن پہ جوشنین یا آیات قرآنی
لکہنا بہتر ہی اور مکروہ ہی قطع کرنا کفن کا لوہی سی اور دوسری تاگی سی سینا
یا اوسی تاگے سے سینا تہوک لگا کر اور بخور کرنا کفن کا اور مکروہ ہی آستین رکہنا کفن کا
مگر جبکہ اوسکی سئی ہوئی پیرہن میں کفنا دیں پس مرد کی واسطے چہہ کپڑا
ہی تین واجب لنگ پیراہن سر تا سری اور تین سنت
ران پیچ عمامہ اور دوسری چادر اور عورت کی واسطے
سات کپڑا ہی تین واجب یعنی لنگ پیراہن چادر سر تا سری
اور چار سنت ران پیچ مقنعہ سینہ بند دوسری چادر

تیسری کفن خالص ریشم کا نہو مرد ہو یا عورت دونو برابر ہین
چوتہی کفن طلاباف اور طلادوز نہو پانچوین طاہر ہو چھٹین غصبی
نہو ساتوین بہت باریک نہو کہ بدن میت کا اوس سی معلوم ہو آٹہوین
حسب حیثیت متوسط قیمت کا ہو نہ بہت ادون اور نہ بہت اعلی نوین
کفن زوجہ کا شوہر پر واجب ہی اگرچہ عورت مالدار ہو مگر تین شرط پر ایک
یہہ کہ منکوحہ ہو دوسری یہہ ناشزہ نہو تیسری یہہ کہ شوہر قادر بہی ہو
کفن دینی پر اور کفن کو اصل ترکہ پر مقدم ہونا چاہئی **مسئلہ** غسل اور
کفن اور حنوط اور نماز اور دفن کل احکام میت کی بلا اجازت اوسکی
وارث کی جو اولی ہو مرد ہو خواہ عورت مثل مان باپ دادا دادے
بہن یا بہائی یا اولاد اور زوجہ اور شوہر کی جائز نہین ہی اگر کوئی
وارث موجود نہو تو حاکم شرع اجازت دی اگر وہ بہی موجود نہو
تو اجازت مومنین کی کافی ہی اور طریقہ کفن لگانیکا یہہ ہی
کہ سفتی چادر بچہاکر اوسپر ابہی چادر بچہاوین پہر جبانسی بر میت
کا ہی تکا ... ان اور سینی پر رکہین اگر عورت ہو یا ... سر پر رکہین اگر مرد ہو
بعد ازان پیراہن دامن پلا اوسی کا بچہاوین اور دامن پلا اوپر جہنکر سرہانی کہین
بعد اوسکی لنگ بچہاوین کہ لنبان لنگ کی پیراہن کی چوڑان پر ہو
بعد ازان ران پیچ خیکر کہین کہ اوپر کا آنچل لنبائین دوحصہ برابر چاک
ہو اسقدر کہ دونو گوشہ میت کی کمر مین مثل ازار بند اور لنگوٹ سنے
بندہ سکی داہنا گوشہ داہنی طرف بایان گوشہ بائین طرف کردی

اور جسجگہ میت کا سر ہو بیری و ہانپر بہت سی رودی رکہدین اور پسینہ بند عورت کی لئے علیحدہ ایک طرف چادر پر رکہدین اسیطرح ایک شہادت نامہ خاک کربلا سی لکہکر رکہدین عورت ہو یا مرد اور یہ لکہنا بہتری بسم الله الرحمن الرحیم فلان یا فلانة یشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له ویشهد ان محمدا عبده ورسوله وخاتم النبیین وجاء بالحق وان علیا ولی الله وامیر المومنین والخلیفة من بعد رسول الله ومستخلفه فی امته مودیا لامر ربه تبارک وتعالی وان فاطمة سیدة النساء بضعة رسول الله وابناهما الحسن والحسین ابنا رسول الله وسبطاه واماما الهدی وقائد الرحمة وان الائمة من ولده علیا ومحمدا وجعفرا وموسی وعلیا ومحمدا وعلیا وحسنا والحجة القائم المنتظر المهدی علیهم السلام ائمة وقادة وسادة ودعاة الی الله عز وجل وحجة علی عبادة وان ما جاء به محمد حق والجنة حق والنار حق والصراط حق والمیزان حق وتطایر الکتب حق وان الساعة اتیة لا ریب فیها وان الله یبعث من فی القبور اسکے بعد اسکا لکہنا بہتر ہی قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعا انه هو الغفور الرحیم اور سنت ہی کہ دو جریدہ یعنی دو شاخ سبز و تر یا تہ بہر کی یعنی کسی سے

بند دست تک خرما کی یا بیر کی یا بید کی یا انار کی یا جس درخت کی ہو لیکن
تازہ اور تر ہو کیونکہ اوسکی تری کی میت عذاب قبر سی محفوظ رہتی ہی کفنمین
رکہی ایک داہنی طرف پیراہن کی اندر گردن کی جڑ سی جلد سی ملا کی اور دوسرے
بائین طرف چادر اور پیراہن کی درمیانمین بلکہ اگر سہواً کفن مین داخل نہ کیا
ہو تو اندر قبر کی رکہدین اگر قبر بند ہو چکی ہو تو وہ قبر پر رکہو نص دین اور
سنت ہی کہ سوئی مین لپٹی ہو اور مستحب ہے کہ کفن غسل سی پہلی تیار کر
رکہین بعد غسل کے کسی پاک چیز پر یا بوریا ہو یا فرش کفن پہیلا کر رکہین
اوسپر میت کو اوسکی عورتین کو لنگ سی چہپائی ہوی لا کر چیت
لٹا دین پہلی ساتون اعضاء سجدہ پر بہ نیت قربت حنوط کرین جیسا
گذرا پہر روئی اوسکی فرج اور ناک کانمین رکہین اور بہ نیت قربت اسلح
کفنانا شروع کرین کہ دونو سر ان تہبند کا دونو طرف سی نکالکر اوسی بندہی
ہوی سری مین ڈالکر مضبوط کسکر باندہین جہانتک پہونچی تہ لنگ کے
ہر ایک پلی کو دوسری طرف ڈالین اور لپیٹین بعد ازان اگر عورت
ہو تو شہادت نامہ داہنی طرف رکہکر سینہ بند کو باندہین کہ دونو
پستان اوسکی چہپ جاوین اور لپیٹ پر گرہ دین اگر مرد ہو تو فقط
شہادت نامہ داہنی طرف رکہدین بعد ازان پیراہن گلی مین
ڈالکر جریدتین جیسا کہ گذرا رکہین بعد ازان اگر مرد ہو تو اوسکے سر پہ
عمامہ پہیلا اسطرح سی باندہین کہ سر پر لپیٹ کر ٹہڈہی کی دونو طرف کہینچ
داہنی سرےکو بائین طرف اور بائین سرےکو داہنی طرف کر دین

کر دو نو سری سینہ پر لٹکین اور اسکو تحت الحنک کہتی ہین اگر عورت ہو
بجائی عمامہ مقنعہ باندہی کہ داہنا سرا بائین طرف اور بایان سرا داہنی
طرف رکہی پہر چادر مین لپیٹین اسطرح پر کہ بایان پلہ داہنی طرف لیجا کر کسی
اور داہنا پلہ بائین طرف کسی اور سرہانی سی چادر کسی اگر نہ ممکن ہو تو
پہلی واجبی کافی ہی اور ایک ڈہجی سی سر کیطرف کی چادر کی چوٹی باندہی
اور ایک ڈہجی سی پیر کیطرف اور ایک ڈہجی سی کمر کسکی باندہین پہر
اوسکی میت کو اوٹہا کر تابوت مین یا چارپائی پر رکہین اور چادر سی
ڈہانکر تربیع کی ساتہہ اوٹہا کر باہستگی طرف مقبرہ کی لیچلین اور ذکر کرتی
رہین اور صورت تربیع کی یہہ ہی کہ پہلی داہنا کاندہا مردہ کا اپنی داہنی کاندہی
پر لی بعد ازان داہنا پیر داہنی کاندہی پر بعد ازان بایان پیر بائین
کاندہی پر بعد ازان بایان کاندہا بائین کاندہی پر لیکر چلی اور یہہ افضل
ہی کہ خداوند غفور چالیس برسکا گناہ اسطرح کی اوٹہانیوالی کی بخشتا ہی
اور مومنونکی واسطی افضل یہہ ہی کہ جنازہ کی داہنی یا بائین یا پیچہی سی چلین
اور کفنانی کی بعد سی دفن تک پانچ امر واجب ہی ایک نماز پڑہنا
مرد مومن یا زن مومنہ پر یا انکی اطفال پر جو چہہ سال سی کم نہون
اور اسمین طفل کافر کا جو اسیر اہل اسلام ہوا اور مجنون لو بہتی بہی داخل
ہی اور منکر ضروریات دین پر مثل غالی اور ناصبی کی جنازہ پر نماز
پڑہنا واجب نہین ہی اور طریقہ نماز کا یہہ ہی کہ جنازہ کسی جگہہ پر
جو مسطح اور برابر ہو رو بقبلہ اسطور پر رکہین کہ سر میت کا داہنی

طرف مصلے کی ہو پس وارث میت کا یا جسکو وہ اجازت دے آگے
ہو گر نماز پڑہے اگر شرائط امامت کی رکہتا ہو اور مومنین صف باندہ کر
اوسکے پیچہے ہوں کہ جماعت افضل ہے یا تین صف کر کے برابر کہڑے ہوں
اگر میت مرد ہو تو مقابل کمر کے اگر عورت ہو تو محاذی سینہ کے اور
بہت فاصل نہو بلکہ سنت ہے کہ ایسا نزدیک ہو کہ اگر دامن قبا کا
اوڑے تو جنازہ تک پہونچے اور طہارت اس نماز مین شرط نہین ہے
جنب اور حائض بھی پڑہ سکتے ہین اور وضو یا تیمم کر لینا بہتر ہے
اور شوہر اولی ہے بہ نسبت زوجہ کے دوسرون سے اور مرد اولی سے
عورتون سے اور نماز مین پانچ چیز واجب ہے پہلے نیت مقارن تکبیر اول کے
دوسرے استقبال اگر ممکن نہو تو ساقط ہے تیسرے قیام مختار کو عاجز
سے ساقط ہے چوتھے اور پانچوین تکبیرات ہین بعد تکبیر اول کے شہادتین
بعد تکبیر ثانی کے درود بعد تکبیر ثالث کے مومنات اور مومنین کیواسطے
دعا بعد تکبیر رابع کے دعا واسطے میت کے بعد تکبیر پنجم اس کہے نماز ختم
کرے اگر میت بے نماز کے دفن ہوے ہوا اور یقین سے لحاظ جانیکا نہو تو
قبر پر نماز پڑہ سکتے ہین اور صورت نماز پڑہنے کی یہ ہے کہ پہلے نیت
کرے کہ نماز پڑہتا ہون اس میت پر واجب قربۃً الی اللہ
اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ واشہد ان محمدا رسول اللہ اللہ اکبر اللہم
صل علی محمد وآل محمد اللہ اغفر للمومنین والمومنات
اللہ اکبر اللہم اغفر لہذہ المیت اللہ اکبر

اور یہ مختصر نماز تھی اور موافق مشہور کے اس طور سے پڑھے کہ بہتر
ہے بعد نیت کے تکبیرۃ الاحرام کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا
بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَاَفْضَلِ مَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ
وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاۗءِ
وَالْمُرْسَلِیْنَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ
الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاۗءِ مِنْھُمْ
وَالْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمْ بِالْخَیْرَاتِ اِنَّکَ
مُجِیْبُ الدَّعَوَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا عَبْدُکَ وَابْنُ (ھذہ امتک وابنۃ)
عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَزَلَ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ (نزلت وابنۃ)
بِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْہُ اِلَّا خَیْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ (منھا)
بِسِرِّہٖ مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ (کانت محسنۃ بسرھا)
اِحْسَانِہٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْہُ (احسانھا کانت مسیئۃ عنھا)
وَاغْفِرْ لَہٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ عِنْدَکَ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ (لھا اجعلھا)

وَاخْلُفْ عَلٰی اَھْلِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْہُ (اَھلِھا وارحمھا)
بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اور اگر معلوم نہو کہ شیعہ ہے یا مخالف تو بعد چوتھی تکبیر کے
یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ یُحِبُّ (تحب) الْخَیْرَ
وَاَھْلَہٗ فَاغْفِرْ لَہٗ (لھا) وَارْحَمْہُ (ارحمھا) وَتَجَاوَزْ عَنْہُ (عنھا)
وَاحْشُرْہُ (ھا) مَعَ مَنْ کَانَ یَتَوَلَّاہُ (تت) اگر لڑکا ہو تو یہ دعا
پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ (اجعلھا) لِاَبَوَیْہِ (یھا) وَلَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا
وَاَجْرًا اگر ضعیف المذہب ہو تو یوں پڑھے اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَکَ وَقِھِمْ
عَذَابَ الْجَحِیْمِ اگر مخالف حق ہو تو یوں پڑھے
اَللّٰھُمَّ امْلَأْ قَبْرَہٗ (ھا) نَارًا وَاَذِقْہُ (ھا) اَشَدَّ عَذَابِکَ
فَاِنَّہٗ (ھا) کَانَ یَتَوَلّٰی (تتولے) اَعْدَائَکَ وَیُعَادِیْ (تعادے)
اَوْلِیَائَکَ وَیَبْغَضُ اَھْلَ بَیْتِ نَبِیِّکَ

اور چاہے اس طرح پڑھے

اَللّٰھُمَّ امْلَأْ جَوْفَہٗ نَارًا وَقَبْرَہٗ
نَارًا وَسَلِّطْ عَلَیْہِ الْحَیَّاتِ وَالْعَقَارِبَ
فَاِنَّہٗ کَانَ یَتَوَلّٰی اَعْدَائَکَ وَیُعَادِیْ
اَوْلِیَائَکَ وَیَبْغَضُ اَھْلَ بَیْتِ نَبِیِّکَ
امر دوسرا نقل کرنا میت کا بعد نماز کے

منزل منزل دو تین بار تامل
قبر کیجانب اور دفعتہ داخل قبر نکرین بلکہ منزل منزل دو تین بار تامل
کرکے قبر مین اوتارین تاکہ وحشت میت کی کم ہوجائی اگر میت مرد ہو
تو قبر کی دروازہ یعنی پائتین سے داخل کرین اگر عورت ہو تو پہلوئے
قبر یعنی پچھم کی طرفسے اوتارین لیکن نرمی اور ملائمیت سے کر لٹکان
نہوا اور میت کو قبر مین داہنی کروٹ رو بقبلہ لٹا دین کہ
سینہ میت کی پورب کی دیوار سے ملجائی اور اوپر کا سر یعنی بایان
پیر یعنی داہنی پیر ہوا اور چاہئی کہ قبر گہری چنبر گردن تک ہو
اور لحد یعنی بغلی اسقدر گہری ہو کہ آدمی اوسمین بیٹھ سکی اور سنت
ہی کہ کفن کی بندکر اور بندشہ کو کھولدین اور کلہ داہنا زمین سے
ملجائی اور کلہ کی نیچی قدری خاک شفا رکھدین اور سنت ھی
کہ قبر مین داخل ہونیوالا اسر و پا برہنہ بند جامہ وازار بند کھولے
ہوی پائی قبر سے اوتری اور اوسی طرفسے نکلی اور بعد لٹانی کی قبر مین
خود داخل ہونیوالا قبر مین یا ولی میت یا جسکو ولی اجازت دے
داہنی ہاتھ سے داہنا بازو اور بائین ہاتھ سے بایان بازو میت کا
پکڑکر حرکت دیتا جای اور یہ تلقین کہ جامع تر اور بہتر ہی اور بعد
اسکی بیان ہوگی پڑہی اور عورت کی واسطی داخل ہونیوالا قبر کا
اور بازو پکڑنیوالا حال تلقین مین محرم ہونا ضرور ہی غیر محرم جائز
نہین ہی امر چوتھا زمین قبر مباح ہو غصبی نہو امر پانچوان قبر
کو اسطرح پر بند کرین اور اسقدر گہری ہو کہ بدن میت بو سی بد

اور گزندِ جانوران موذی گزندہ اور درندہ سے محفوظ رہے اور
تلقین یہ ہے اسمع افہم تین بار یافلان بن فلان ھل
انت علی العہد الذی فارقتنا علیہ من شھادۃ
ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ
ورسولہ وسید النبیین وخاتم المرسلین وان علیا
امیر المومنین وسید الوصیین امام ن افترض اللہ
طاعتہ علی العالمین وان الحسن والحسین وعلی بن
الحسین ومحمد بن علی وجعفر بن محمد وموسے بن جعفر
وعلی بن موسی ومحمد بن علی وعلی بن محمد والحسن
بن علی والقایم الحجۃ المہدی صلوات اللہ علیہم اجمعین
ائمۃ المومنین وحجج اللہ علی الخلق اجمعین وائمتک
ائمتہ ھدی ابرار یافلان بن فلان اذا اتاک
الملکان المقربان رسولین من عند اللہ تبارک
وتعالی وسئلاک عن ربک وعن نبیک وعن دینک
وعن کتابک وعن قبلتک وعن ائمتک فلا تخف
ولا تحزن وقل فی جوابہما اللہ جل جلالہ ربی ومحمد نبی
والاسلام دینی والقران کتابی والکعبۃ قبلتی وامیر المومنین
علی بن ابیطالب امامی والحسن بن علی ن المجتبی امامی
والحسین بن علی الشہید بکربلا امامے

وعلی زین العابدین امامی ومحمد باقر علم النبیین اِمامی
وجعفر بن الصادق امامی وموسیٰ الکاظم امامی وعلی بن
الرضا امامی ومحمد بن الجواد امامی وعلی بن الھادی امامی
والحسن العسکری امامی والحجۃ القائم المنتظر اِمامی
ھٰؤلاء صلوات اللہ علیھم اجمعین ائمتی وسادتی وقادتی و
شفعائی بھم اتولّٰی ومن اعدائھم اتبرأ فی الدنیا والاخرۃ ثم اعلم یافلان
بن فلان اِنّ اللہ تبارک وتعالٰی نعم الرب وانّ محمداً نعم الرسول
وانّ امیرالمؤمنین علی بن ابیطالب واولادہ الائمۃ الاحد عشر نعم
الائمۃ واِنّ ماجاء بہ محمد حق وانّ الموت حق وسوال منکر
ونکیر فی القبر حق والبعث حق والنشور حق والصراط حق
والمیزان حق وتطایر الکتب حق والجنۃ حق والنار حق وانّ
الساعۃ اٰتیۃ لاریب فیھا وانّ اللہ یبعث من فی القبور افھمت
یافلان بن فلان ثبتک اللہ بالقول الثابت وھداک اللہ اِلٰی
صراط مستقیم عرّف اللہ بینک وبین اولیائک فی مستقر من
رحمتہ اللّٰھم جاف الارض عن جنبیہ واصعد بروحہ
الیک ولقہ منک برھانا اللّٰھم عفوک عفوک
بعد تلقین کے لحد کو خشت خام یا تختے وغیرہ سے وصل کرے اور رخنوں کو
گیلی مٹی وغیرہ سے مستحکم اور بند کرے بعد ازاں حاضرین پشت ہاتھ تین مرتبہ
مٹی ڈالیں اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے جائیں اور قبر بقدر چار انگلی کے بلند

اور مربع اور سطح کرین ماہی پشت نکرین اور قبر پر پانی بکثرت ڈالین روبقبلہ ہوکر سر جانیسے پائنتی تک تار نہ ٹوٹے بعد ازان پھر حاضرین روبقبلہ ہوکر قبر پر انگلیونکو زور اور قوت دیکر دہا لیکہ انگلیان پھیلی اور کشادہ ہون میت کے حق مین دعاء خیر مغفرت کی کرین اور سات مرتبہ سورۂ انا انزلناہ پڑہے اور جب مومنین چلے جائین تو پھر ایکمرتبہ ولی میت یا جسکو ولی میت اجازت دے تلقین گذشتہ آواز بلند پڑہے مسئلہ بعد دفن کے کہودنا قبر کا جائز نہین بلکہ حرام ہو مگر چند صورت مین ایک جبکہ کفن غصبی مین کفنا یا ہو یا زمین غصبی مین دفن کیا ہو یا جبکہ اوسے قبر مین دوسری میت کو دفن کرنا منظور ہو اور اوسکی ہڈیان اور بدن بوسیدہ ہو گیا ہو یا وسپر تیس برس گذر گئے ہون یا میت نے وصیت کی ہو مشاہد متبرکہ لیجانیکی لیکن تیسری صورت مین جو ہڈیان وغیرہ برآمد ہونگی اوسے قبر مین دوسری جگہہ دفن کرنا لازم ہی احکام عزاداری صاحب مصیبت کو لازم ہے کہ اپنے لباس مین کچھ تغیر دیدے کہ صاحب عزا و مصیبت زدہ معلوم ہو جیسے کہ گریبان کہولنا آستین چڑہانا یا برہنہ پا ہونا اور صبر کرنا مصیبت مین اور بکثرت سے پڑہنا انا للہ وانا الیہ راجعون کا بڑا ثواب رکہتا ہی کیونکہ خدا صابرونکو دوست رکہتا ہی اور گریبان پہاڑنا یا کپڑا پارہ پارہ کرنا اور منہہ پر طمانچہ مارنا اور بال نوچنا اور زانو پیٹنا اور حد سے زیادہ شور و فریاد کرنا جائز نہین بلکہ گناہ اور باعث حبط عمل کا اور سبب کفارہ کا ہے

اور تین روز سی زیادہ ماتمداری نکری مگر عورت کیواسطی شوہر کی
غم مین چار مہنیہ دش دن زینت اور لباس رنگین سی آرایش نکرنا
اور ماتمداری اور نوحہ بحق کرنا جایز ہی اور بڑی بیٹی پر قضاء روزہ اور
نماز کی جو باپ سی حالت بیماری مین فوت ہوی ہو واجب ہی اور ان
کی جانب سی اجوطہی خود ادا کری یا اجرت دیکر دوسری سی ادا کراوی
اور حقوق خدا و رسول جو میت کی ذمہ رہگیا ہو ادا کری اگر مستطیع رہا
ہو تو حج و زیارت اوسکی جانب سی عمل مین لاوی **احکام زیارت**
زیارت قبور خصوصًا اقارب کی مستحب ہے خصوصًا پنجشنبہ و جمعہ
کو پس جب قبر پر جائی تو سات مرتبہ سورہ انا انزلناہ اور گیارہ مرتبہ
سورہ قل هو الله اور معوذتین اور آیۃ الکرسی تین تین مرتبہ پڑھ
کر ثواب اوسکا مردونکو بخشدی کہ باعث ہی دونوں کی بخشش اور
مغفرت کا اور سبب ہی امن کا ہول قیامت سی اور جب قبرستان
جائی یہہ دعا پڑہی **السلام علی اهل الدیار من
المومنین والمسلمین انتم لنا فرط ونحن بکم ان شاء
الله من اللاحقین** **احکام تعزیت** سنت ہی کہ ہمسایگان
صاحبان مصیبت کو پرسا دین اور صبر اور شکیبائی کی تاکید کرین
اور اونکو تسکین دلادین اور تین روز اوسکا ساتھہ دین مصیبت اور
ماتم مین اور تین روز اوسکی بیان کہانا بہیجین اور میت کے
نیکونکا اظہار کرین اور اوسکی بدیونکو چہپاوین **اعمال خیر**

سنت ہی کہ زندی اپنی مردونکو نہ بہولین اور اعمال خیر سی مثل قرآن پڑہنی
وغیرہ کی انکو فراموش نکرین اور عمدہ عمل خیر شب اول دفن کو نماز ہدیہ
میت ہی بعد نماز مغرب کی اور اوسکا ثواب روح میت کو بخشنا بڑا ثواب
رکھتا ہی کہ باعث ہی تخفیف عذاب کا اور پہلی رات میت کیواسطی
بڑی سخت اور دشوار ہی جیسا کہ حدیث مین حضرت رسول مقبول سی منقول ہے
کہ میت پر کوی ساعت سخت و دشوار پہلی رات سی نہین ہی اور نماز ہدیہ
میت دو رکعت ہی بعد نماز فریضہ مغرب نیت کری کہ دو رکعت نماز ہدیہ
میت پڑہتا ہون مین واسطی خوشنودی خدا کی قربۃ الی اللہ بعد نیت سکے
تکبیرۃ الاحرام کہی اور پہلی رکعت مین سورہ حمد یکمرتبہ آیۃ الکرسی ایکمرتبہ اور دوسری مین
سورہ حمد ایکمرتبہ اور سورہ انا انزلنا دس مرتبہ اور بعض کتب مین لکھا ہی
کہ رکعت اول مین فاتحہ یکمرتبہ اور سورہ توحید دو مرتبہ اور دوسری مین فاتحہ
ایکمرتبہ اور سورۃ الہاکم التکاثر دس مرتبہ پڑہی اور سلام اور تشہد بجالاکر
کہی اللہم صل علی محمد وآل محمد وابعث ثواب ہاتین الرکعتین الی قبر فلان
بن فلان یعنی خداوندا ثواب ان دو رکعتوں کا طرف قبر فلان بن فلان
میت کی پہونچادی نماز پسر برای میت پدر دو رکعت ہی پہلی مین
سورہ فاتحہ ایکمرتبہ اور رب اغفرلی ولوالدی وللمومنین والمومنات
یوم یقوم الحساب دس مرتبہ اور دوسری مین سورہ حمد ایکمرتبہ اور
رب اغفر لی ولوالدی ولمن دخل بیتی مومنا وللمومنین
والمومنات دس مرتبہ اور بعد سلام و فراغ کی دس مرتبہ رب

نماز ہدیہ میت

اگر جمعہا کماد بیانی صغیر اپڑہی کہ اکثر اولاد مین حیات باپ سکے عاق
ہوتے ہین اور بعد مرنے باپ کے عمل خیر کے ذریعہ سے نیک کار ہو
جاتے ہین اور اکثر اولاد اپنی باپ کی زندگی مین نیک کار ہوتی ہین اور
بعد مرنے کے عاق ہو جاتی ہین اور سبب یہہ ہے کہ عمل خیر بجا نہین لاتے
مسائل۔ اگر عورت مرجائے اور جنین زندہ ہو تو بائین جانب سے پیٹ
چاک کر کے اوسکو نکالین گے بعد ازان سیکرا وسپر احکام اموات جاری کرین
اگر جنین مرجائی اور عورت زندہ ہو تو بذریعہ دائیہ کے باہر کراوین اور
غسل تطہیر دیکر اور ایک پارچہ مین لپیٹ کر دفن کر دین اگر دونون مر جائین
تو جنین کے باہر لانیکی ضرورت نہین لیکن ضرورت ہین۔ اگر عورت کافرہ
مسلم سے حاملہ ہو اور مع جنین کے مرجائی تو غسل وکفن دیکر پشت بقبلہ
دفن کرین گے کیونکہ وہ جنین حکم اسلام مین ہے اور منہ جنین کا شکم
مین طرف پشت کے ہوتا ہے اگر دونون مین سے ایک ہی زندہ ہے عمل سابق
بجالائی اگر مردہ مسلمان اور کافر کا مشتبہ ہو اور نہ پہچان سکین جیسے ڈوب کر ہون
یا آگ سے جلکر مرگئے ہون تو اس صورت مین جو مختون ہو اوسپر احکام میت اسلام
جاری کرینگے اگر یہہ بھی مشتبہ ہو تو بعد دینی غسل یا تیمم کے کفنا کر ایک کو
مسلمان جانکر دونون پر نماز پڑہینگے اور دفن کر دینگے اگر کفار
راضی نہون تو قرعہ ڈالین گے اگر زبردستی ایک کو اوٹھا لیجائین
تو دوسرے پر احکام میت غسل اور کفن اور نماز اور دفن احتیاطاً
بجا لائینگے اگر فقط میت کا سینہ ملے یا وہ ٹکڑا جسمین سینہ ہو تو اوسپر

تمام احکام مثل تمام جسم کے بجا لائینگی وجوبا اگر وہ ٹکڑا ملے جس مین سینہ نہو
لیکن ہڈی دار ہوا وسپر سوای نماز کے کل احکام جاری کرینگی اگر
کوئی ٹکڑا ایسا ملے جسمین ہڈی بھی نہو اوسی مثل جنین کے پارچہ مین
پیٹکر دفن کردینگے سقط یعنی جنین قبل از ایام رحم مادر سے
گر پڑے اگر چار ماہ کا ہو تو اوسکو غسل وکفن وحنوط و دفن سب
احکام بجز نماز کے بجا لائینگے کہ نماز چھہ برس سے کم پر واجب نہین ہے اگر
سقط چار ماہ سے کم کا ہی تو فقط پارچہ مین لپیٹکر دفن کردینگے اور
شہید اگر جو امام کے سامنے جہاد مین مارے جاوین اور اونکے اعضا
پر غسل اور کفن اور حنوط سب حرام ہے اونکو اوسی طرح اونہین کے
لباس مین جو پہنے تھے نماز پڑہکر دفن کردینگے اللھم ثبت قدمی
علی الصراط یوم تزل فیہ الاقدام واجعل سعیی فیما یرضیک یا
ذالجلال والاکرام چونکہ احکام تخریج اپنی تقسیم ترکہ بھی ضروریات تعلیم
سے ہی اور اوسکی طرف اکثر اوقات ضرورت شدید پڑتی ہے لہذا مختصر احکام
اوسکا جیسے جناب علامہ فہامہ امام ہمام عالم علام والد ماجد مدظلال افادتہ
الی یوم القیام منظر ثواب اور سہولت تعلیم مبتدیونکی آخر احکام میت
سے لاحق کیا لیس واضح ہو کہ میراث منتقل ہونا ایک حق او رحصہ کا ہی بعد
مرنے کسی شخص کے اوسکے ورثہ کی طرف اور موانع ارث کے تین ہین
کفر قتل اگرچہ المورث کا تیسرے رق یعنی غلام ہونا اور بھی اسباب
اوس کے بہتیرے ہین مثل لعان اور زنا اور عاق اور غیبت

منقولہ وغیرہ کی چنانچہ جناب علامہ افضل المتاخرین بہاء الملۃ والدین
محمد عاملی طاب ثراہ نی تیئیسویں وجہ موانع ارث کی جامع عباسی مین تحریر
فرمایا ہی تفصیل اوسکی سی استفادہ کری اور اسباب میراث خواری
سات ہین ایک خویشی یعنی پدر و مادر و فرزند ہونا دوسرے زنان
شوہری تیسرے ولای آزادی یعنی جو شخص کسی غلام کو آزاد کری بعد ازان
وہ غلام مرجائی اور اوسکی کوئی وارث نہو تو وہی شخص آزاد کرنیوالا میراث
لیگا چوتھی ولای ضمانت جریرہ ہی یعنی جو شخص کسی گناہ گار کی تاوان وغیرہ
کا ضامن ہو اور شرط اوسکی میراث قرار پادی اور اوسکی کو میراث خوار نہو
تو ضامن اوسکا وارث ہوگا پانچوین ولای اسلام کفار یعنی اگر کوئی کافر
کسی مسلم کی ہاتہہ پر مسلمان ہو کر مرجائی اور اوسکی کوئی وارث نہو تو وارث
اوسکا وہی مسلم ہوگا چھٹین ولای مستحقین زکوۃ یعنی وہ شخص جسے
مال زکوۃ سی مول لیکر آزاد کردیا ہو مرجائی اور کوئی میراث خوار اوسکا
نہو تو مستحقان زکوۃ اوسکی وارث ہونگی ساتوین ولای امامت
یعنی جسکی کوئی وارث نہو اوسکی وارث امام ہونگی اور اصحاب فرض بارہ
ہین بارہ : اور وہ ان چار بیت مین مندرج ہین **ابیات** جان اصحاب فرض
آٹہہ عورت ہین سامعین سی کہہ : تین بہنین جو ترکہ
پاتی ہین : عینی اخیافی اور علاتی ہین : بیٹی پوتی و مان و زوجہ ہی
آٹھوین زوجہ صحیحہ سے : چار مردونکا علم ہی کافی : زوج واب
جد و بہائی اخیافی : اور اونکی تین طبقی ہین پہلا طبقہ باپ مان

اولاد اگرچہ ادنی ہوان باپ کو کل مال ملیگا بقرابت جبکہ تنہا ہو
اور ثلث ملیگا اگر مان بھی ہو۔ اور سدس ملیگا اگر اولاد بھی ہو
اور زوج یا زوجہ کی ساتھہ باقی حصہ زوج یا زوجہ کا ملیگا مان کو
کل مال ملیگا بقرابت اگر تنہا ہو اور ثلث ملیگا اگر باپ بھی ہو اور کوئی
حاجب مثل دو بھائی یا چار بہن یا دو بہن اور ایک بھائی حقیقی یا پدری
کی موجود نہون اور ثلث ہی پاوی گی اگر زوج یا زوجہ اور باپ بھی
میت کا موجود ہو بعد دینی حصہ اشخاص موجودین کی اور سدس ملیگا
جبکہ اولاد یا اور کوئی حاجب گذری ہوئین سی موجود ہو زوج
کو کل مال ملیگا فرضًا و ردًا جبکہ کوئی وارث نہو اور نصف ملیگا جبکہ
کوئی اولاد موجود نہو اگرچہ ادنی ہو اور ربع ملیگا اگر کوئی اولاد موجود ہو
زوجہ کو ربع ملیگا جب کوئی اولاد موجود نہو مگر زمین سی کچھہ پاوی
گی اولاد ہو یا نہو اور ثمن ملیگا جبکہ اوسکی ساتھہ اولاد یا اولاد کی اولاد
موجود ہو پسر کو کل مال ملیگا اگر تنہا ہو اور دونا ملیگا اگر دختر بھی ہو
دختر کو نصف مال ملیگا فرضًا باقی ردًا اگر تنہا ہو اور دو ثلث ملیگا
اگر متعدد ہون اور باقی ردًا اور نصف حصہ پسر کا جبکہ دختر اور
پسر دونون ہون اور ہر صورتمین پسر کا پسر اور دختر کی دختر قایم
مقام اپنی باپ مان کی ہین اگر کوئی حاجب نہو دوسرا طبقہ
بہن بھائی اور اونکی اولاد اور دادا دادی دادا بہن حقیقی یا پدری کو
نصف مال ملیگا بفرض اور باقی ردًا اگر تنہا ہو اور دو ثلث

تبرات باقی رداً اگر متعدد ہون بہائی حقیقی کے ساتھہ نصف حصہ بہائی
کا ملے گا بہن مادری کو اگر تنہا ہو سدس مال بفرض باقی رداً بہن
مادری کو اگر متعدد ہون ایک ثلث بفرض باقی رداً اور بہن حقیقی
ساتھہ بہن پدری کو کچھہ نہ ملے گا بہن حقیقی کے ساتھہ بہن مادری کو
سدس ملیگا فرضاً باقی بہن حقیقی کو اور بہن بہائی مادری بالسویہ یعنی برابر
تقسیم کرلینگی - بہائی حقیقی ہو یا پدری کل مال پاویگا اگر تنہا ہو بہائی
مادری کو سدس ملیگا فرضاً باقی رداً اگر متعدد ہون بہائی حقیقی کے ساتھہ
بہائی بہن مادری کو سدس مال ملیگا برابر تقسیم کرلینگے اور باقی بہائی بہن حقیقی
کو ملیگا دو حصہ مرد کو ایک حصہ عورت کو بہائی بہن پدری کے ساتھہ بہائی
بہن مادری کو ثلث مال ملیگا برابر قسمت کرلینگی اور باقی بہائی بہن پدری
کو مرد کو دو حصہ عورت کو ایک حصہ - بہائی یا بہن مادری کو اگر
تنہا ہون ساتھہ برادران اور خواہران پدری کو مرد کو دو چند عورت
کا اگر برادران وخواہران حقیقی اور برادران وخواہران پدری
اور برادران وخواہران مادری وارث ہون تو اس صورت مین برادران
اور خواہران پدری محروم رہینگے - اور برادران اور خواہران
مادری کو اگر تنہا ہون تو سدس اگر متعدد ہون تو ثلث مال ملیگا برابر
قسمت کرلینگی باقی برادران وخواہران حقیقی کو ملے گا مرد کو دونا
عورت اور بہائی کی اولاد حقیقی ہون یا پدری قائم مقام ہین
اپنے والدین کی اور اونکے ہوتے ہوئے محروم رہینگی جدیہ

کو تمام مال ملیگا بقرابت پدری ہو یعنے دادا یا مادری یعنے نانا جدہ و جدہ پدری کو تمام مال ملے گا مرد کو دونا عورت کا۔ جد و جدہ مادری کو تمام مال بحصہ برابر۔ اگر جد و جدہ پدری و جد و جدہ مادری وارث ہوں تو اس صورت میں دو ثلث جد و جدہ پدری کو ملے گا مرد کو دو حصہ عورت کو ایک حصہ اور ایک ثلث میں جد و جدہ مادری بحصہ برابر۔ جد پدری مثل برادر حقیقی اور پدری کے ہے اور جدہ پدری مثل خواہر حقیقی و پدری کے ہیں پس اجداد پدری و برادر پدری کو دو ثلث ملیگا مرد کو دو حصہ عورت کو ایک حصہ اور اجداد مادری و برادر مادری کو ایک ثلث بحصہ برابر۔ تیسرا طبقہ عم و عمہ یعنی چچا و پھوپھی و خال و خالہ یعنی ماموں و خالہ اور انکی اولاد اعمام و اخوال تنہا کو مرد ہو یا عورت تمام مال ملیگا اگر متعدد ہوں تو تمام مال بحصہ برابر اگر قرابت میں متحد ہوں عم متعدد و عمہ متعددہ کو اگر قرابت میں مختلف ہوں یعنی بعض حقیقی ہوں اور بعض مادری اسصورت میں کلالہ مادری کو اگر تنہا ہو تو سدس اگر متعدد ہوں تو دو ثلث ملیگا بحصہ برابر قسمت کر لیں گے اور بقی کلالہ الابوین کو ملیگا مرد کو دو حصہ عورت سے اور کلالہ اب ساتھہ کلالۃ الابوین کے ساقط اور محروم ہیں اور وقت وجود ہونے کلالۃ الابوین کے کلالۃ الاب قایم مقام کلالۃ الابوین کے ہونگے۔ احول مرد و عورت جبکہ قرابت میں

متعدد ہون تو ترکہ بحصہ برابر قسمت کرلینگی - اگر مختلف ہون تو اخوال
پدری ساتھہ اخوال حقیقی کی ساقط اور محروم رہینگی خال مادری تنہا کو
ساتھہ خال حقیقی یا پدری کی سدس مال ملیگا اور متعدد کو ثلث بحصہ
برابر قسمت کرلینگی اور باقی اخوال حقیقی یا پدری کو ملیگا مرد کو دونا
عورت کا اور اگر اعمام اور اخوال دونو وارث ہون تو ثلث ترکہ خال
کو ملیگا اگرچہ واحد ہو مرد ہو خواہ عورت اور دو ثلث اعمام کو مرد
کو دونا عورت کا مختصر یہہ ہی کہ سہام مفروضہ جو قرآن مجید مین ہی وہ
چہہ ہین نصف ربع ثلث ثمن سدس دو ثلث
نصف حصہ تین شخصونکا ہی شوہر تنہا کا اوسکے ساتھہ میت
کی کوئی اولاد نہو دختر تنہا خواہر تنہا حقیقی ہو یا پدری ربع
یہہ حصہ دو آدمیونکا ہی شوہر با اولاد میت اور زوجہ بی اولاد
میت کا ثمن یہہ حصہ فقط زوجہ کا ہی ایک ہو یا متعدد جبکہ اوسکی
ساتھہ میت کی کوئی اولاد بھی ہو ثلث یہہ سہم دو شخصونکا ہی
مانکا جبکہ اوسکی ساتھہ میت کی کوئی اولاد اور بہائی موجود نہ
اور کلالہ آلام یعنی خویشان مادری کا ہی جبکہ متعدد ہون مرد
ہون یا عورت دو ثلث یہہ دو قوم کا نصیب ہے دو دختر یا زاید
جبکہ اوسکی ساتھہ پسر نہو دو بہن خواہ زیادہ جبکہ اوسکی ساتھہ کوئی
بہائی نہو سدس یہہ حصہ تین شخصونکا ہی مان باپ جبکہ
اونکی ساتھہ میت کی کوئی اولاد بھی موجود ہو مان تنہا جبکہ اوسکی

ساتھ میت کا دو بہائی اور ایک بہائی اور دو بہن یا چار بہنین موجود ہون حقیقی ہون خواہ پدری مسئلہ خنثیٰ وہ ہی جسکی علامت مرد اور عورت دونوکی ہون پس وہ میراث مردکے پاویگا اگر علامت مردکی ہوا ور میراث عورتکے پاویگا اگر علامت عورت کی ہو اور قاعدہ تحقیق کا یہ ہے کہ دیکھین گے کہ پیشاب کس علامت سے زیادہ آتا ہی اوسپر عمل کرین گے اگر دونو فرج سے برابر آوے تو پسلی شمار کرینگے اگر دونو طرف نو نو ہے تو عورت ہی اگر دا ہنے طرف نو ہو اور بائین جانب آٹھ تو مرد ہے اور اگر اس سے تحقیق نہو کسے وجہ سے تو قرعہ ڈالینگے اور بعضون نے کہا ہی کہ ڈاڑھی خواہ پیشاب خواہ حیض یا احتلام یا جماع پر عمل کرینگے اور بعضون نے کہا ہی کہ نصف حصہ مردکا اور نصف حصہ عورتون کا دینگے مسئلہ جسکے کوئی علامت نہو نہ مردکے نہ عورت کی اوسکی میراث مین قرعہ ڈالین گے مسئلہ جسکے دو سر یا دو بدن ہو تو اوسکو سوتی پر جگاوین گے اگر دونو ساتھ ہی جگین تو ایک شخص ہے عورت ہو تو عورت کا حصہ لیگا مرد ہو تو مردکا اگر ساتھہ ہی نہ بیدار ہون بلکہ دو مرتبہ کرکے اوٹھین تو دو وین دو حصہ احصہ لینگے مرد ہون خواہ عورت یا مختلف مسئلہ مفقود الخبر وارث ہو گا اور اوسکے انتظار مین روایات کثیرہ بین بہتر یہ ہے کہ اوسکی انتظار کرینگے اوس مدت تک کہ مثل اوس شخص کے زندگانی نکرسکتا ہو بحسب عادت کے مسئلہ کسیکے سہم مین جب کمی واقع ہو تو جنپر رد ہوتا ہی مثلاً باپ اور بیٹیان اور بہنین اونسے لینگے اور زیادہ کردینا سہم کا مذہب سُنیونکا ہے اسے عول کہتے ہین اور یہ مذہب

حقہ امامیہ مین باطل ہے اسیطرحپر عصبہ مذہب بھی سُنیون کا ہی مذہب
حقہ امامیہ مین باطل ہے مناسخہ بھی ایک قسم ہے تقسیم میراث مین وہ اس
طرحپر ہی کہ ایک شخص مرا اور اوسکی ملکیت وغیرہ ہنوز ورثہ پر اوسکے
تقسیم نہوے ہوکہ کوئی دوسرا شخص اوسکی وارثون مین سے مرجاے
اسصورت مین قاعدہ یہ ہی کہ اصل ترکہ تقسیم کرینگے ورثہ پر مع میت
ثانی کے بعد ازآن اس میت ثانی کا حصہ ورثاء موجودین پر تقسیم
کرینگے پس ورثاء موجودین کو دوہرا دوصرا حصہ دیا جاوے گا
ایک سہم ترکہ میت اولی کا دوسرا سہم میت ثانی کا اورچونکہ نکالنا
سہمون اور حصونکا موقوف ہے کمال تجربہ حساب کے اور وہ بسبب
طوالت کے مناسب مقام نہین بنا بران ترک کیا گیا مگر مخرج مشترک
اون چھ سہمونکا چوبیس ہے باقی مقدمات تقسیم ترکہ کو خلاصۃ الحساب
یا کفایت الحساب یا نخبۃ الحساب سے مطالعہ کرے کہ سہل وآسان ہوگا

ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل
علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ولا تحملنا
ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا
وارحمنا انت مولینا فانصرنا علی القوم الکافرین

الحمد للہ علی فواضل نعمائہ وکوافل مبرانہ کہ رسالہ ریاض الانوار حصہ اول در
اصول دین ترجمہ شرح باب حادی عشر بمطالعہ شرح تجرید وکتب دیگر
وحصہ دوم جملہ واجبات در فروعدین بترجمہ الفیہ و شرایع ودیگر

کتب فقیه بتاریخ یکم ذی الحجة الحرام یوم دوشنبه سنه ۱۳۰۱ھ دست بیدست
ازل الطلبه محمد حسین خان غفرله الله المنان در حالت تعلیم قره باصره
جاه و حشمت غره ناصیه عزت و دولت ثمره شجره سعادت دوحه روضه
جلالت سعید ازلی شاه محمد نادی زید عمره و علمه و مدرسی مدرسه ایمانیه
جونپور احیطت اهلها بالسرور و امیطت عنها الشرور بحلل اختتام
محلی گشت و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین وصلی الله
علی اشرف المرسلین محمد و عترته الطاهرین

قطعه تاریخ طبع

چون محمد که حسین است بنامش ملحق
گل فشان شد قلم و سر دولت رنگینش
او بسا سال ریاضت ثمرش حق بخشد
ای غبار آمده چون خامه بتم دم فکر

مولوی خان و ذکی عاقل و دانا هشیار
ورق کاغذ ساده نظر آمد گلزار
به فقه کرد بصد حسن کتابی تیار
سال مطبوع رقم شد بریاض الانوار

سنه ۱۳۰۲

تمت

تمام شد رساله ریاض الانوار بتاریخ بست و ششم ماه ربیع الثانی سنه ۱۳۰۳ هجری مطابق یکم ماه فروری سنه ۱۸۸۶ع بمقام لکهنو محله وزیر گنج در مطبع اثنا عشری طبع شد

تقریظ جناب تاج العلماء بحر العلوم مجتہد العصر مولانا سید علی محمد صاحب حب قبلہ دام برکاتہ

باسمہ سبحانہ

رسالہ لطیفہ ریاض الانوار کہ جو تحریر سے حبیب لبیب ادیب اریب فضائل و فواضل اکتساب حقائق و دقائق ایاب مولوی محمد حسین خان صاحب بن مولوی امام بخش خان صاحب پیش نماز جون پور حرس عن الشرور نظر نحیف سے گذرا ماشاء اللہ بہت مفید و سدید ہے اور اسلوب خوب اور طرز مطلوب پر مشتمل ہے خدا اونہین جزائے خیر دے اور اور زیادہ ترویج دین کی توفیق عطا کرے وہو الموفق و المعین و علیہ نتوکل و بہ نستعین فقط

علی مع الحق
والحق مع علی

۱۲۶۲
سید علی محمد